نبیوں کے قصے

اردو ترجمہ قصص النبیین

لقد کان في قصصهم عبرة لأولي الألباب

www.KitaboSunnat.com

تالیف سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

نظر ثانی حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

قرآن وسنت کا داعی
مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (القرآن)

نبیوں کے قصے

اردو ترجمہ

قصص النبیین

حصہ اول تا چہارم

تالیف

سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

نظرثانی وتسہیل

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

www.kitabosunnat.com

ناشر

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.:0300- 4826023,042-37114650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب نبیوں کے قصے

باہتمام	---------------	عبدالرحمان عابد
کمپوزنگ	---------------	محمدیہ کمپوزنگ سنٹر
طبع دوم	---------------	اگست 2014ء
تعداد	---------------	1100
قیمت	---------------	220/-

اسٹاکسٹ

طیبہ قرآن محل
مکہ سنٹر منشی محلہ گلی 5 امین پور بازار فیصل آباد
041-2629292,2624007

مکتبہ عائشہ صدیقہ اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
051-5551014, 0321-5075075

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300- 4826023,042-37114650
E:mail;maktabah_muhammadia@yahoo.com
&maktabah_m@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

1-	حضرت نوح علیہ السلام	3
2-	حضرت ہود علیہ السلام	15
3-	حضرت ثمود علیہ السلام	22
4-	حضرت ابراہیم علیہ السلام	31
5-	حضرت یوسف علیہ السلام	40
6-	حضرت موسیٰ علیہ السلام	68
7-	حضرت شعیب علیہ السلام	135
8-	حضرت داؤد علیہ السلام	144
9-	حضرت ایوب علیہ السلام	158
10-	حضرت یونس علیہ السلام	160
11-	حضرت زکریا علیہ السلام	163
12-	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	169

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

میرے پیارے بھتیجے!

میں محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کو قصص' کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ اسی طرح آپ کے ہم عمر بھی یہی شوق رکھتے ہیں۔ آپ ان قصے کہانیوں کو بہت لگن کے ساتھ سنتے اور پڑھتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ کے پاس جتنی بھی کہانیاں ہیں وہ بلیوں' کتوں' شیر' بھیڑیوں' بندروں اور چوپایوں کے متعلق ہیں۔ لیکن اس کی اصلاح کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم کوشش کر کے اصلاح شدہ کہانیوں کی طباعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔

آپ نے عربی زبان سیکھنا شروع کر دی ہے کیونکہ وہ قرآن' رسول اور دین کی زبان ہے اور آپ اس کی تعلیم کے لیے کم توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ کی عمر کے مطابق عربی زبان میں قصے' کہانیاں کتابی شکل میں موجود نہیں' اگر کوئی کتاب ملتی ہے تو وہ حیوانات اور خرافات سے متعلق ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر میں نے آپ اور آپ جیسے مسلمان بچوں کے لیے انبیاء علیہم السلام کے واقعات لکھنے کا پروگرام بنایا جو آپ کی عمر اور ذوق کے مطابق آسان اور عام فہم ہوں۔

مجھے امید ہے کہ یہ چھوٹی سی کتاب جو عربی زبان میں پیش کی جا رہی ہے مدارس میں پڑھائی جانے والی پہلی کتاب ہو گی۔ میں نے انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو واضح' پرکشش اور آسان انداز سے پیش کیا ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔

اے (میرے بھتیجے) محمد' اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے تیرے والدین' تیرے چچا اور اسلام کو تقویت پہنچائے اور اللہ تعالیٰ برکتیں نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو عزت نصیب فرمائے۔ (آمین)

ابو الحسن علی ندوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی

ا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے بعد: اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد میں برکت فرمائی' اس میں بہت سے آدمی اور عورتیں پیدا ہوئیں اور اولاد آدم پھیل کر بہت زیادہ ہو گئی۔

اگر سیدنا آدم علیہ السلام دنیا میں دوبارہ آجائیں تو وہ اپنی اولاد کو دیکھ کر پہچاننے سے انکار کر دیں۔ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ یہ آپ کی اولاد ہے تو انہیں بہت تعجب ہو۔ اور وہ کہیں سبحان اللہ! (کلمہ تعجب) کیا یہ سب میری اولاد ہیں؟

اولاد آدم کی بہت سی بستیاں تھیں۔ انہوں نے بہت سے گھر بنائے۔ وہ کھیتی باڑی کر کے زندگی بسر کرتے تھے۔ تمام لوگ اپنے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کے دین پر تھے۔ وہ ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرتے تھے۔ سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ سیدنا آدم علیہ السلام ان کے باپ اور اللہ تعالیٰ ان کے پروردگار تھے۔

۲۔ شیطان کا حسد: شیطان اور اس کی اولاد کیسے خوش ہو سکتے تھے کہ لوگ ایک اللہ کی عبادت کرتے رہیں۔ کیا لوگ ایک ہی امت رہیں گے' وہ آپس میں اختلاف نہیں کریں گے؟ یہ نہیں ہو سکتا! یہ نہیں ہو سکتا!

کیا اولاد آدم جنت میں چلی جائے گی اور ابلیس کی اولاد آگ میں جائے گی؟ یہ بھی ممکن نہیں! یہ نہیں ہو سکتا!

اس نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو اللہ نے اسے مردود قرار دے کر اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ کیا وہ آدم کی اولاد سے اپنا بدلہ نہیں لے گا؟ وہ انہیں اپنے ساتھ ہی آگ میں لے کر جائے گا۔ یہ ضرور ہو گا' یہ ضرور ہو گا۔

۳۔ شیطان کی سوچ: شیطان نے لوگوں کو بتوں کی عبادت کی طرف مائل کرنے کا پروگرام بنایا تاکہ وہ آگ میں داخل ہوں اور کسی طرح بھی جنت میں نہ جا سکیں۔ شیطان کو معلوم تھا کہ اللہ شرک معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کر دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان کا بھی یہی منصوبہ تھا کہ انہیں شرک کی دعوت دے تاکہ وہ جنت میں نہ جا سکیں۔ لوگ تو اللہ کی عبادت کرتے ہیں' انہیں شرک پر کس طرح لگایا جا سکتا ہے؟

اس نے سوچا کہ اگر وہ لوگوں کے پاس جا کر یہ کہے کہ لوگو! "اللہ کی عبادت نہ کرو بلکہ بتوں کی عبادت کرو" یہ سن کر تو لوگ اسے لعن طعن کریں گے اور اسے ماریں گے۔ لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ کیا ہم اپنے رب کے ساتھ شرک کریں؟ کیا ہم بتوں کو پوجیں؟ تو تو شیطان مردود ہے! تو تو خبیث شیطان ہے!

۴۔ **شیطان کا حیلہ:** لیکن شیطان نے ایک راہ نکالی جس کے ذریعے وہ لوگوں کی سوچ بدل سکتا تھا۔ نیک لوگ اللہ سے ڈرتے' اس کی دن رات عبادت کرتے اور اس کا بہت ذکر کرتے تھے۔ وہ اللہ سے محبت کرتے تھے' اللہ ان سے محبت کرتے اور ان کی دعائیں قبول فرماتے تھے۔ لوگ اپنے ان صالحین سے محبت کرتے اور ان کی توقیر کرتے تھے۔ شیطان کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی۔

جب یہ صالحین فوت ہو کر اللہ کی رحمت میں داخل ہو گئے تو شیطان لوگوں کے پاس جا کر ان صالحین کا تذکرہ کرنے لگا۔ کہنے لگا تم میں جو فلاں فلاں تھا وہ کیسا تھا؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ وہ نیک لوگ تھے' وہ تو اللہ کے ولی تھے۔ وہ جب دعا کرتے اللہ اسے قبول فرماتا اور جب سوال کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری فرماتا۔

۵۔ **نیک لوگوں کی تصاویر:** شیطان نے کہا: تمہیں ان بزرگوں کا کتنا غم ہے؟

لوگوں نے کہا: بہت زیادہ!

شیطان نے کہا: تم انہیں کس قدر چاہتے ہو؟

لوگوں نے کہا: بہت زیادہ!

اس نے کہا: تم انہیں روزانہ کیوں نہیں دیکھتے ہو؟

انہوں نے کہا: وہ تو فوت ہو چکے ہیں' ان کا دیدار کس طرح ممکن ہے؟

اس نے کہا: تم ان کی تصویریں بنا لو اور ہر روز دیکھ لیا کرو۔

لوگوں کو شیطان کی یہ تجویز بہت پسند آئی اور انہوں نے نیک لوگوں کی تصویریں بنا لیں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ہر روز انہیں دیکھ لیتے۔ اس طرح وہ ان کا ذکر (تذکرہ) کثرت سے کرتے۔

۶۔ تصویروں سے مورتیوں تک: لوگ تصویروں سے مورتیاں بنانے لگ گئے۔ انہوں نے نیک لوگوں کی بہت سی مورتیاں بنا کر اپنے گھروں اور مسجدوں میں رکھ لیں۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ نیک لوگوں کی مورتیاں ہیں۔ یہ پتھر ہیں جو نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے' نہ وہ روزی رساں ہیں۔ وہ تو ان سے صرف برکت حاصل کرتے اور ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ نیکو کاروں کی مورتیاں ہیں۔ اس قوم میں مورتیوں کی بہت کثرت ہو گئی اور ان کی تعظیم بھی بڑھ گئی۔ ان میں جب بھی کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا وہ اس کی مورتی بنا لیتے اور اس کے نام پر اس کا نام رکھ دیتے۔

۷۔ مورتیوں سے بتوں تک: وقت گزرتا گیا' بچوں نے اپنے بڑوں کو ان مورتیوں سے برکت حاصل کرتے ہوئے دیکھا اور انہیں ان کی بہت زیادہ تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنے بڑوں کو دیکھتے تھے کہ وہ ان مورتیوں کو چومتے ہیں' چھوتے ہیں اور ان کے پاس دعائیں کرتے ہیں۔ اولاد نے اپنے بڑوں کو ان مورتیوں کے سامنے سروں کو جھکاتے اور ان کے نزدیک رکوع کرتے ہوئے دیکھا۔

اولاد والدین سے ایک قدم آگے نکل گئی۔ وہ ان مورتیوں کو سجدہ کرنے لگے۔ انہیں سے مرادیں مانگتے اور انہیں کے نام پر ذبح کرتے۔ اس طرح یہ بت معبود بن گئے۔ لوگ جس طرح اِس سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اب ان بتوں کی عبادت میں لگ گئے۔ اس قوم میں بتوں کی بہتات ہو گئی۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ود' سواع' یغوث' یعوق اور نسر۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی: اللہ تعالیٰ لوگوں پر سخت ناراض ہوئے اور انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر کیوں نہ ناراض ہوتے اور ان پر لعنت کیوں نہ بھیجتے؟ کیا اللہ نے انہیں اس لئے پیدا کیا تھا؟ اور انہیں اس لیے روزی دی کہ اس کے ساتھ شرک کریں؟ اللہ تعالیٰ کی زمین پر چلتے ہیں اور اس کی ناشکری کرتے ہیں۔ اللہ کا رزق کھا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ یہ تو بہت بڑا ظلم اور ناانصافی ہے۔

اللہ تعالیٰ لوگوں پر سخت ناراض ہوئے۔ اس نے بارش روک لی' رزق تنگ کر دیا۔ فصل اور نسل کم پڑ گئے۔ ان تمام مصائب کے باوجود انہوں نے عقل استعمال کی اور نہ ہی توبہ کی۔

۹۔ رسول: اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے ان کی طرف ایک آدمی مبعوث کرنے کا فیصلہ فرمایا جو انہیں وعظ و نصیحت کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرداً فرداً کلام نہیں کرتے۔ وہ ہر کسی سے مخاطب نہیں ہوتے کہ یہ کرو' یہ کرو۔ کیونکہ بادشاہ ہر شخص سے الگ الگ کلام نہیں کرتے۔

بادشاہ بھی ہر شخص کے پاس جا کر یہ نہیں کہتے کہ یہ کرو' یہ کرو۔ حالانکہ بادشاہ بھی انسانوں جیسے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بادشاہ کو دیکھ سکتا ہے' ان کا کلام سن سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا کلام سننے اور اس سے ہمکلام ہونے کی صرف وہ طاقت رکھتا ہے جس کو جب اللہ تعالیٰ یہ قدرت عطا فرمائیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ ان لوگوں کی طرف ایک رسول مبعوث فرمائے جو ان سے ہمکلام ہو کر وعظ و نصیحت کر سکے۔

۱۰۔ انسان یا فرشتہ: اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ رسول انسان ہو اور وہ لوگوں میں سے ہو۔ جسے وہ جانتے ہوں اور اس کی بات سمجھتے ہوں۔ اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے کہ ہمارا اِس سے کیا تعلق ہے؟ وہ فرشتہ ہے اور ہم انسان ہیں! ہم کھاتے پیتے ہیں' ہمارا خاندان اور اولاد ہے' ہم کس طرح اللہ کی عبادت کریں؟ جب رسول انسان ہو گا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی کھاتا پیتا ہوں' میرا بھی خاندان اور اولاد ہے۔ اگر میں اللہ کی عبادت کر سکتا ہوں تو تم اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟

جب رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہہ سکتے تھے کہ آپ کو پیاس لگتی ہے نہ بھوک' آپ بیمار بھی نہیں ہوتے اور آپ کو موت بھی نہیں آئے گی۔ اس لئے آپ ہمیشہ اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔

ہم انسان ہیں' ہمیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ ہم بیمار ہوتے ہیں اور موت بھی آتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اللہ کی عبادت کسی انقطاع کے بغیر کس طرح کر سکتے ہیں؟

اگر رسول انسان ہو گا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی تم جیسا انسان ہوں۔ مجھے پیاس لگتی ہے اور بھوک بھی لگتی ہے۔ بیمار ہوتا ہوں اور مجھے موت بھی آئے گی۔ اللہ کی عبادت بھی کرتا ہوں اور اس کا ذکر بھی کرتا ہوں۔ تو تم اس کی عبادت اور ذکر کیوں نہیں کرتے؟ اس طرح لوگ لاجواب ہو جائیں گے اور ان کے پاس کوئی عذر نہیں رہے گا۔

۱۱۔ **سیدنا نوح علیہ السلام بحیثیت رسول:** اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ ان کی قوم میں بہت امیر اور سردار قسم کے لوگ رہتے تھے لیکن اپنی رسالت کے لیے اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ ان سرداروں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں فرمایا۔ اللہ جانتے ہیں کہ اس کی رسالت اور امانت کا بوجھ کون اٹھا سکتا ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام نیک، شریف النفس، عقلمند اور بردبار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بہت ہی خیر خواہ، رحم دل، سچے اور امانت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رسالت کے لیے پسند فرما کر ان کی طرف وحی بھیجی:

اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○	"اپنی قوم کو ڈرائیے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔"

سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا: (اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ○) "میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔"

۱۲۔ **آپ کی قوم کا کیا جواب تھا؟:** جب سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: (اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ○) "میں تمہارا امانت دار رسول ہوں۔" تو بعض لوگ کھڑے ہو کر کہنے لگے یہ کس وقت نبی بن گیا؟ کل تک تو یہ ہم جیسا آدمی تھا اور آج یہ کہہ رہا ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں!

سیدنا نوح علیہ السلام کے دوستوں نے کہا بچپن میں تو یہ ہمارے ساتھ کھیلتا تھا۔ ہر روز ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بیٹھتا تھا' اس کے پاس نبوت کب پہنچی؟ رات میں یا دن کے وقت؟

قوم کے مالدار اور متکبر کہنے لگے کیا اللہ کو اس کے سوا کوئی اور نہیں ملا؟ کیا سب کے سب مرچکے تھے؟ اس فقیر کے سوا کوئی اور نہیں تھا؟

جاہل کہنے لگے : (مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ) "یہ تو تم جیسا انسان ہے۔" کہنے لگے : (لَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۝) "اگر اللہ چاہتا تو کسی فرشتے کو نازل فرما دیتا' ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے تو یہ بات نہیں سنی۔" بعض کہنے لگے نوح اس طریقہ سے حکومت اور عزت چاہتے ہیں۔

۱۳۔ سیدنا نوح علیہ السلام اور قوم کے درمیان : لوگ سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت حق ہے اور اسے عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جو ان بتوں کو نہیں پوجتے وہ گمراہی اور بے وقوفی میں ہیں اور وہ کہتے تھے کہ ہمارے آباؤ اجداد انہیں بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ یہ (نوح) ان کی عبادت کیوں نہیں کرتا؟

سیدنا نوح علیہ السلام سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت گمراہی اور بیوقوفی ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام جانتے تھے کہ (ان کے) آباؤ اجداد گمراہی اور بیوقوفی میں تھے۔ جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام سب کے جد امجد تھے۔ وہ تو بتوں کو نہیں پوجتے تھے بلکہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ بیشک قوم کھلی گمراہی اور بیوقوفی میں ہے کیونکہ وہ پتھروں کو پوجتے ہیں۔ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے' اس کی عبادت نہیں کرتے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم سے مخاطب ہو کر اونچی آواز سے کہا :

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ اُبَلِّغُكُمْ

"اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' مجھے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ آپ کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ فرمایا میری قوم میں گمراہی پر نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ○ ہوں۔ تم تک اپنے رب کی رسالت پہنچاتا ہوں' تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

۱۴۔ آپ کی اتباع کرنے والے ناتواں ہیں: سیدنا نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کی کہ ان کی قوم ایمان لا کر اللہ کی عبادت کرے اور بتوں کی پوجا چھوڑ دے۔ اس تمام تر کوشش کے باوجود آپ کی قوم کے چند افراد ہی ایمان لائے۔ آپ پر ایمان لانے والے وہ لوگ تھے جو اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی حلال روزی کھاتے تھے۔

آپ کی قوم کے مالداروں کو ان کے تکبر نے آپ کی اطاعت سے باز رکھا۔ ان کے مال و اولاد کی مصروفیت نے انہیں فکر آخرت سے غافل رکھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہم قوم کے سردار ہیں اور یہ ناتواں لوگ ہیں۔ جب سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو اللہ کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: (اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ○) "کیا ہم آپ پر ایمان لائیں جبکہ آپ کو ماننے والے نکمے لوگ ہیں۔"

انہوں نے سیدنا نوح علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ ان مسکینوں کو دور بھگا دو۔ لیکن سیدنا نوح علیہ السلام نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: (مَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ○) "میں مومنوں کو اپنے پاس سے نہیں ہٹا سکتا۔" میرا دروازہ بادشاہوں کا دروازہ نہیں (اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○) "میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔"

سیدنا نوح علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ مسکین ایمان میں مخلص ہیں۔ اگر ان مساکین کو دور بھگا دیا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے۔ تب اس کی (میری) کوئی مدد نہیں کرے گا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا: (يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ) "میری قوم اگر میں ان کو بھگا دوں تو پھر اللہ کے ہاں میرا کون مددگار ہو گا؟"

۱۵۔ امیروں کی دلیل: مالدار لوگوں نے کہا کہ سیدنا نوح علیہ السلام جس چیز کی دعوت دیتے ہیں' وہ حق نہیں ہے۔ نہ اس میں کوئی بھلائی ہے' یہ ایسے کیوں ہے؟ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام قسم کی بھلائی ہمارے پاس ہے۔ عمدہ کھانے ہمارے لئے' بہترین پوشاک ہمارے ہیں۔ ہر معاملے میں لوگ ہماری پیروی کرتے ہیں۔ پورے شہر میں ہم سے بڑھ کر بھلائی کسی کے پاس بھی نہیں۔ اگر یہ دین بھی بہتر ہوتا تو ان مساکین سے پہلے ہمارے پاس آتا۔ (لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا اِلَيْهِ) "اگر یہ دین بہتر ہوتا تو ان (مساکین) کی طرف پہلے نہ جاتا۔"

۱۶۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی دعوت: سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی اور ان کی خیر خواہی کے لئے پوری کوشش کرتے رہے:

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ○ يَغْفِرْلَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

"فرمایا میری قوم میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اللہ کی عبادت کرو' اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا' یقیناً جب اللہ کا وعدہ آجاتا ہے تو اس میں تاخیر نہیں ہوتی' کاش! تمہیں سمجھ آجاتی۔"

اللہ تعالیٰ نے ان سے ناراض ہو کر بارش روک رکھی تھی۔ کھیتی اور نسل کم ہو گئے تھے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا میری قوم اگر تم ایمان لے آؤ تو اللہ تم سے راضی ہو جائیں گے اور عذاب بھی ٹل جائے گا۔ تم پر بارش برسائے گا' تمہارے رزق اور اولاد میں برکت فرمائے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور انہیں کہا کیا تم اللہ کو نہیں پہچانتے؟ تم اپنے اردگرد اللہ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے؟ تم زمین و آسمان کو نہیں دیکھتے؟ تمہیں سورج اور چاند نظر نہیں آتے؟ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ (وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا○) "اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا اور سورج کو روشن چراغ بنایا۔" تمہیں کس نے پیدا کیا اور (جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا○) "تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نہ سمجھی اور نہ ہی وہ ایمان لائے بلکہ جب بھی آپ انہیں اللہ کی طرف بلاتے تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ جو بات نہیں سنتے تھے وہ کس طرح سمجھ جاتے؟ جو سننا ہی نہ چاہے وہ کس طرح سن سکتا ہے؟

۱۷۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی دعا: سیدنا نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کے ساتھ طویل مدت تک قوم کو دعوت دی۔ آپ ساڑھے نو سو سال تک قوم کو اللہ کی طرف بلاتے رہے' اس کے باوجود قوم ایمان نہ لائی۔ انہوں نے بتوں کی پوجا چھوڑی نہ ہی اللہ کی طرف رجوع کیا۔ سیدنا نوح علیہ السلام کب تک زمین پر فساد اور پتھروں کی عبادت ہوتی دیکھتے رہتے؟ وہ کب تک برداشت کرتے کہ لوگ رزق تو اللہ کا کھائیں اور عبادت کسی اور کی کریں؟

سیدنا نوح علیہ السلام کو غصہ کیوں نہ آتا؟ جتنا صبر آپ نے کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ ساڑھے نو سو سال تک دن رات دعوت کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ (اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ) ''آپ کی قوم سے جس نے ایمان لانا تھا' وہ لے آیا۔'' ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے جب دوسری بار قوم کو دعوت دی تو انہوں نے کہا:

يَانُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ○	''اے نوح! آپ نے ہم سے بہت بحث و مباحثہ کر لیا' اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو وہ عذاب لے ہی آؤ جس سے آپ ہمیں ڈراتے رہتے ہیں۔

سیدنا نوح علیہ السلام اللہ کی رضا کے لئے اپنی قوم سے ناراض ہو گئے اور قوم سے مایوس ہو کر آپ نے اللہ سے دعا کی' اے اللہ روئے زمین پر کافروں میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔

۱۸۔ کشتی: اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کی قوم کو غرق کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ سیدنا نوح علیہ السلام اور مومنوں کو بچانا بھی چاہتے تھے۔ اس لیے انہیں حکم دیا کہ ایک بڑی سی کشتی بنائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کی۔ آپ کی قوم نے دیکھا کہ سیدنا نوح علیہ السلام کشتی بنا رہے ہیں تو انہیں مذاق کرنا شروع کر دیا۔ کہنے لگے سیدنا نوح علیہ السلام آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کب سے بڑھئی (لوہار) بنے ہیں؟ کیا ہم آپ سے نہیں کہا کرتے تھے کہ ان کمزوروں اور نکموں کے ساتھ نہ بیٹھا کریں لیکن آپ نے ہماری ایک نہ سنی۔ ان لوہاروں' ترکھانوں کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر آپ بھی ترکھان بن گئے ہیں۔

سیدنا نوح علیہ السلام آپ کے سارے کام ہی عجیب ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ کشتی کہاں چلے گی؟ کیا یہ ریت میں چلے گی یا پہاڑ پر چڑھ جائے گی؟ کیونکہ یہاں سے دریا تو بہت دور ہے۔ کیا اسے جن اٹھا کر لے جائیں گے یا بیل کھینچ کر چھوڑ آئیں گے؟

سیدنا نوح علیہ السلام یہ سب کچھ سن کر صبر ہی کرتے کیونکہ انہوں نے تو اس سے بڑھ کر بہت کچھ سن رکھا تھا۔ آپ نے تب بھی صبر ہی کیا۔ آپ بعض اوقات صرف یہی کہتے: اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ۝ ''اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو تو ہم بھی تمہاری طرح تم سے مذاق کریں گے۔''

۱۹۔ **سیلاب:** اللہ کی پناہ' اللہ کا وعدہ آگیا۔ آسمان نے بارش برسانا شروع کر دی۔ اتنی بارش ہوئی' اتنی بارش ہوئی ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آسمان چھلنی بن گیا ہو۔ پانی رکنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ چشمے پھوٹنے شروع ہو گئے اور سیلاب نے ہر طرف سے لوگوں کو گھیر لیا۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ کی قوم اور گھر سے جو جو ایمان لایا ہے اسے ساتھ لے لیں اور یہ بھی حکم دیا کہ تمام جانوروں اور پرندوں سے بھی جوڑا جوڑا لے لیں۔ کیونکہ طوفان اس قدر سخت ہے کہ اس سے کوئی انسان بچے گا نہ حیوان۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق' آپ کے ساتھ جو ایمان لائے تھے انہیں اور ہر چرند پرند سے ایک ایک جوڑا کشتی میں بٹھا لیا۔ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں میں سے لے کر جا رہی تھی۔ قوم نے اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے ہر اونچی جگہ اور ٹیلے پر پناہ لینے کی کوشش کی لیکن اس دن اللہ کی پناہ کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں تھی۔

۲۰۔ **سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا:** سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا کافروں میں سے تھا۔ آپ نے جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیٹے کو طوفان میں دیکھا تو شفقت پدری کے سبب آپ نے کہا:

يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِيْنَ ○ قَالَ سَاٰوِيْ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○

"میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کا ساتھی نہ بن۔ (بیٹے نے) کہا' میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا' (نوح علیہ السلام نے) کہا آج اللہ کے اس عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا' آج وہی بچے گا جس پر اللہ رحم فرمائے' ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ غرق ہونے والوں کا ساتھی بن گیا۔"

سیدنا نوح علیہ السلام کو بیٹے کے اس انجام پر بہت افسوس ہوا اور انہیں بیٹے پر افسوس کیوں نہ ہوتا؟ ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا آج پانی سے نہیں بچ سکا تو کم از کم ایمان لا کر قیامت کے دن آگ سے تو بچ جائے۔ کیونکہ آگ تو پانی سے بھی سخت ہے اور آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔

کیا اللہ نے اس کے اہل کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا؟ کیوں نہیں اس کا وعدہ حق ہے۔ اس لئے آپ نے اللہ سے بیٹے کی شفاعت کا ارادہ فرمایا۔

۲۱۔ وہ آپ کے اہل سے نہیں:

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○

"نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی' کہا میرا بیٹا میرے اہل (خاندان) میں سے ہے اور آپ کا وعدہ سچا ہے اور آپ تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔"

لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں حسب نسب کی کچھ اہمیت نہیں' اس کے ہاں تو اعمال کی قدر و قیمت ہے' وہ کسی مشرک کے بارے میں شفاعت قبول نہیں کرتا۔

مشرک خواہ نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو' وہ اس کے خاندان سے نہیں ہو سکتا۔ اسی اصول کی طرف سیدنا نوح علیہ السلام کو متوجہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

"اے نوح (علیہ السلام) آپ کے بیٹے کے اعمال صحیح نہیں' اس لئے وہ آپ کے خاندان سے نہیں' جس چیز کے بارے میں آپ نہیں جانتے اس کے متعلق سوال نہ کریں' میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں (کہ)' آپ کہیں جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں۔"

سیدنا نوح علیہ السلام متنبہ ہو گئے اور اللہ کی طرف رجوع فرمایا:

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

"کہا' میرے پروردگار میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ سے ایسی چیز کے بارے سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں' آپ نے مجھ پر رحم فرما کر میری مغفرت نہ کی' تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔"

۲۲۔ طوفان کے بعد: اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق جب کام تمام ہو گیا' سارے کافر غرق ہو گئے تو آسمان سے پانی برسنا رک گیا اور تمام پانی خشک ہو گیا۔ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔

"کہا گیا ظالموں کے لئے دوری ہو۔"

"کہا گیا اے نوح سلامتی سے اتر جاؤ۔"

سیدنا نوح علیہ السلام اور کشتی کے تمام سوار اتر گئے' انہوں نے سلامتی کے ساتھ خشکی پر چلنا شروع کر دیا۔ آپ کی قوم کے تمام کافر ہلاک ہو گئے۔ ان پر آسمان و زمین نے کسی قسم کا افسوس نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کی اولاد میں برکت فرمائی۔ انہوں نے زمین پر پھیل کر اسے بھر دیا۔ آپ کی قوم سے بہت سی امتیں' نبی اور بادشاہ ہوئے۔ (سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ○) "تمام جہانوں میں نوح (علیہ السلام) پر سلامتی ہو۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید

ا۔ سیدنا نوح علیہ السلام کے بعد: اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم میں برکت فرمائی۔ وہ تمام زمین پر پھیل گئی۔ قوم عاد بھی اسی میں تھی۔ قوم عاد کے آدمی بہت قوت والے تھے۔ ان کے جسم لوہے کی مانند تھے۔ وہ سب پر غالب تھے جبکہ ان پر کوئی بھی غالب نہیں تھا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے جبکہ ان سے ہر ایک ڈرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہر چیز میں برکت فرمائی۔ ان کے اونٹ اور بکریوں نے پوری وادی کو بھر دیا تھا۔ اونٹوں سے تمام میدان پر تھے۔ ان کی اولاد سے تمام گھر بھرے پڑے تھے۔ ان کے اونٹ اور بکریاں جب چراگاہ کی طرف نکلتے تو ایک خوبصورت منظر پیش کرتے۔ اسی طرح صبح کے وقت جب بچے کھیلتے تو ان سے بھی بہترین سماں پیدا ہوتا۔ جبکہ عاد کی زمین بھی سرسبز و شاداب تھی، جس میں بہت سے باغ اور چشمے تھے۔

۲۔ عاد کی ناشکری: قوم عاد نے ان تمام نعمتوں پر بھی اللہ کا شکر ادا نہ کیا اور وہ طوفان سیدنا نوح کا قصہ بھول گئے جسے انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے سن رکھا تھا اور زمین پر اس کے آثار بھی دیکھے تھے۔ وہ یہ بھی بھول گئے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان کیوں بھیجا تھا؟ قوم سیدنا نوح کی طرح انہوں نے بھی بتوں کی پوجا شروع کر دی۔ وہ پتھروں کو تراش کر اپنے ہاتھوں سے ان بتوں کو بناتے اور پھر انہیں کے آگے سجدہ ریز ہو کر عبادت کرتے۔

قوم سیدنا نوح علیہ السلام کی طرح وہ انہیں بتوں سے حاجتیں مانگتے، انہیں کو پکارتے اور انہیں کے نام پر جانور ذبح کرتے۔ ان کی عقلیں بتوں کی پوجا سے منع نہ کرتیں اور نہ ہی وہ صحیح راستے پر گامزن کرتیں۔ دنیا کے معاملات میں وہ جتنے زیادہ عقلمند تھے، دین کے مسئلہ میں اتنے ہی کند ذہن تھے۔

۳۔ عاد کی زیادتی: قوم عاد کی قوت، اُن پر اور باقی لوگوں پر باعث وبال بن گئی۔ کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ انہیں ظلم و زیادتی سے کون سی چیز منع کرتی؟ وہ لوگوں پر ظلم کیوں نہ کرتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان سے زیادہ قوت والا کوئی بھی نہیں ہے اور انہیں حساب و کتاب کا بھی کوئی ڈر خوف نہیں تھا۔ جس طرح جنگل کے بڑے جانور چھوٹوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان میں سے قوت والا کمزور کو کھا جاتا ہے۔ قوم عاد بھی اسی جنگل کے قانون پر عمل پیرا تھی۔

جب وہ غصے میں ہوتے تو ان کی حالت اس مصیبت زدہ ہاتھی جیسی ہو جاتی جو سامنے آنے والی ہر چیز کو قتل کر دیتا ہے۔ جب لڑائی کرتے تو کھیتی اور نسل کو ختم کر دیتے۔ جب کسی بستی پر چڑھائی کرتے تو اس میں فساد برپا کر دیتے اور اس کے عزت داروں کو ذلیل کر دیتے۔ کمزور لوگ ان کے شر سے ڈرتے تھے اور ان کے ظلم سے بھاگتے تھے۔

اس لئے ان کی قوت و طاقت لوگوں کے لئے باعث وبال بن گئی۔ جو بھی اللہ سے نہیں ڈرتا اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتا وہ ایسے ہی کرتا ہے۔

۴۔ قوم عاد کے محلات: کھیل کود اور کھانے پینے کے علاوہ عادیوں کو کوئی کام نہیں تھا۔ وہ بلند بلند محل اور وسیع گھر بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرتے۔ ان کے مال پانی، مٹی اور پتھروں پر خرچ ہو جاتے۔ وہ جہاں بھی خالی جگہ دیکھتے وہیں عالی شان محل بنا دیتے۔ وہ اتنے عالی شان گھر ایسے بنا رہے تھے جیسے انہوں نے ان میں ہمیشہ رہنا ہے، انہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔

وہ ضرورت کے بغیر ہی محل تعمیر کر رہے تھے جبکہ عام لوگ کھانے اور پہننے کو ترستے تھے۔ غریبوں کے پاس رہنے کے لئے ایک بھی گھر نہیں تھا اور امیروں کے گھروں میں رہنے کے لئے کوئی نہیں تھا۔ ان امیروں کی اپنی اور گھروں کی حالت دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ آخرت کو نہیں مانتے۔

۵۔ ہود رسول علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی طرف ایک رسول بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتے، نہ ہی وہ زمین پر فساد چاہتے ہیں۔ قوم عاد اپنی عقل صرف کھانے پینے، کھیلنے کودنے اور گھروں کی تعمیر میں استعمال کرتی تھی۔ ان کی عقلیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گم ہو گئیں کیونکہ وہ انہیں دین سمجھنے کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے۔

قوم عاد دنیا کے معاملات میں تو بہت ذہین تھے جبکہ دین کے معاملات میں بہت ہی کند ذہن تھے۔ وہ پتھروں کو پوجتے تھے اور عقل بالکل استعمال نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے ایک رسول بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ یہ رسول انہیں میں سے ہو جس کو یہ پہچانتے ہوں اور اس کی بات بھی سمجھتے ہوں۔ یہ نبی ہود علیہ السلام تھے۔ وہ عاد کے ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے اور وہیں پروان چڑھے۔

۶۔ **ہود علیہ السلام کی دعوت:** ہود علیہ السلام نے قوم کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا: ”میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔“ آپ نے یہ بھی کہا میری قوم تم ان پتھروں کی عبادت کیوں کرتے ہو اور اپنے خالق کی عبادت نہیں کرتے ہو؟ میری قوم یہ وہی پتھر تو ہیں جنہیں تم نے کل اپنے ہاتھوں سے تراشا اور آج ان کو پوج رہے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا۔ تمہارے مال، اولاد، کھیتی اور نسل میں برکت فرمائی۔ اس کے علاوہ سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد تمہیں خلیفہ بنایا اور قوت والے جسم عطا کئے۔ یہ تمام نعمتیں تقاضا کرتی ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

یہ کتا دیکھ لیں جس کی طرف آپ صرف ایک ہڈی پھینکتے ہیں۔ وہ اس ایک ہڈی کے احسان کے بدلے آپ کا گھر نہیں چھوڑتا، وہ سائے کی طرح آپ کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ کتا اپنے مالک کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے جاتا ہو؟ کیا آپ نے کسی جانور کو پتھر کی پوجا کرتے اور بت کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا انسان حیوان سے بھی ذلیل تر ہے؟ یا انسان حیوان سے عظیم تر ہے؟

۷۔ **قوم کا جواب:** قوم کھانے پینے اور کھیل کود میں مشغول تھی۔ وہ دنیا کی زندگی پر خوش تھے اور اسی کے مال و متاع پر مطمئن تھے۔ ہود علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے ان کے دل گھٹن محسوس کرنے لگے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے ہود کیا کہتے ہیں؟ یہ کیا چاہتے ہیں؟ ان کا کلام ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

انہوں نے ہود علیہ السلام کو بیوقوف یا دیوانہ کہا۔ آپ نے جب دوبارہ دعوت دی تو قوم کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سردار کہنے لگے:

اِنَّا لَنَرَاكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ○ قَالَ يَاقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ○ اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ○ (الاعراف۔۶۶'۶۸)

"ہم تو آپ کو بے وقوف سمجھتے ہیں اور آپ کو جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ (ہود علیہ السلام نے) جواب دیا' میری قوم میں بے وقوف نہیں بلکہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ میں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔"

۸۔ ہود علیہ السلام کی دانائی: ہود علیہ السلام مسلسل حکمت اور شفقت سے قوم کو وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ آپ نے کہا میری قوم میں تمہارا بھائی ہوں' کل تک تمہارا دوست تھا۔ آپ مجھے کیوں نہیں پہچان رہے؟ میرے بھائیو آپ مجھ سے ڈر کر کیوں دور جا رہے ہو۔ میں تم سے مال کا مطالبہ تو نہیں کرتا۔ "میری قوم میں تم سے مال نہیں مانگتا' میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔"

میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہیں پھر کس چیز کا ڈر ہے۔ اللہ کی قسم! جب تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ گے تو ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں برکت فرمائیں گے اور تمہاری قوت میں اضافہ فرمائے گا۔

اے میری قوم تم میری رسالت پر کیوں تعجب کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ ہر بندے سے فرداً فرداً ہمکلام نہیں ہوتا اور ہر ایک سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کرو' یہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر قوم میں انہیں میں سے ایک آدمی کو رسول بنا کر مبعوث فرماتے ہیں جو انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ اسی طرح مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم سے ہمکلام ہو کر تمہیں نصیحت کر سکوں۔

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ۔ (الاعراف۔۶۹)

"کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک بندے پر تمہارے رب کا ذکر نازل ہوا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ ہود علیہ السلام کا ایمان: قوم عاد سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ہود علیہ السلام کو کیا جواب دیں! جب وہ لا جواب ہو گئے تو کہنے لگے ہمارے معبود آپ سے ناراض ہو گئے ہیں' اس لئے آپ کی عقل جاتی رہی ہے۔ ہمارے معبودوں کی طرف سے تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔

ہود علیہ السلام نے فرمایا یہ بت تو پتھر ہیں جو نفع و نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ پتھر کے بت کلام کر سکتے ہیں' سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں۔ نہ ہی یہ بھلائی اور برائی کا اختیار رکھتے ہیں۔ نہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی بھلائی اور برائی کا اختیار نہیں رکھتے ہو اور نہ ہی تم میرے نفع و نقصان کے مالک ہو۔ میں تمہارے معبودوں کو نہیں مانتا اور نہ ہی ان سے ڈرتا ہوں۔

"میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔" مجھے تم سے بھی کسی قسم کا ڈر نہیں ہے۔ "تم سب کے سب منصوبہ بندی کر لو۔" اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ "میں تو اس اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔" (ہود۔۵۶) ہر چیز اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر ایک پتا بھی نہیں گر سکتا۔

۱۰۔ قوم عاد کی ہٹ دھرمی: قوم عاد یہ سب وعظ و نصیحت سن کر بھی ایمان نہ لائی۔ ہود علیہ السلام کی سب وعظ و نصیحت ان کے کچھ کام نہ آئی۔ کہنے لگے اے ہود آپ کے پاس دلیل ہے نہ حجت۔ ہم آپ کے اس جدید پروپیگنڈے پر اپنے ان پرانے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ کیا ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے آئے ہیں۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

اے ہود آپ ہمارے معبودوں کو نہیں مانتے اور نہ ہی ان سے ڈرتے ہو۔ اس لئے ہم آپ کے معبود پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ہی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ہم آپ سے بہت مرتبہ عذاب کے متعلق سن چکے ہیں۔ ہود وہ عذاب کہاں ہے؟ وہ کب آئے گا؟

ہود علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الملک۔۲۶) "یہ علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم عاد کہنے لگی: ٹھیک ہے ہم اس عذاب کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ جلدی کرو وہ عذاب لے آؤ' ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہود علیہ السلام کو ان کی جرأت پر بڑا تعجب ہوا کہ یہ کس دلیری کے ساتھ اللہ کا عذاب مانگ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کی بیوقوفی پر بھی بہت افسوس ہوا۔

۱۱۔ **تیز ہوا کا عذاب:** قوم عاد کو بارش کا شدت سے انتظار تھا۔ وہ ہر روز آسمان کی طرف دیکھتے لیکن انہیں کہیں بھی بادل کا ٹکڑا نظر نہ آتا۔ انہیں بارش کی سخت ضرورت تھی' اسی لئے انہیں بارش کا بہت انتظار تھا۔ انہوں نے ایک روز ایک بادل کا ٹکڑا اپنی بستی کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے خوشی سے شور مچایا۔ یہ تو بارش والے بادل ہیں' یہ تو بارش برسانے والے بادل ہیں۔ ان کی خوشی کی انتہاء نہ رہی' وہ رقص کرتے ہوئے ایک دوسرے کو کہنے لگے: بارش والے بادل' بارش والے بادل۔

لیکن ہود علیہ السلام سمجھ گئے کہ بس عذاب آگیا۔ آپ نے انہیں کہا یہ رحمت کے بادل نہیں ہیں بلکہ یہ تو ایسی ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے اور پھر ایسے ہی ہوا۔ ایسی زور کی ہوا چلی کہ اس سے پہلے ایسی ہوا کسی نے دیکھی اور نہ ہی کسی نے اس کے متعلق لوگوں سے سنا۔ ہوا اتنی زور کی تھی کہ اس نے درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا۔ گھروں کو گرا دیا اور چوپاؤں کو اٹھا کر دور دراز پھینک دیا۔ ریگستان کی ریت اڑنے سے پوری دنیا میں اندھیرا چھا گیا۔ لوگوں کو کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔

ان پر رعب طاری ہو گیا اور انہوں نے گھروں میں داخل ہو کر دروازوں کو بند کر لیا۔ بچے اپنی ماؤں سے چمٹ گئے۔ لوگوں نے دیواروں کو پکڑ لیا اور کمروں میں داخل ہو گئے۔ بچے رو رہے تھے' عورتیں چیخ و پکار کر رہی تھیں۔ آدمی مدد کے لئے پکار رہے تھے۔ گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: ''آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں۔''

سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل یہ صورت حال رہی۔ ساری قوم ہلاک ہو گئی۔ وہ اس طرح ہو گئے جیسے کھجور کے تنے زمین پر گرے ہوئے ہیں' یہ منظر بڑا عجیب تھا۔ ہر طرف لوگ مرے پڑے ہیں' انہیں پرندے نوچ رہے ہیں۔ گھر گرے پڑے ہیں' جہاں آج کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی رہنے کے لئے نہیں ہے۔ ہود علیہ السلام اور مومنوں کی جماعت اپنے ایمان کی بدولت کامیاب ہو گئے۔ قوم عاد اپنے کفر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔

أَلَآ إِنَّ عَادًا كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ۔(ھود۔۶۰)

"قوم عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا' عاد قوم ہود کے لئے رحمت سے دوری ہو۔"

O═☆☆☆═O

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثمود کی ناشکری

ا۔ عاد کے بعد: ثمود' عاد کے وارث بنے۔ جس طرح عاد سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم کے جانشین ہوئے۔ ثمود' عاد کے بعد آئے جس طرح عاد سیدنا نوح علیہ السلام کی امت کے بعد آئے۔ ثمود کی زمین بھی سرسبز و شاداب تھی۔ اس میں بھی باغات اور چشمے تھے۔ ان باغات کے دامن میں نہریں بہتی تھیں۔ ثمود بھی عاد کی طرح محلات میں رہتے' کھیتی باڑی کرتے اور باغبانی کرتے تھے۔

عقل اور کاریگری میں یہ بھی ان جیسے تھے۔ یہ بھی پہاڑوں کو تراش کر خوبصورت گھر بناتے اور پتھروں میں بہترین نقش و نگاری کرتے تھے۔ ان کی عقل اور کاریگری کے سامنے پتھر اس قدر نرم پڑ گئے تھے' وہ ان سے جو بھی بنانا چاہتے بن جاتا' گویا کہ وہ موم کی طرح نرم ہیں۔ جب کوئی انسان ان کے شہر میں جاتا تو وہاں عجیب و غریب چیزیں دیکھتا۔ وہ پہاڑوں کی مانند بڑے بڑے محل دیکھتا جیسے انہیں جنوں نے بنایا ہو۔ دیواروں میں خوبصورت پھول دیکھتا جیسا کہ موسم ربیع نے انہیں اگایا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ثمود پر زمین و آسمان سے برکات کے دروازے کھول دیئے اور ان پر ہر قسم کی چیزوں کی فراوانی کر دی۔ آسمان سے خوب بارش برستی۔ زمین بہترین پھل پھول اگاتی۔ باغات پھلوں سے لدے ہوئے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رزق اور گھروں میں برکت فرمائی۔

۲۔ ثمود کی ناشکری: یہ تمام نعمتیں حاصل کرنے کے باوجود ثمود نے اللہ کا شکر کیا نہ اس کی عبادت کی۔ بلکہ کفر اور زیادتی کے لئے تیار ہو گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ انہیں جو کچھ ملا تھا اس پر اترانے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ ان کا خیال تھا کہ وہ مریں گے نہ اپنے محلوں (محلات) اور باغوں سے کبھی نکلیں گے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ ان پہاڑوں میں داخل ہونے کے لئے موت کو کہیں سے راستہ نہیں ملے گا۔

ان کا یہ بھی خیال تھا کہ سیدنا نوح علیہ السلام کی امت تو اس لئے غرق ہو گئی کیونکہ وہ میدانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں تھے۔ عاد اس لئے ہلاک ہو گئے کہ وہ نرم جگہ پر آباد تھے جبکہ وہ ہر طرح سے امن میں ہیں۔

۳۔ بتوں کی پوجا: انہوں نے اسی پر کفایت نہیں کیا بلکہ پتھروں کو تراش کر ان کے بت بنا کر عبادت شروع کر دی۔ وہ بھی پتھروں کی پوجا کرنے لگے جس طرح سیدنا نوح علیہ السلام کی امت اور عاد نے ان پتھروں کی پوجا کی۔

اللہ تعالیٰ نے تو انہیں پتھروں کا بادشاہ بنایا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے موم کی طرح نرم ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ ان کی عبادت کرنے کی وجہ سے پتھروں کے غلام بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف بخشا اور پاکیزہ روزی دی لیکن انہوں نے اپنے اور شرف انسانی کی توہین کی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ "اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے لیکن لوگ اپنے اوپر خود ظلم کرتے ہیں۔" (یونس۔۴۴)

عجیب ہے کہ پتھر جسے یہ خود اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہیں' وہ انکار کرتا ہے نہ ان کی نافرمانی کرتا ہے۔ یہ ان کے سامنے جھکے جاتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ کیا قوت والا کمزور کی عبادت کرتا ہے؟ کیا آقا اپنے غلام کو سجدہ کرتا ہے؟ لیکن انہوں نے اللہ کو بھلا کر اپنے آپ کو بھی بھلا لیا۔ انہوں نے اللہ کی عبادت سے انکار کیا تو اس ذات نے انہیں رسوا کر دیا۔

۴۔ صالح علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے جس طرح قوم سیدنا نوح اور عاد کی طرف رسول بھیجے' اسی طرح ثمود کی طرف بھی ایک رسول بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند کرتے ہیں نہ زمین پر فساد۔

ثمود میں ایک صالح نامی شخص تھے جو ایک شریف خاندان میں پیدا ہوئے اور اچھے ماحول میں پروان چڑھے۔ آپ بہت نیک اور خوش نصیب تھے۔ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے یہ صالح ہیں' یہ صالح ہیں۔ لوگوں کو آپ سے بہت امیدیں وابستہ تھیں۔ وہ کہتے عنقریب انہیں بہت مقام ملے گا اور آپ سرداروں اور مالدار لوگوں میں سے ہوں گے۔ ان کا خیال تھا کہ ان کا خوبصورت محل ہو گا اور بہت بڑا باغ ہو گا۔ آپ کے والد بھی یہی خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے کہ ان کا بیٹا چونکہ بہت عقلمند ہے' اس لئے یہ بہت مال کمائے گا۔ جب یہ لوگوں کے پاس آتے تو گھوڑے پر سوار ہو کر آتے' آپ کے پیچھے پیچھے ملازم ہوتے۔ لوگ آپ کو سلام کرتے اور کہتے یہ فلاں کا بیٹا ہے' یہ فلاں کا بیٹا ہے۔

صالح علیہ السلام کے والد لوگوں کی یہ باتیں سن کر کس قدر خوش ہوتے ہوں گے کہ یہ بہت خوش نصیب انسان ہے جس کا بیٹا اس قدر مالدار ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا تاج پہنا کر آپ کی قوم کی طرف مبعوث فرمانے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اعزاز اور شرف ہو سکتا ہے؟

۵۔ صالح علیہ السلام کی دعوت: صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو باآواز بلند یہ دعوت دی: "میری قوم اللہ کی عبادت کرو' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔" قوم کے مالدار لوگ کھانے پینے اور کھیل کود میں مشغول تھے۔ وہ تو بتوں کو پوجتے تھے' اِن کے سوا کسی اور معبود کا تو وہ تصور ہی نہیں رکھتے تھے۔

صالح علیہ السلام کی یہ دعوت انہیں بڑی عجیب لگی۔ ثمود کے بڑے لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ خادموں نے جواب دیا یہ صالح ہیں۔

(وہ لوگ) کہنے لگے یہ کیا کہتا ہے؟

خادموں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تمہیں موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

اس کا یہ بھی اعلان ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' مجھے میری قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

یہ ساری باتیں سن کر مالدار لوگ مذاق کے طور پر ہنسنے لگے اور کہنے لگے "یہ بیچارہ" رسول ہو سکتا ہے' جس کے پاس محل ہے نہ باغ' کھیت ہیں نہ نخلستان۔ تو پھر یہ رسول کیسے ہو سکتا ہے؟

۶۔ مالداروں کی جوابی دعوت: مالداروں کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ صالح علیہ السلام کی دعوت قبول کر رہے ہیں تو انہیں اپنی سرداری کا خطرہ محسوس ہوا تو کہنے لگے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ نِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

"یہ تو تم جیسا انسان ہے' جیسے تم کھاتے پیتے ہو' ویسے ہی یہ بھی کھاتا پیتا ہے۔ اگر تم اپنے جیسے انسان کی اطاعت کرو گے تب تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ وہ کہتا ہے کہ تم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے' وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ صرف زندگانی' دنیا ہی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں' یہ نہیں کہ ہم پھر بھی اٹھائے جائیں۔ یہ تو وہ شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے' ہم تو اس پر یقین لانے والے نہیں ہیں۔" (مومنون۔۳۳'۳۸)

۷۔ **ہمارے قیاسے غلط نکلے:** لوگوں نے صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کیا۔ انہوں نے جب بھی وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انہیں بتوں کی پوجا سے منع کیا تو انہوں نے کہا:

اے صالح آپ تو بہت خوش نصیب اور شریف بچے تھے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ آپ بڑے آدمی بنیں گے۔ ہم تو سوچ رہے تھے کہ آپ فلاں شخص کی طرح اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے' آپ تو کچھ بھی نہ بنے۔ وہ دیکھو آپ کے ہم عمر جو عقل میں بھی آپ سے کم تھے' وہ کس مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ صالح آپ نے تو فقیری کی لائن اختیار کی۔ آپ کے متعلق ہمارے سارے اندازے غلط نکلے' ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ آپ کے والد بھی بدنصیب نکلے جنہیں آپ سے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ آپ کی والدہ نے آپ کی پرورش اور تربیت پر جتنی مشقت اٹھائی سب کی سب ضائع ہو گئی۔

صالح علیہ السلام کو ان تمام باتوں کا بہت افسوس ہوا۔ آپ جب بھی اپنی قوم کے پاس سے گذرتے تو وہ کہتے اللہ صالح کے باپ پر رحم فرمائے' اس کا بیٹا تو ضائع ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ صالح علیہ السلام کی نصیحت: صالح علیہ السلام مسلسل اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے۔ آپ حکمت اور نرمی سے انہیں اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ آپ فرماتے میرے بھائیو! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہمیشہ اس دنیا میں رہو گے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ محل ہمیشہ تمہارے ہی مسکن رہیں گے؟ کیا یہ باغات اور نہریں تمہاری ہی ملکیت رہیں گی؟ کیا ان کھیتوں اور درختوں سے تم ہمیشہ فائدہ حاصل کرتے رہو گے؟ کیا تم ہمیشہ پہاڑ تراش کر گھر بناتے رہو گے؟ کبھی بھی نہیں' ایسے کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔

میرے بھائیو! یہ بتاؤ تمہارے آباؤ اجداد کو موت کیوں آئی؟ ان کے بھی محل' باغات اور چشمے تھے۔ کھیتوں اور نخلستان کے وہ بھی مالک تھے۔ وہ بھی اپنی رہائش کے لئے پہاڑ تراش کر مکان بناتے تھے۔ سن لو! یہ ساری چیزیں انہیں ذرا بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں اور ان کی موت نہ روک سکیں۔ ان تمام نعمتوں کے باوجود موت کا فرشتہ ان تک پہنچ گیا۔ اسی طرح تم بھی مر جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کریں گے اور تم سے ان نعمتوں کا حساب لیں گے۔

۹۔ میں تم سے تبلیغ کی اجرت نہیں مانگتا: صالح علیہ السلام نے کہا میرے بھائیو تم مجھ سے دور کیوں بھاگتے ہو؟ آپ کو مجھ سے کس چیز کا ڈر ہے؟ میں تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتا جس سے تمہارا مال کم ہو جائے گا۔ میں تو تمہاری خیر خواہی کے لئے اللہ کی تعلیمات تم تک پہنچاتا ہوں۔

وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الشعرا۔۱۲۷)

"اس تبلیغ کا میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا' میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

میرے بھائیو! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ تم ان لوگوں کی بات کیوں مانتے ہو جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال بھی کھاتے ہیں۔ جو گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے ملک میں فساد بھی برپا کرتے ہیں۔

صالح علیہ السلام کی یہ باتیں سن کر آپ کی قوم لاجواب ہو گئی۔ کہنے لگی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ○ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○	"ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے آپ پر جادو ہو گیا ہو' آپ تو ہم جیسے انسان ہیں' اگر آپ سچے ہیں تو کوئی معجزہ پیش کرو۔" (شعراء۔۱۵۳'۱۵۴)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی: صالح علیہ السلام نے کہا تم کون سا معجزہ چاہتے ہو؟ قوم نے کہا: آپ اگر سچے ہیں تو اس پہاڑ سے حاملہ اونٹنی کو نکالو۔ وہ جانتے تھے کہ اونٹنی تو اونٹنی سے پیدا ہوتی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اونٹنی زمین سے اُگتی ہے نہ اسے پتھر جنم دے سکتا ہے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ آج صالح ناکام ہو جائیں گے اور وہ کامیاب ہو جائیں گے۔

لیکن صالح علیہ السلام کو اپنے رب پر مکمل ایمان تھا اور وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور لوگوں نے جس چیز کا مطالبہ کیا تھا وہ پورا ہو گیا۔ لوگوں کے سامنے پہاڑ سے ایک حاملہ اونٹنی نمودار ہوئی اور اس نے باہر آتے ہی ایک بچے کو جنم دیا۔ لوگ یہ منظر دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے' لیکن اس قدر محیر العقول معجزہ دیکھ کر بھی ایک آدمی کے سوا کوئی بھی شخص ایمان نہ لایا۔

۱۱۔ (اونٹنی کے کھانے پینے کی) باری: صالح علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو کہ اس کی نشانی ہے! تمہارے مطالبے پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کو پیدا فرمایا ہے۔ اب تم پر لازم ہے کہ اس کا احترام کرو۔ ساتھ ہی یہ فرما دیا:

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○ (ھود۔۶۴)	"اسے بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم جلد ہی عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔"

یہ اونٹنی اللہ کی زمین پر کھاتی پیتی پھرے گی' اس کے چارے اور پانی کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے۔ چارہ اور پانی بہت زیادہ ہے' اس کی تمہیں فکر نہیں کرنی چاہیے۔ یہ اونٹنی بہت بڑی تھی اور اس کی تخلیق بھی بڑی عجیب تھی۔ پوری قوم کے مویشی اس سے ڈرتے تھے اور اسے دیکھ کر بھاگ جاتے تھے۔ وہ جب بھی آتی تو پانی پی جاتی جبکہ باقی مویشی ڈرتے ہوئے بھاگ جاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالح علیہ السلام نے جب یہ صورت حال دیکھی تو آپ نے پانی پینے کی باری مقرر کر دی۔ آپ نے فرمایا ایک دن اونٹنی کے لئے مخصوص ہے اور ایک دن باقی تمام جانوروں کے لئے۔ ایک دن یہ اونٹنی پانی پئے گی اور ایک دن قوم کے مویشی پانی پئیں گے۔ اسی معاہدے پر عمل درآمد ہوتا رہا۔ جس دن اونٹنی کی باری ہوتی تو وہ جا کر پانی پی آتی اور جس دن قوم کے مویشیوں کی باری ہوتی تو وہ جا کر پانی پی آتے۔

۱۲۔ **ثمود کی سرکشی:** قوم نے تکبر کیا اور سرکشی کی راہ اختیار کی اور کہنے لگے ہمارے مویشی ہر روز پانی کیوں نہیں پیتے؟ لوگ اس اونٹنی سے تنگ آ گئے کیونکہ اس کی وجہ سے ان کے مویشی بھاگ جاتے تھے۔ صالح علیہ السلام نے انہیں کئی بار سمجھایا کہ اس اونٹنی کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا لیکن وہ نہ سمجھے اور باز نہ آئے۔

وہ کہنے لگے: اس اونٹنی کو کون ختم کرے گا؟

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسے میں ماروں گا۔ دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے کہا یہ کام میں کروں گا۔ منصوبہ بندی کے بعد یہ دونوں بدبخت گئے اور بیٹھ کر اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔ جب اونٹنی نکل آئی تو پہلے بدنصیب نے تیر پھینکا' دوسرے نے اسے ذبح کر کے قتل کر دیا۔

۱۳۔ **اللہ کا عذاب:** سیدنا نوح علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ اونٹنی کو ذبح کر دیا گیا ہے تو انہیں بہت افسوس ہوا۔ آپ نے لوگوں سے کہا:

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ○ (ھود۔ ۶۵)

"تین دن تک جتنا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو کر لو یہ کوئی جھوٹا وعدہ نہیں۔"

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ○ (نمل۔ ۴۸)

"اس شہر میں نو آدمی رہتے تھے جو اس میں فساد پھیلاتے تھے اور اس کی اصلاح کی کبھی بھی کوشش نہیں کرتے تھے۔"

انہوں نے حلف اٹھایا کہ وہ رات کے وقت صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو قتل کر دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔ جب ہم سے کوئی پوچھے گا تو ہم کہیں گے ہمیں کیا پتہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا۔

جب تیسرا دن ہوا تو ان پر عذاب آگیا۔ حسب معمول وہ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو اچانک زور دار چیخ کے ساتھ زلزلہ آیا۔ چیخ نے تو ان کے دل پھاڑ کر رکھ دیئے اور زلزلہ کی وجہ سے ان کے گھر تباہ و برباد ہو گئے۔ ثمود پر یہ دن بہت ہی سخت تھا۔ تمام لوگ ہلاک ہو گئے اور شہر برباد ہو گیا۔

صالح علیہ السلام اور مومنین کی جماعت نے اس بدبخت شہر سے ہجرت کی۔ آپ نے جب اپنی قوم کو مرا ہوا دیکھا تو غمزدہ آواز سے کہنے لگے:

يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ (الاعراف۔۷۹)

"اے میری قوم! میں نے تو تم تک رسالت کا پیغام پہنچا دیا تھا' تمہیں وعظ و نصیحت بھی کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے ہو۔"

آج بھی وہ گھر اور کنویں بے آباد پڑے ہیں۔ اس بستی میں ہر طرف وحشت ٹپکتی ہے۔ اب وہاں کوئی بھی نہیں بستا۔ ملک شام جاتے ہوئے جب رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنھم سے فرمایا: "آپ ان مکانوں میں داخل نہ ہوں جن کے رہنے والوں نے اپنے اوپر ظلم کیا مگر روتے ہوئے۔ اس سے ڈرتے ہوئے کہ وہ عذاب تم پر واقع نہ ہو جائے جس میں وہ مبتلا ہوئے تھے۔"

اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○ (ھود۔۶۸)

"خبردار! ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا' تو اب ثمود پر پھٹکار ہو۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (القرآن)

نبیوں کے قصے

حصہ دوم

تالیف

سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

نظر ثانی و تسہیل

حافظ عبد الخبیر اویسی حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023,042-37114650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بت شکن کون تھا؟

۱۔ **بت فروش:** بہت عرصہ پہلے ایک بستی میں آزر نامی ایک بہت مشہور آدمی رہتا تھا جو بت فروش تھا' اس بستی میں ایک بہت بڑا گھر تھا جس میں بہت سے بت تھے اور تمام لوگ انہی بتوں کو سجدہ کرتے تھے' آزر بھی انہی بتوں کو سجدہ کرتا تھا اور انہی کی پوجا کرتا تھا۔

۲۔ **آزر کا بیٹا:** آزر کا ایک نہایت ہی شریف بیٹا تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ ابراہیم لوگوں کو ان بتوں کو سجدہ کرتے ہوئے اور ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ ابراہیم جانتے تھے کہ یہ بت پتھر ہیں' یہ بت بات کر سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی یہ کسی نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھتے کہ اگر ان بتوں پر مکھی بیٹھ جائے تو وہ اسے اُڑا نہیں سکتے۔ چوہا ان کا کھانا کھا لے تو وہ منع نہیں کر سکتے' بتوں کی اس بے بسی کو دیکھ کر ابراہیم اپنے دل میں سوچتے کہ لوگ ان کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟ اور ابراہیم اپنے آپ سے سوال کرتے کہ لوگ بتوں سے اپنی مرادیں کیوں مانگتے ہیں؟

۳۔ **ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت:** ابراہیم اپنے والد سے پوچھتے ہیں' ابا جی! آپ ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ آپ انہیں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ ان سے مرادیں کیوں مانگتے ہیں؟ جبکہ یہ بت بات کر سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی کسی نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں' یہ بت جبکہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں تو ابا جی آپ انہیں کھانا کیوں پیش کرتے ہیں؟

آزر (باپ) ابراہیم (بیٹے) کی یہ باتیں سن کر غضبناک ہو جاتا اور جو وہ سمجھانا چاہتے تھے اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرتا۔

ابراہیم اپنی قوم کو سمجھاتے لیکن لوگ غصہ میں آجاتے اور سمجھنے کی کوشش نہ کرتے۔ ابراہیم نے کہا جب لوگ چلے جائیں گے تو میں ان بتوں کو توڑوں گا' تب یہ قوم سمجھے گی۔

۴۔ **ابراہیم علیہ السلام بت توڑتے ہیں:** عید کا دن آیا' لوگ بہت خوش ہوئے۔ لوگ' بچے اور ابراہیم کے والد عید کے لیے گئے۔ ابراہیم سے انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں جائیں گے؟ ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں۔

تمام لوگ چلے گئے' ابراہیم گھر پر رہے۔ (پھر) ابراہیم بتوں کے پاس آئے اور انہیں کہا تم بولتے کیوں نہیں ہو؟ تم سنتے کیوں نہیں ہو؟ یہ کھانے اور پینے کا سامان تم کھاتے پیتے کیوں نہیں؟

بت خاموش رہے کیونکہ وہ پتھر تھے جو بول نہیں سکتے۔

ابراہیم نے کہا "تمہیں کیا ہو گیا ہے بولتے کیوں نہیں ہو؟" بت خاموش رہے اور بولے نہیں۔ ابراہیم غصے میں آگئے اور کلہاڑا اٹھایا اور بتوں کو مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ابراہیم نے بڑے بت کو نہیں توڑا بلکہ کلہاڑا اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

۵۔ یہ کارروائی کس نے کی؟: لوگ عید سے لوٹ کر آئے تو بت خانہ میں گئے۔ چونکہ یہ عید کا دن تھا' انہوں نے بتوں کو سجدہ کرنا چاہا لیکن بتوں کی حالت دیکھ کر انہیں بہت تعجب اور افسوس ہوا اور وہ غصہ سے لال پیلے ہو گئے۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ○ (الانبیاء۔۵۹'۶۰)	"کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کارروائی کس نے کی ہے؟ بیشک وہ ظالموں میں سے ہے۔ کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان ابراہیم نامی شخص کے بارے میں سنا ہے جو ان بتوں کے متعلق بات چیت کرتا ہے۔"
قَالُوْا ءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ○ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ○ (الانبیاء۔۶۲'۶۳)	"انہوں نے کہا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ ابراہیم نے کہا یہ سلوک تو ان کے بڑے نے کیا ہے' آپ ان سے پوچھ لیں' اگر یہ بولتے ہیں۔"

لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ بت پتھر ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ پتھر سنتے ہیں نہ بولتے ہیں۔

انہیں اس بات کا بھی بخوبی علم تھا کہ بڑا بت بھی تو پتھر ہی ہے۔ وہ بھی چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے عاجز ہے۔ وہ بتوں کو توڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے ابراہیم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا آپ جانتے ہیں کہ بت بولتے نہیں۔

ابراہیم نے کہا تم بتوں کی عبادت کس لیے کرتے ہو؟ جبکہ وہ نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ تم بتوں سے کیسے مرادیں مانگتے ہو حالانکہ وہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں؟ تم ذرا بھی نہیں سمجھتے ہو' کیا تمہیں عقل نہیں ہے؟ لوگ ندامت اختیار کرتے ہوئے خاموش ہو گئے۔

۶۔ ٹھنڈی آگ: لوگوں (قوم) نے میٹنگ بلائی اور کہنے لگے ہمیں اب کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ ابراہیم نے بتوں کو توڑ کر معبودوں کی بے عزتی کی ہے۔ قوم کہنے لگی ابراہیم کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ سب نے جواب دیا: "اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔" اس طرح انہوں نے آگ روشن کی اور اس میں ابراہیم کو ڈال دیا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی مدد فرمائی اور آگ سے کہا:

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (الانبیاء-۶۹) "اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔"

اس طرح ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ لوگوں نے دیکھ لیا کہ آگ ابراہیم علیہ السلام کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ لوگوں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ ابراہیم (علیہ السلام) خوش اور صحیح سلامت ہیں۔ اس پر وہ حیران و پریشان ہو گئے۔

۷۔ میرا پروردگار کون ہے؟: ایک رات ابراہیم نے ایک ستارہ دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے۔ جب ستارہ غائب ہو گیا تو ابراہیم کہنے لگے نہیں نہیں یہ میرا رب نہیں اور جب ابراہیم نے چاند دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے۔ جب چاند بھی چھپ گیا تو ابراہیم کہنے لگے نہیں یہ میرا رب نہیں ہو سکتا۔

سورج طلوع ہوا تو ابراہیم نے فرمایا یہ میرا رب ہے' یہ سب سے بڑا ہے۔ جب رات کو سورج غروب ہو گیا تو ابراہیم کہنے لگے نہیں یہ میرا پروردگار نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ زندہ ہے جسے موت نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ باقی رہنے والا ہے جو غائب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ قوت والا ہے' اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستارے کمزور ہیں' ان پر صبح غالب آجاتی ہے۔ چاند بھی کمزور ہے' جس پر سورج غلبہ حاصل کرلیتا ہے اور اسی طرح سورج بھی ناتواں ہے جس کو رات اور بادل چھپا دیتے ہیں۔

سورج' چاند اور ستارے میری مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود کمزور ہیں۔ اللہ میری مدد کرے گا جو زندہ رہے گا' جسے موت نہیں آئے گی۔ جو باقی رہنے والا ہے' کبھی غائب نہیں ہوتا۔ جو سب سے زیادہ قوت والا ہے' اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

۸۔ **میرا پروردگار اللہ ہے:** ابراہیم نے پہچان لیا کہ اللہ اس کا پروردگار ہے۔ کیونکہ اللہ ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ بیشک اللہ باقی رہنے والا ہے' وہ کہیں غائب نہیں ہوتا۔ وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے' اس پر کوئی چیز غلبہ حاصل نہیں کر سکتی۔

ابراہیم نے جان لیا کہ سورج' چاند' ستاروں بلکہ تمام جہانوں کا پروردگار وہ ایک اللہ ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی راہنمائی فرمائی اور انہیں نبی اور خلیل (دوست) بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی قوم کو ایک اللہ کی دعوت دیں اور انہیں بتوں کی پوجا سے منع کریں۔

۹۔ **ابراہیم علیہ السلام کی دعوت:** ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور انہیں بتوں کی پوجا کرنے سے منع فرمایا۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ "انہوں نے کہا ہم بتوں کو پوجتے ہیں۔"

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ○ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ○ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَ نَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ○ (الشعراء۔ ۷۲ تا ۷۴)	"کہا (ابراہیم علیہ السلام نے) جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں یا تمہارے نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طرح (پوجا) کرتے ہوئے پایا ہے۔"

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ سن لو میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں ان کا دشمن ہوں۔ میں تو اس ذات کی عبادت کرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ○	"جس نے مجھے پیدا فرمایا' وہی میری راہنمائی فرماتا
وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○	ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○	میں بیمار ہو جاتا ہوں تو پس وہی مجھے شفا دیتا ہے۔
وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ○	اور وہی ذات مجھے موت دے گی پھر زندہ کرے
(الشعراء۔۷۸ تا ۸۱)	گی۔"

جبکہ بتوں کی یہ حالت ہے کہ وہ پیدا کرتے ہیں نہ راہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہ تو کسی ایک کو بھی کھلا پلا نہیں سکتے۔ اور جب کوئی بیمار ہو جائے تو اسے شفا نہیں دے سکتے۔ اور وہ کسی ایک کو بھی مارنے یا زندہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔

۱۰۔ بادشاہ کے روبرو: شہر میں ایک بہت بڑا اور ظالم بادشاہ رہتا تھا جسے تمام لوگ سجدہ کیا کرتے تھے۔ بادشاہ کو یہ خبر پہنچی کہ ابراہیم صرف ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے۔ بادشاہ بہت غصے میں آ گیا اور ابراہیم کو بلا بھیجا۔

ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے' وہ تو اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے ہی نہیں تھے۔

بادشاہ نے پوچھا اے ابراہیم تمہارا رب کون ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب تو اللہ ہے!

بادشاہ نے پوچھا ابراہیم اللہ کون ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا جو زندہ کرتا اور مارتا ہے!

بادشاہ نے ایک آدمی کو طلب کیا اور اسے قتل کر دیا۔ دوسرے آدمی کو طلب کیا اور اسے آزاد کر دیا۔ ساتھ ہی یہ کہنے لگا آپ نے دیکھ لیا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔ میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور دوسرے آدمی کو رہا کر دیا۔

بادشاہ بہت ہی بے وقوف انسان تھا اور (حقیقت یہ ہے کہ) تمام مشرک اسی طرح (بیوقوف) ہوتے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے پروگرام بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت اور قدرت بیان کی جائے جس

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بادشاہ اور اس کی قوم سمجھ سکے:

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ (البقرۃ۔۲۵۸)

"ابراہیم (علیہ السلام نے (بادشاہ سے) کہا کہ میرا اللہ تو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے، تو اسے مغرب سے طلوع کر کے دکھا؟"

اس بات پر بادشاہ حیران و پریشان ہو کر خاموش ہو گیا۔ بادشاہ کو بہت ندامت ہوئی اور اُس سے کوئی جواب نہ بن پایا۔

۱۱۔ **والد کو دعوت:** ابراہیم علیہ السلام نے پروگرام بنایا کہ اپنے والد کو بھی دعوت دینی چاہیے۔ آپ نے کہا:

يَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ۔ (مریم۔۴۲)

"اے ابا جی! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں، جو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔"

اور کیوں عبادت کرتے ہیں (ان کی) جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ (يَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ) "اے ابا جی! آپ شیطان کی پوجا نہ کریں۔" ابا جی! اس کے بدلے میں رحمٰن کی عبادت کریں۔

اس خالص دعوت پر ابراہیم علیہ السلام کا والد غضبناک ہو گیا اور کہنے لگا میں تمہاری پٹائی کروں گا۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور مجھ سے کلام نہ کر۔

ابراہیم علیہ السلام بہت بردبار تھے۔ آپ نے والد سے کہا "تم سلامت رہو" میں یہاں سے جا رہا ہوں اور اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتا رہوں گا۔ ابراہیم علیہ السلام کو بہت افسوس ہوا اور کسی دوسرے شہر جانے کا پروگرام بنایا تاکہ اپنے رب کی عبادت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی اسی ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دے سکیں۔

۱۲۔ **مکہ کی طرف:** ابراہیم علیہ السلام کے والد، ان کی قوم اور بادشاہ سب آپ سے ناراض ہو گئے۔ ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کا منصوبہ بنایا تاکہ وہاں اللہ کی عبادت کر سکیں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دے سکیں۔ آپ نے شہر سے روانہ ہوتے وقت والد کو الوداع کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ جانے کا پروگرام بنایا۔ اس وقت مکہ کی یہ حالت تھی کہ وہاں گھاس تھی نہ درخت، کنواں تھا نہ کوئی نہر، بلکہ وہاں تو بندہ بشر کا نام و نشان تک نہ تھا۔

آپ نے مکہ پہنچ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ اپنی بیوی ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور بیٹے اسماعیل کو وہیں چھوڑ کر جب واپس جانے لگے تو آپ کی بیوی نے کہا میرے آقا آپ ہمیں یہاں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ آپ مجھے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں جبکہ یہاں کھانے پینے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ کیا آپ حکم الٰہی سے ایسا کر رہے ہیں؟

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"!

ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تب وہ (اللہ) ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔

۱۳۔ زم زم کا کنواں: اسماعیل کو پیاس لگی تو آپ کی ماں نے انہیں پانی پلانا چاہا لیکن پانی کہاں سے ملتا؟ مکہ میں کنواں تھا نہ کوئی نہر تھی۔ ہاجرہ رضی اللہ عنہا پانی کی تلاش میں صفا سے مروہ جاتیں اور کبھی مروہ سے صفا کی طرف۔

اللہ تعالیٰ نے ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اسماعیل کی مدد فرمائی اور ان کے لیے پانی کا انتظام فرمایا۔ ماں بیٹے نے پانی پی لیا پھر بھی پانی بچ گیا جس کا نام زم زم کا کنواں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زم زم میں اتنی برکت فرمائی کہ اسی کنویں سے تمام حاجی زم زم کا پانی پیتے بھی ہیں اور اپنے اپنے گھروں کو بھی لاتے ہیں۔ کیا آپ نے زم زم کا پانی پیا ہے؟

۱۴۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب: کچھ مدت بعد ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے۔ اسماعیل اور ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے بچے کو دیکھ کر خوش ہوئے۔

اسماعیل چھوٹے سے بچے تھے جو دوڑتے، کھیلتے اور اپنی والدہ کے ساتھ چلتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کو آپ سے بہت محبت تھی۔

ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام سچے نبی تھے۔ آپ کی نیند اور خواب بھی سچے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل (دوست) تھے۔ انہوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (الصافات۔۱۰۲)

"کہا (ابراہیم علیہ السلام نے) اے میرے بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں' تمہاری کیا رائے ہے؟ کہا (اسماعیل علیہ السلام نے) اے ابا جی آپ کو جو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کریں' آپ مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔"

ابراہیم علیہ السلام نے چھری لی اور بیٹے کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب آپ منیٰ پہنچے تو بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹا دیا اور ان کے گلے پر چھری رکھ دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آیا میرا خلیل میرے حکم کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں؟ کیا وہ اللہ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے یا اپنے بیٹے کو؟

ابراہیم علیہ السلام امتحان میں کامیاب رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو جنت سے ایک دنبہ دے کر بھیجا اور فرمایا اسماعیل کی جگہ اس دنبے کو ذبح کریں۔ اللہ تعالیٰ کو ابراہیم علیہ السلام کا یہ عمل بہت پسند آیا اور تمام مسلمانوں کو عید الاضحیٰ پر قربانی کا حکم جاری فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ ابراہیم خلیل علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

۱۵۔ الکعبة: ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور دوبارہ (کچھ مدت بعد) پھر تشریف لائے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک گھر بنانا چاہا۔ اس وقت گھر تو بہت تھے لیکن اللہ کے لیے ایسا ایک بھی گھر نہیں تھا جس میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہو۔

اسماعیل علیہ السلام نے بھی اپنے والد کے ساتھ مل کر اللہ کے لیے گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ باپ بیٹے نے پہاڑ سے پتھر منتقل کیے۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام دونوں اپنے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر کرتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعائیں کرتے کہ :

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (البقرة۔۱۲۷)

"اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما' بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے اس عمل کو قبول فرمایا اور کعبہ میں اتنی برکت فرمائی کہ ہم ہر نماز میں اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مسلمان حج کے دنوں میں کعبہ پہنچتے ہیں' اس کا طواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کعبہ کو شرف بخشے اور ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے اس عمل کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام' اسماعیل علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

۱۶۔ بیت المقدس: ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی کا نام سارہ رضی اللہ عنہا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا بیٹا سارہ رضی اللہ عنہا سے تھا جن کا نام اسحاق ہے۔ دونوں باپ بیٹا شام میں سکونت پذیر تھے۔ اسحاق علیہ السلام نے شام میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک گھر تعمیر کیا۔ جس طرح ان کے باپ اور بھائی نے مکہ میں اللہ کے لیے گھر تعمیر کیا۔

اسحاق علیہ السلام نے شام میں جو مسجد تعمیر کی اس کا نام بیت المقدس ہے۔ وہی مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد اللہ نے برکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل کی طرح اولاد اسحاق کو بھی برکت فرمائی۔ ان میں انبیاء اور بادشاہ ہوئے ہیں۔ اسحاق علیہ السلام کے ایک بیٹے یعقوب تھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی۔ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک یوسف علیہ السلام بھی تھے۔ قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام کا ایک عجیب قصہ مذکور ہے۔ وہ قصہ پیش خدمت ہے۔

O═☆☆☆═O

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احسن القصص

۱۔ عجیب خواب: یوسف چھوٹے بچے تھے۔ آپ کے گیارہ بھائی تھے۔ آپ خوبصورت اور ذہین لڑکے تھے۔ آپ کے والد یعقوب علیہ السلام آپ کے تمام بھائیوں میں سے آپ سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ یوسف نے ایک رات عجیب خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے' سورج اور چاند سب کے سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

ننھے یوسف نے بڑا تعجب کیا۔ وہ اس خواب کو سمجھ نہ سکا کہ سورج' چاند' ستارے ایک آدمی کو کیسے سجدہ کر سکتے ہیں۔ یوسف اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں یہ عجیب خواب سنایا۔

يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ (یوسف۔۴)

"اے ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔"

آپ کے والد یعقوب علیہ السلام نبی تھے' وہ اس خواب سے بہت خوش ہوئے' فرمایا یوسف' اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب فرمائے' تیری بڑی شان و شوکت ہو گی' یہ خواب تو علم اور نبوت کا پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جد امجد اسحاق اور ابراہیم علیہم السلام پر بھی بہت انعام فرمایا ہے' وہ آپ پر اور آل یعقوب پر انعام فرمائے گا۔

یعقوب علیہ السلام عمر رسیدہ (ضعیف العمر) تھے۔ وہ لوگوں کے مزاج سے واقف تھے۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ شیطان کس طرح غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ انسانوں سے کس طرح چال بازی کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا میرے بیٹے اپنے بھائیوں میں سے کسی کو بھی یہ خواب نہ بتانا' وہ حسد کی بناء پر تیرے دشمن بن جائیں گے۔

۲۔ بھائیوں کا حسد: یوسف کا اپنی ماں کی طرف سے ایک بھائی اور بھی تھا جس کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیامین تھا۔ یعقوب علیہ السلام کو جتنی محبت ان دونوں سے تھی' اتنی کسی اور سے نہیں تھی۔

یوسف کے بھائی آپ سے اور بنیامین سے بہت حسد کرتے تھے۔ اور وہ یہ کہتے کہ ہمارے باپ' یوسف اور بنیامین سے سب سے زیادہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ وہ ان دونوں چھوٹوں اور ناتوانوں کو کیوں پیار کرتے ہیں؟ اور ہم کو نہیں چاہتے حالانکہ ہم نوجوان' طاقتور ہیں۔ یہ تو بہت عجیب بات ہے۔

یوسف چونکہ چھوٹے بچے تھے' انہوں نے جیسے ہی اپنے بھائیوں سے خواب کا تذکرہ کیا' وہ سنتے ہی غصہ اور حسد سے لال پیلے ہو گئے۔ یوسف کے بھائیوں نے ایک دن مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کر دیں یا پھر کہیں دور چھوڑ آئیں۔ اس طرح والد کی تمام تر توجہ اور محبت ہمارے لیے مخصوص ہو جائے گی۔ ان میں سے ایک بھائی نے کہا ایسے نہ کرو بلکہ اسے کسی راستے پر واقع کنویں میں پھینک دو تاکہ کوئی مسافر اسے نکال لے۔

اس تجویز پر تمام بھائیوں نے اتفاق کر لیا۔

۳۔ یعقوب علیہ السلام کی طرف سفارت: اس تجویز پر اتفاق کرتے ہوئے تمام بھائی یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے۔ یعقوب علیہ السلام یوسف کے متعلق بہت متفکر رہتے تھے اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے بھائی اس سے حسد کرتے ہیں' وہ اسے نہیں چاہتے۔ یعقوب علیہ السلام یوسف کو بھائیوں کے ساتھ نہیں بھیجتے تھے۔ وہ اپنے بھائی بنیامین کے ساتھ ہی کھیلتے رہتے اور وہ کہیں دور نہ جاتے تھے۔ بھائیوں کو یہ صورت حال معلوم تھی لیکن انہوں نے پھر بھی اس سازش کا پختہ ارادہ کر لیا۔

کہنے لگے اباجی آپ یوسف کو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ کو کس چیز کا ڈر ہے؟ وہ ہمارا پیارا سا چھوٹا بھائی ہے۔ ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ بھائی تو ہمیشہ اکٹھے ہی کھیلتے ہیں۔ ہم اکٹھے جا کر کیوں نہیں کھیلتے؟

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ (یوسف۔ ۱۲) "اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دیں' یہ کھیلے کودے گا اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔"

یعقوب علیہ السلام عمر رسیدہ' عقلمند اور بردبار شخصیت کے مالک تھے۔ یعقوب علیہ السلام یہ بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطعی پسند نہیں کرتے تھے کہ یوسف ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوں۔ اسی لئے وہ ان کے بارے میں بہت پریشان رہتے تھے۔

آپ نے اپنے بیٹوں سے کہا:

اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ (یوسف۔۱۳) "مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری غفلت کی وجہ سے اسے بھیڑیا کھا جائے گا۔"

بھائی کہنے لگے یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا! ہماری موجودگی میں اسے بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے؟ بھیڑیا اسے کیسے کھا سکتا ہے جبکہ ہم طاقتور جوان ہیں؟

یعقوب علیہ السلام نے یوسف کو بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔

۴۔ جنگل کی طرف: جب یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی تو بھائیوں کو بہت خوشی ہوئی۔ وہ جنگل کی طرف چلے گئے اور یوسف کو ایک کنویں میں پھینک دیا۔ انہیں ننھے یوسف پر ترس آیا نہ بوڑھے باپ پر رحم آیا۔

یوسف چھوٹے بچے تھے' ان کا دل بھی چھوٹا تھا۔ کنواں بہت گہرا اور اندھیرے والا تھا۔ ان تمام مصائب میں یوسف تنہا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف کو بشارت سناتے ہوئے فرمایا' غمناک نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہیں' آپ بہت بلند مقام پر فائز ہوں گے۔ آپ کے بھائی عنقریب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ انہیں ان کے کرتوت جتلائیں گے۔

انہوں نے اپنے امور سے فارغ ہو کر یوسف کو کنویں میں ڈال دیا اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ والد صاحب کو جا کر کیا بتائیں گے؟ ان میں سے ایک نے کہا ہمارے والد کہتے تھے کہ مجھے خدشہ ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس پیشگی اندیشے کی بدولت ہم کہیں گے اباجی آپ نے سچ فرمایا یوسف کو تو واقعی بھیڑیے نے کھا لیا ہے۔

اس تجویز پر سب بھائیوں نے اتفاق کیا اور کہنے لگے ہم کہیں گے اباجی یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا ہے۔

بعض بھائی کہنے لگے اس کی کوئی دلیل یا نشانی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے اس کی نشانی خون ہے!

بھائیوں نے ایک دنبہ لے کر ذبح کر دیا اور یوسف کی قمیض خون سے رنگ دی۔ اس عمل پر یوسف کے بھائی بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے ہمارے اباجی اب اس امر کی تصدیق کر دیں گے۔

۵۔ یعقوب علیہ السلام کے رُوبرو:

وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ○ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ۔ (یوسف۔۱۶ تا ۱۸)

"وہ عشاء کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے اباجان ہم جا کر دوڑنے لگے اور یوسف کو سامان کے پاس چھوڑ دیا' پس اسے بھیڑیے نے کھا لیا اور آپ ہماری بات نہیں مانیں گے' اگرچہ ہم سچے ہیں۔ وہ اس (یوسف علیہ السلام) کی قمیض کو خون آلود کر کے لے آئے"

کہنے لگے یہ یوسف کا خون ہے۔

ان کے باپ یعقوب علیہ السلام نبی تھے' عمر رسیدہ اور اپنی اولاد سے زیادہ عقلمند تھے۔ آپ جانتے تھے کہ جب بھیڑیا کسی انسان کو کھاتا ہے تو اسے زخم لگاتا ہے اور قمیض پھاڑتا ہے۔ جبکہ یوسف کی قمیض بالکل صحیح سالم تھی اور وہ تو خون میں رنگین کی گئی تھی۔ یعقوب علیہ السلام نے پہچان لیا کہ یہ جھوٹا خون ہے اور یہ بھیڑیے والا قصہ بھی من گھڑت ہے۔

آپ نے اپنی اولاد سے کہا یہ تمام قصہ تم نے خود گھڑا (بنایا) ہے "صبر ہی بہتر ہے۔" یعقوب علیہ السلام کو بیٹے کا بہت صدمہ ہوا لیکن آپ نے بہترین صبر کیا۔

۷۔ یوسف کنویں میں: بھائی گھر لوٹ آئے اور یوسف کو کنویں میں چھوڑ دیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور بستروں پر سو گئے۔ یوسف کنویں میں ہیں' وہاں بستر ہے نہ کھانا ہے۔

یوسف کے بھائی انہیں بھول کر سو گئے جبکہ یوسف سوتے ہیں اور نہ کسی ایک کو بھولے ہیں۔ یعقوب علیہ السلام اور یوسف کو نیند نہیں آتی۔ وہ ایک دوسرے کو یاد کر رہے ہیں۔ یوسف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنویں میں تھے جو بہت گہرا تھا اور ساتھ ساتھ دہشت ناک جنگل میں تھا۔ رات کا اندھیرا اس دہشت میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

۷۔ کنویں سے محل تک: اسی جنگل میں ایک جماعت سفر کر رہی تھی۔ انہیں راستے میں پیاس لگی تو کنویں کی تلاش شروع کر دی۔ انہوں نے ایک کنواں دیکھا اور اس کی طرف ایک آدمی کو پانی لانے کے لیے بھیجا۔ وہ آدمی کنویں تک پہنچا اور ڈول ڈال دیا۔ اس نے ڈول کھینچا تو وہ بہت بھاری تھا۔ جب ڈول باہر نکلا تو اس میں ایک لڑکا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی حیران ہو گیا اور اعلان کرنے لگا اے قوم خوش ہو جاؤ یہ تو ایک لڑکا ہے۔

لوگوں کو بہت خوشی ہوئی اور انہوں نے اس بچے کو چھپا لیا۔ جب مصر پہنچے تو بازار میں کھڑے ہو کر اعلان کیا اس بچے کو کون خریدے گا؟ اس بچے کو کون خریدے گا؟

عزیز مصر نے چند درہم میں یوسف کو خرید لیا جبکہ تاجروں نے یوسف کو بیچ دیا جنہیں ان کی قدر و قیمت معلوم نہیں تھی۔ عزیز مصر یوسف کو محل میں لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا یوسف کا خیال رکھنا یہ بہت شریف بچہ ہے۔

۸۔ وفاداری اور امانت: بادشاہ کی بیوی نے یوسف کو خیانت (برائی) پر آمادہ کرنا چاہا لیکن یوسف نے انکار کیا اور کہا ہرگز نہیں! میں اپنے آقا کی خیانت نہیں کروں گا۔ اس نے مجھ سے حسن سلوک کرتے ہوئے میری عزت کی ہے' میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

بادشاہ کی بیوی غضبناک ہو گئی اور اپنے خاوند سے شکایت کی۔

بادشاہ نے پہچان لیا کہ یہ عورت جھوٹی ہے جبکہ یوسف دیانت دار ہیں۔ بادشاہ نے اپنی بیوی سے کہا "یہ ساری مستی تیری ہی ہے۔"

یوسف کے حسن کے چرچے پورے مصر میں تھے۔ انہیں جب بھی کوئی دیکھتا تو کہتا مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ○ (یوسف۔۳۱) "یہ کوئی انسان نہیں ہے' یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔" یوسف کی جب اس طرح تعریف ہوئی تو بادشاہ کی بیوی کا غصہ مزید بڑھ گیا اور یوسف سے کہنے لگی اب تو تم جیل جاؤ گے!

یوسف نے کہا "مجھے جیل بہت محبوب ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند دن بعد بادشاہ نے یوسف کو جیل بھیج دیا۔ بادشاہ کو یہ بات بالکل واضح تھی کہ یوسف بے گناہ ہیں۔ یوسف جیل چلے جاتے ہیں۔

۹۔ قید میں تبلیغ: یوسف جیل چلے جاتے ہیں، تمام قیدیوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یوسف ایک شریف نوجوان ہیں، ان کے پاس بڑا علم ہے، وہ ایک رحم دل انسان ہیں، تمام قیدی یوسف سے محبت کرتے اور ان کی عزت کرتے۔ لوگ یوسف سے خوش ہو کر ان کی عزت کرتے۔

یوسف کے ساتھ ہی دو آدمی قید میں جاتے ہیں۔ وہ ان سے اپنا خواب بیان کرتے ہیں:

قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ۔ (یوسف۔۳۶)

"ان میں سے ایک نے کہا کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں، دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ میں نے سر پر روٹیاں اٹھائی ہوئی ہیں اور اس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔"

ان دونوں نے یوسف سے تعبیر پوچھی، یوسف خوابوں کی تعبیر جانتے تھے، آپ انبیاء میں سے ایک نبی تھے (علیہ السلام)۔

اس زمانے میں لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے پاس سے ہی بہت سے رب بنا رکھے تھے۔ وہ کہتے یہ خشکی کا رب ہے، یہ سمندر کا رب ہے، یہ رزق دیتا ہے اور یہ بارش برساتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب کچھ دیکھ کر یوسف (علیہ السلام) ہنس پڑتے اور پھر رو پڑتے۔ وہ انہیں ایک اللہ کی دعوت دینا چاہتے تھے۔ اللہ کا منشا یہ تھا کہ سب کچھ جیل میں ہو۔ کیا قیدی تبلیغ اور رحمت کے مستحق نہیں ہیں؟ کیا وہ اللہ کے بندے اور آدم کی اولاد نہیں ہیں؟

یوسف (علیہ السلام) قید میں تھے لیکن وہ آزاد بہادر تھے۔ اگرچہ وہ محتاج تھے لیکن پھر بھی سخی تھے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام حق کی آواز ہر جگہ بلند کرتے ہیں اور وہ خیروبھلائی کی دولت ہر زمانے میں بانٹتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ **یوسف علیہ السلام کی دانائی:** یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دونوں آدمی ضرورت کے تحت میرے پاس آئے ہیں اور ضرورت مند طبعًا نرم پڑ جاتا ہے' تب وہ بات سنتا اور مانتا بھی ہے۔ اگر میں ان دونوں سے کوئی بات کہوں گا تو یہ اور تمام قیدی میری بات کو ضرور سنیں گے لیکن آپ نے جلد بازی نہیں کی۔ آپ نے ان سے کہا تمہارا کھانا آنے سے پہلے ہی میں تمہارے خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے۔

پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا میں خوابوں کی تعبیر جانتا ہوں "یہ میرے رب کے عطا کئے ہوئے علم کی وجہ سے ہے۔"

وہ دونوں خوش ہو کر مطمئن ہو گئے۔ یوسف علیہ السلام نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے تبلیغ شروع کر دی۔

۱۱۔ **دعوت توحید:** یوسف علیہ السلام نے فرمایا "یہ سب اسی علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔" لیکن اللہ تعالیٰ اپنا علم ہر کسی کو نہیں سکھاتے اور نہ ہی یہ علم کسی مشرک کو عطا کرتے ہیں۔ کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے یہ علم کیوں سکھایا ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ میں نے مشرکانہ طرز زندگی سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِ یْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَاکَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْئٍ۔ (یوسف۔۳۸)	"میں نے اپنے آباء و اجداد ابراہیم' اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کی اتباع کی ہے' ہمارے لئے یہ لائق نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک کریں۔"

یوسف علیہ السلام نے فرمایا توحید کا اقرار کرنا صرف ہم پر ہی فرض نہیں بلکہ یہ تو تمام انسانوں کے لیے ضروری ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ○ (یوسف۔۳۸)	"یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور تمام لوگوں پر فضل ہے اور لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام نے تھوڑی دیر توقف فرما کر ان دونوں سے سوال کیا۔

تم کہتے ہو کہ یہ خشکی کا رب ہے اور یہ سمندر کا رب ہے۔ ایک رب رزق دیتا ہے تو دوسرا رب بارش برساتا ہے۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ تمام جہانوں کا رب صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے۔

ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (یوسف۔۳۹) "کیا جدا جدا رب بہتر ہیں یا ایک اللہ' جو زبردست طاقتور ہے؟"

خشکی' تری' بارش اور رزق کا رب کہاں ہے؟

اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ۔ (فاطر۔۴۰) "مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمان کی تخلیق میں ان کی کوئی شراکت ہے؟"

زمین و آسمان اور انسان کی طرف دیکھو' ان کی تخلیق کس طرح ہوئی ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ (لقمان۔۱۱) "ان کو اللہ نے تخلیق فرمایا ہے' پس مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے سوا جو معبود ہیں' انہوں نے کیا تخلیق کیا ہے؟"

خشکی' تری' رزق اور بارش کے الگ الگ معبود کس طرح ہو سکتے ہیں؟ (اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ) (یوسف۔۴۰) "یہ محض نام ہیں جنہیں تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے مخصوص کر رکھا ہے۔"

حکم' بادشاہی اور زمین' سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔

لَا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاهُ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف۔۴۰) "اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو' یہی دین محکم ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

۱۲۔ **خواب کی تعبیر:** یوسف علیہ السلام نے وعظ و نصیحت سے فارغ ہونے کے بعد ان دونوں کے خواب کی تعبیر بتا دی۔ فرمایا :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۔ (یوسف۔۴۱)

"تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرے کو سولی چڑھایا جائے گا اور اس کے سر سے پرندے کھائیں گے۔"

پہلے آدمی سے کہا (اُذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ) "اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کرنا۔"

دونوں قید سے نکلے تو ایک بادشاہ کا ساقی بن گیا اور دوسرے کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ساقی' بادشاہ کے سامنے یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا بھول گیا اور یوسف علیہ السلام کو چند سال مزید جیل میں رہنا پڑا۔

۱۳۔ بادشاہ کا خواب: مصر کے بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ اس نے خواب میں سات فربہ (موٹی تازی) گائیں دیکھیں' جنہیں سات کمزور گائیں کھا رہی ہیں۔ اس نے سات ہری بالیاں دیکھیں اور سات خشک۔ بادشاہ کو اس خواب سے بڑا تعجب ہوا اور اپنی مجلس شوریٰ سے اس کی تعبیر معلوم کی۔

اس مجلس کے تمام ارکان نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ انسان نیند میں بہت کچھ دیکھتا ہے جس کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن ساقی نے کہا یہ خواب کوئی معمولی نہیں ہے۔ بلکہ اس خواب کی تعبیر میں بتاؤں گا۔

ساقی جیل جا کر یوسف علیہ السلام سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھتا ہے۔ یوسف علیہ السلام فراخ دل اور اللہ کی مخلوق کے لیے بہت نرم دل تھے۔ آپ نے اسے تعبیر بتا دی۔ آپ سخی دل تھے' بخل کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔

یوسف علیہ السلام نے تعبیر کے ساتھ ساتھ اس کا حل بھی بتا دیا۔ آپ نے فرمایا تم سات برس غلہ کاشت کرو گے۔ اپنی خوراک کی ضرورت کے علاوہ جو فصل تم کاٹو اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا۔ اس کے بعد قحط پڑ جائے گا' پھر یہی ذخیرہ تمہارے کام آئے گا۔ یہ قحط سات سال تک محیط ہو گا۔ اس عرصہ کے بعد اللہ کی مدد آئے گی اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے۔

ساقی تعبیر پوچھ کر چلا جاتا ہے اور بادشاہ کو پوری رپورٹ دے دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ بادشاہ کا یوسف علیہ السلام کو اپنے پاس بلانا: بادشاہ یہ تعبیر اور ممکنہ حل سن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا یہ تعبیر کس نے بتائی ہے؟ یہ کون شریف آدمی ہے جس نے ہماری خیر خواہی کرتے ہوئے یہ حل بتایا ہے؟ ساقی نے کہا یہ راست گو یوسف علیہ السلام ہیں جس نے بتایا تھا کہ میں بادشاہ کا ساقی بنوں گا۔

بادشاہ کو یوسف علیہ السلام سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور انہیں بلا بھیجا: (وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي۔) ''اور بادشاہ نے کہا انہیں میرے پاس لے آؤ' میں انہیں اپنی ذات کے لیے مخصوص کرلوں گا۔'' (یوسف۔۵۴)

۱۵۔ یوسف علیہ السلام تفتیش کے متعلق پوچھتے ہیں: ایلچی نے آکر کہا کہ بادشاہ آپ کو طلب کر رہے ہیں۔ یوسف علیہ السلام ایسے ہی جیل سے رہا ہونے پر رضامند نہ ہوئے۔ وہ کہنے لگے کہ لوگ باتیں بنائیں گے (کہ) یہ (وہی) یوسف ہے جو کل تک جیل میں تھا' جس نے بادشاہ کی خیانت کی تھی۔

یوسف علیہ السلام بہت ہی صاحب بصیرت اور ذی عقل تھے۔ آپ کی جگہ کوئی اور شخص جیل میں ہوتا اور اس کے پاس ایلچی آکر یہ کہتا کہ بادشاہ آپ کو یاد کر رہے ہیں تو وہ شخص فوراً دوڑ کر دروازے کی طرف آتا لیکن یوسف علیہ السلام نے بالکل جلدی نہیں کی بلکہ ایلچی سے کہا میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے متعلق کیا فیصلہ ہوا ہے؟

پوری بحث کے بعد بادشاہ اور تمام لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یوسف علیہ السلام بے گناہ ہیں۔ یوسف علیہ السلام باعزت رہا ہوئے اور بادشاہ نے انہیں بڑے اکرام سے نوازا۔

۱۶۔ وزارت خزانہ: یوسف علیہ السلام جانتے تھے کہ لوگ امانت دار کم اور خائن زیادہ ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں لوگ خیانت کرتے ہیں۔ جبکہ زمین تو خزانوں سے بھری پڑی ہے لیکن انہیں ضائع کیا جا رہا ہے۔

یہ تمام نقصان اس لیے ہو رہا ہے کہ حکمران اللہ سے نہیں ڈرتے۔ ان کے کتے تو عیش کرتے ہیں جبکہ عوام ایک ایک لقمے کو ترستے ہیں۔ ان کے گھر تو پردوں سے آراستہ ہوتے ہیں جبکہ لوگ ستر ڈھانپنے کے لیے بھی مجبور ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کے خزانوں سے لوگوں کو وہی شخص فائدہ پہنچا سکتا ہے جو ان خزانوں کے متعلق علم رکھتا ہو اور جو ان کی حفاظت بھی کر سکتا ہو۔ اگر کوئی شخص صرف حفیظ ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ زمین کے خزانے کہاں ہیں تو وہ ان سے فائدہ کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ اور جو خزانوں کے متعلق جانتا ہے لیکن حفاظت کرنا نہیں جانتا' وہ ان میں خیانت کرے گا۔ یوسف علیہ السلام میں حفظ و علم کی دونوں خوبیاں موجود تھیں۔

آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ بادشاہوں کو لوگوں کا مال کھانے کی کھلی چھٹی دے دی جائے۔ آپ یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ بھوک کی وجہ سے موت کا شکار ہو جائیں۔ آپ حق بیان کرنے سے نہیں جھجکتے تھے۔ اسی لیے آپ نے بادشاہ سے کہا:

اِجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ○ (یوسف-۵۵) "مجھے (ملک کی) زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے' میں حفاظت کرنے والا باخبر ہوں۔"

اس طرح یوسف علیہ السلام مصر کے وزیر خزانہ بن گئے۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کا شکر ادا کیا۔

۱۷۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آمد: یوسف علیہ السلام نے جس طرح خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے کہا تھا کہ قحط سالی ہو گی' ویسے ہی مصر اور شام میں لوگ فاقوں میں مبتلا ہو گئے۔

اہل شام اور یعقوب علیہ السلام نے سن رکھا تھا کہ مصر میں ایک نہایت ہی سخی اور رحم دل انسان ملک کے خزانوں پر مامور ہے۔ لوگ اس کے پاس جا کر غلہ حاصل کر رہے ہیں۔

یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو رقم دے کر غلہ لانے کے لیے مصر روانہ کیا۔

بنیامین اپنے والد یعقوب علیہ السلام کے پاس ہی رہے کیونکہ وہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ انہیں اپنی نظروں سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے۔

یعقوب علیہ السلام بنیامین کے متعلق یوسف علیہ السلام کی طرح ہی متفکر رہتے تھے۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی آپ کے دربار میں پہنچ جاتے ہیں لیکن انہیں کیا معلوم کہ یہ ان کے بھائی یوسف ہیں۔ ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کنویں والے یوسف ہیں بلکہ انہیں تو یقین تھا کہ وہ مر چکے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کنویں میں کیونکر نہ مرتے جو دہشت ناک جنگل میں ایک بہت گہرے کنویں میں تھے۔ رات کی تاریکی اس کی دہشت میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ (یوسف۔۵۸)

"یوسف (علیہ السلام) کے بھائی آئے اور ان کے پاس گئے' تو آپ نے انہیں پہچان لیا اور اُنہوں نے آپ کو نہ پہچانا۔"

وہ بھائی تو یوسف علیہ السلام کو نہیں پہچان رہے تھے لیکن آپ نے انہیں پہچان لیا تھا۔

آپ کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہ وہی ہیں جنھوں نے آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے کنویں میں پھینکا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔ ان تمام حالات کے باوجود یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کچھ بھی نہیں جتایا اور انہیں کسی طور پر بھی پریشان نہیں کیا۔

۱۸۔ <u>یوسف علیہ السلام اور بھائیوں کے درمیان مکالمہ</u>: یوسف علیہ السلام ان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں: آپ کہاں سے آئے ہیں؟

انہوں نے کہا: کنعان سے۔

آپ نے کہا: آپ کے باپ کا نام کیا ہے؟

وہ کہنے لگے: یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہم السلام۔)

آپ نے کہا: کیا تمہارا کوئی اور بھائی بھی ہے؟

انہوں نے کہا: جی! ہمارا ایک بھائی بنیامین ہے۔

آپ نے کہا: وہ آپ کے ساتھ کیوں نہیں آئے؟

کہنے لگے: ہمارے والد انہیں کہیں جانے نہیں دیتے اور وہ انہیں اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔

آپ نے پوچھا: ان کے والد اسے کیوں نہیں چھوڑتے' کیا وہ بہت چھوٹے ہیں؟

کہنے لگے: ایسی کوئی بات نہیں ہے' لیکن اس کا ایک بھائی یوسف تھا' وہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ گیا' ہم اسے سامان کے پاس چھوڑ کر کھیل کود میں مشغول ہو گئے' تو اسے بھیڑیے نے کھالیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام دل میں مسکرائے لیکن انہیں کچھ نہیں کہا' ان کے دل میں بنیامین کی محبت نے جوش مارا۔ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کا دوسری مرتبہ امتحان لینا چاہا۔

یوسف علیہ السلام نے غلہ دینے کا حکم فرمادیا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ' "تم میرے پاس اپنے اُس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے" اگر تم اسے نہ لائے تو تمہیں غلہ نہیں ملے گا۔ یوسف علیہ السلام نے ان کی پونجی بھی ان کے سامان میں رکھنے کا حکم دے دیا۔

۱۹۔ **یعقوب علیہ السلام اور بیٹوں کے درمیان مکالمہ :** انہوں نے اپنے باپ کے پاس آکر وہ خبر دی اور کہا کہ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجنا' اس کے بغیر بادشاہ ہمیں غلہ نہیں دے گا۔ انہوں نے یعقوب علیہ السلام سے بنیامین کا مطالبہ کیا اور کہنے لگے "ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔"

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا :

هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۔ (یوسف۔۶۴)	"مجھے تو اِس کے متعلق تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے' جیسا اِس سے پہلے اِس کے بھائی کے بارے میں تھا۔"

کیا تم یوسف کا قصہ بھول گئے ہو' کیا تم بنیامین کی حفاظت بھی یوسف جیسی کرو گے؟

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف۔۶۴)	"پس اللہ تعالیٰ بہتر حفاظت کرنے والے ہیں اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔"

جب انہوں نے اپنے سامان میں اپنی پونجی بھی دیکھی تو اپنے والد سے کہنے لگے: بادشاہ تو بہت رحم دل آدمی ہے' اس نے ہمارا مال بھی واپس کر دیا ہے اور ہم سے کوئی قیمت بھی نہیں لی۔ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں' ہم اس کا بھی حصہ لے کر آئیں گے۔

یعقوب علیہ السلام نے کہا جب تک تم مجھے اللہ تعالیٰ کی ضمانت کا وعدہ نہیں دیتے میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا۔ وہ وعدہ یہ ہے کہ تم بنیامین کو واپس لے کر آؤ گے۔ ہاں اگر تم بے بس ہو گئے تو پھر اور بات ہے۔ انہوں نے معاہدہ کر لیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا "ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ کہتے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہیں۔"

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۔ (یوسف۔۶۷)

"اور یعقوب (علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو تم سب ایک دروازے سے نہ جانا' بلکہ کئی ایک دروازوں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا۔"

۲۰۔ بنیامین یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچتے ہیں: اپنے باپ کے حکم کے مطابق تمام بھائی جدا جدا دروازوں سے داخل ہو کر یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔

جب یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور انہیں اپنے گھر میں مہمان ٹھہرایا اور یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ یوسف علیہ السلام بہت دیر بعد بنیامین سے ملے تھے' اس لیے آپ نے ماں' باپ' گھر اور اپنے لڑکپن کا تذکرہ کیا۔ یوسف علیہ السلام چاہتے تھے کہ بنیامین ان کے پاس ہی ٹھہرے' جسے وہ ہر روز دیکھتے رہیں اور ان سے ہم کلام ہو کر گھر کے حالات پوچھتے رہیں۔

لیکن یہ کیوں کر ممکن تھا؟ بنیامین تو کل کنعان واپس جا رہے تھے۔ یہ اس لئے بھی مشکل تھا کہ تمام بھائیوں نے اسے واپس ساتھ لے کر جانے کا وعدہ کیا ہوا تھا اور کسی سبب کے بغیر وہ بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی جواز نہیں رکھتے تھے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو تمام لوگ یہ مشہور کر دیتے کہ بادشاہ نے ایک کنعانی کو کسی سبب کے بغیر روک رکھا ہے' یہ تو پھر بڑا ظلم ہے۔

لیکن یوسف علیہ السلام بہت ذہین تھے۔ آپ کے پاس ایک نہایت قیمتی برتن تھا جس میں وہ پانی پیتے تھے۔ یہ برتن بنیامین کے سامان میں رکھ دیا گیا اور منادی کرنے والے نے اعلان کر دیا کہ تم تو چور ہو۔

تمام بھائیوں نے پلٹ کر کہا کہ تمہارا کیا گم ہوا ہے؟

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ ۔ (یوسف۔۷۲)

"انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا برتن گم ہوا ہے' جو اُسے پیش کرے گا اُسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ○ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ○ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ (یوسف۔۷۳ تا ۷۵)	"انہوں نے کہا اللہ کی قسم تمہیں معلوم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے وہی اس کا بدلہ ہے' ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔"

برتن بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا۔ تمام بھائی نادم ہو گئے لیکن انہوں نے شرمندگی کا اظہار کئے بغیر کہا "اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے۔ یوسف علیہ السلام یہ بہتان سن کر خاموش رہے۔ انہیں غصہ نہیں آیا کیونکہ وہ شریف النفس اور بردبار تھے۔

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ○ (یوسف۔۷۸'۷۹)	"انہوں نے کہا اے عزیز (مصر) بیشک اس کے والد بڑی عمر کے بالکل بوڑھے شخص ہیں' پس آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیں' ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے محسن شخص ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) کہا ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یہ کہ پکڑیں ہم اُس کو جس کے پاس اپنی چیز نہ پائیں' ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً اُس وقت ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔"

اس طرح بنیامین یوسف علیہ السلام کے پاس ٹھہر گئے اور باقی بھائی بھی خوش ہو گئے' کیونکہ یوسف علیہ السلام ایک طویل عرصہ تنہا رہے تھے اور اپنے اہل خانہ سے کسی فرد کو نہیں دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے بنیامین کو یوسف علیہ السلام تک پہنچایا۔ کیا وہ اسے اپنے پاس نہ رکھتے تاکہ اسے دیکھتے رہیں اور ہم کلام ہوتے رہیں۔ کیا بھائی کا بھائی کے پاس رہنا ظلم ہے؟ نہیں! نہیں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ **یعقوب علیہ السلام کی طرف:** تمام بھائی پریشان تھے کہ کس منہ سے باپ کے پاس جائیں اور انہیں کیا جواب دیں؟ کہنے لگے ابھی کل تو انہوں نے باپ کو یوسف کی وجہ سے مصیبت زدہ کیا ہے اور آج بنیامین کے بارے میں پریشان کریں۔

ان کے بڑے بھائی نے باپ کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا:

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ○ (یوسف۔۸۱)	"تم سب والد صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو اباجان آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو آپ اور ہم جانتے تھے اور ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے تو نہ تھے۔"

جب یعقوب علیہ السلام نے پورا قصہ سنا تو انہوں نے جان لیا کہ اس میں اللہ کی کوئی حکمت ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لے رہا ہے۔ ابھی کل تو یوسف کے بارے میں صدمہ پہنچا تھا اور آج بنیامین کے بارے میں پریشانی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دو مصیبتیں جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دونوں بیٹوں کے بارے میں پریشان نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دونوں بیٹوں یوسف اور بنیامین کے بارے میں مصیبت زدہ نہیں کرے گا۔ اس معاملے میں کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا رہتا ہے پھر انہیں نعمتیں عطا فرما کر خوش کر دیتا ہے۔ پھر بڑا بیٹا بھی مصر میں ٹھہر گیا ہے اور اس نے کنعان آنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں تو دو بیٹوں کے بارے میں پریشان ہوں۔ اب کیا تیسرے کا صدمہ بھی مجھے برداشت کرنا پڑے گا۔ نہیں ایسے نہیں ہو سکتا۔

اس طرح یعقوب علیہ السلام مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○ (یوسف۔۸۳)	"کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے' بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ بھید کھل جاتا ہے: یعقوب علیہ السلام آدمی تھے' وہ بھی اپنے سینے میں آدمی کا دل رکھتے تھے کوئی پتھر کا ٹکڑا تو نہیں تھا۔ یوسف علیہ السلام کی یاد سے غم تازہ ہو گیا اور کہنے لگے "آہ یوسف۔"

آپ کے بیٹوں نے ملامت کی اور کہنے لگے آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے' یہاں تک کہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیں گے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف۔۸۶)

"کہا (یعقوب علیہ السلام نے) میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جنہیں تم نہیں جانتے۔"

یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ مایوسی گناہ ہے۔ وہ اللہ کی رحمت سے پرامید تھے۔ یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو مصر روانہ کیا اور انہیں کہا کہ یوسف اور بنیامین کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ انہیں اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے سے منع کیا۔

بھائی تیسری بار مصر پہنچتے ہیں۔ انہوں نے یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ کر اپنی محتاجی اور مصیبت کا ذکر کیا اور فضل کا سوال کیا۔

اس مرتبہ یوسف علیہ السلام غم اور محبت کے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ کہنے لگے میرے باپ کے بیٹے اور انبیاء کی اولاد اپنی محتاجی اور مصیبت کا تذکرہ ایک بادشاہ کے پاس کر رہے ہیں۔ میں کب تک ان پر یہ حالت پوشیدہ رکھوں گا اور کب تک ان کی یہ حالت دیکھتا رہوں گا اور اپنے والد کے دیدار سے کب تک محروم رہوں گا۔

یوسف علیہ السلام اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے:

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ۝ (یوسف۔۸۹)

"کہا (یوسف علیہ السلام نے) جانتے بھی ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ اپنی جہالت کی حالت میں کیا سلوک کیا؟"

بھائی جانتے تھے کہ یہ راز ہمارے اور یوسف کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انہوں نے جان لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ یوسف ہی ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ! کیا یوسف زندہ ہے؟ کیا وہ کنویں میں مرا نہیں؟ باسلامت ہے!

کیا یوسف ہی مصر کا بادشاہ ہے؟ کیا ملک کے خزانے اُسی کے قبضہ میں ہیں؟ وہی ہمارے غلہ کے لیے حکم جاری کرتا تھا؟ اب شک کی کچھ گنجائش نہیں رہ گئی تھی کہ جس سے وہ ہمکلام ہیں یہ یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) ہی ہے۔

قَالُوْٓا ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ○ (یوسف۔۹۰،۹۱)

”کہنے لگے کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا' بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو پس بیشک اللہ تعالیٰ کسی نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری دی ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہم خطاوار تھے۔“

یوسف علیہ السلام نے ان کے اِس فعل پر ذرا ملامت نہیں کی بلکہ فرمایا :

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○ (یوسف۔۹۲)

”اللہ تمہیں بخشے' وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔“

۲۳۔ **یوسف علیہ السلام کی اپنے والد کو دعوت ملاقات:** یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی ملاقات کا شوق بڑھنے لگا کیونکہ جدائی کی مدت بہت دراز ہو چکی تھی۔ اب جبکہ راز کھل چکا تو پھر یہ جدائی کا صدمہ کیوں برداشت کرتے۔ انہیں کھانا پینا کیسے بھاتا جبکہ ان کے والد کو کھانا پینا اچھا لگتا تھا نہ نیند آتی تھی۔ اب جبکہ تمام چھپے ہوئے بھید ظاہر ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کا فیصلہ فرمایا۔

یعقوب علیہ السلام جدائی کے غم سے رو رو کر بینائی ختم کر چکے تھے۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا :

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى

”میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (یوسف۔۹۳)

پر ڈال دو‘ اِس سے اُن کی بینائی ٹھیک ہو جائے گی اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔“

۲۴۔ یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے پاس آنا: جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کی قمیض لے کر کنعان کے لئے روانہ ہوتے ہیں تو یعقوب علیہ السلام نے آپ کی خوشبو محسوس کی اور فرمایا: (اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ) ”میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔“

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ۝ (یوسف۔۹۵)

”وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! آپ تو اپنی اُسی پرانی غلطی پر قائم ہیں۔“

اور جبکہ یعقوب علیہ السلام سچے تھے:

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰاَبَانَا اسْتَغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ (یوسف۔۹۶ تا ۹۸)

”پس جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ (قمیص) ڈالی‘ پس اسی وقت وہ بینا (دیکھنے والے) ہو گئے‘ کہا کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا ابا جان آپ ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے‘ بیشک ہم قصور وار ہیں۔ کہا (یعقوب علیہ السلام نے) عنقریب میں تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا‘ وہ بہت زیادہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

جب یعقوب علیہ السلام مصر پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے ان کا استقبال کیا‘ ان دونوں کو جو خوشی نصیب ہوئی آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے‘ مصر میں بہت خوشگوار اور مبارک دن تھا۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو عرش کے اوپر بٹھایا اور وہ سب۔ یہ سب یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا۔ (یوسف۔۱۰۰)	"کہا (یوسف علیہ السلام نے) اے ابا جان! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔"
اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سَاجِدِيْنَ۝ (یوسف۔۴)	"میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔"

یوسف علیہ السلام نے اللہ کی بہت زیادہ تعریف کی اور اللہ کی اس نعمت پر بہت شکریہ ادا کیا۔ یعقوب علیہ السلام اور آپ کی آل بہت مدت تک مصر میں رہے یہاں تک کہ یعقوب علیہ السلام اور آپ کی زوجہ محترمہ مصر میں ہی فوت ہوئے۔

۲۵۔ بہترین صلہ (انجام): اس عظیم سلطنت نے یوسف علیہ السلام کو ان کے رب کی یاد سے غافل نہیں کیا اور ان کے معمولات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی۔ یوسف علیہ السلام اللہ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر بھی کرتے اور ڈرتے بھی رہتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرتے۔ آپ کے ہاں بادشاہت کی اتنی زیادہ اہمیت نہیں تھی۔ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ وہ بادشاہ کی موت مریں اور ان کا انجام بادشاہوں کے ساتھ ہو۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ وہ اللہ کے فرمانبرداروں کی موت مریں اور نیکوکاروں کے ساتھ ان کا انجام ہو۔ آپ دعا کیا کرتے تھے:

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۝ (یوسف۔۱۰۱)	"میرے پروردگار آپ نے مجھے بادشاہت عطا کی اور خوابوں کی تعبیر سکھائی، زمینوں آسمان کی تخلیق کرنے والے آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں، مجھے اسلام پر موت دینا اور مجھے نیکوکاروں کے ساتھ ملا دینا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام پر موت دی اور انہیں ان کے آباء و اجداد ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے ساتھ ملا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے۔

O===☆☆☆===O

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (القرآن)

نبیوں کے قصے

حصہ سوم

تالیف

سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

نظر ثانی و تسہیل

حافظ عبد الخبیر اویسی حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023,042-37114650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا یعقوب اور یوسف علیہما السلام کی وفات

۱۔ **کنعان سے مصر کی طرف:** یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد کے ساتھ مصر منتقل ہو گئے۔ آپ اس لئے مصر تشریف لے آئے کیونکہ وہاں ان کے بیٹے یوسف علیہ السلام کی حکومت تھی۔ جبکہ یعقوب علیہ السلام کنعان میں بکریاں چراتے' ان کا دودھ دوہتے (نکالتے) اور اون فروخت کر کے گزارہ کرتے تھے اور یوسف علیہ السلام کے نوکر چاکر مصر میں عیش کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کا کنعان میں کیا تھا؟ وہ مصر کیوں نہ جاتے؟ یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال کو کنعان سے بلا بھیجا۔

یوسف علیہ السلام جب تک اپنے والد اور بھائیوں کو دیکھ نہ لیتے انہیں کھانے پینے سے اور باقی نعمتوں سے بالکل مزہ نہ آتا کیونکہ وہ مصر میں اکیلے تھے۔ وہ ان محلات میں رہ کر بالکل خوش نہیں تھے کیونکہ ان کے والد اور بھائی کنعان میں ایک چھوٹے سے گھر میں رہ رہے تھے۔

جب یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد کے ساتھ مصر تشریف لے آئے تو آپ نے ان کا استقبال کیا اور بہت خوش ہوئے۔ یوسف علیہ السلام نے تو کیا بلکہ پورے مصر نے اپنے رحم دل بادشاہ کے خاندان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ مصر والوں نے اس شریف گھرانے سے بہت محبت کا اظہار کیا کیونکہ وہ یوسف علیہ السلام کے حسن سلوک کی وجہ سے ان سے بھی بہت محبت کرتے تھے اور انہوں نے یوسف علیہ السلام میں ایک خیر خواہ بھائی کی صفات پائی تھیں۔ جبکہ یعقوب علیہ السلام میں ایک معزز باپ کی خوبیاں موجود تھیں۔

یعقوب علیہ السلام مصر کے بزرگ اور معمر شخص تھے' اس لئے اہل مصر آپ کی اولاد کی مانند تھے۔ ان حالات میں آپ اور آپ کی اولاد کا مصر میں قیام بہت ہی خوشگوار رہا اور آپ کا اپنا وطن بن گیا۔

۲۔ **یوسف علیہ السلام کے بعد:** ایک مدت بعد یعقوب علیہ السلام وفات پا گئے جس کا یوسف علیہ السلام اور اہل مصر کو بہت صدمہ ہوا۔ انہوں نے یعقوب علیہ السلام کو مصر میں دفن کیا۔ انہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدر افسوس تھا جیسے ان کا باپ فوت ہو گیا ہو لیکن کچھ ہی عرصہ بعد یوسف علیہ السلام بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ یہ دن اہل مصر پر بہت ہی بھاری تھا۔ آپ کی وفات پر اہل مصر بہت غمگین ہوئے اور بہت دیر تک روتے رہے۔ اس پریشانی میں لوگ اپنے غم بھول گئے۔ وہ اس قدر غمزدہ تھے جیسے اس سے پہلے انہیں کبھی کوئی صدمہ پہنچا ہی نہیں۔

یوسف علیہ السلام کو بھی مصر میں دفن کیا گیا۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح اظہار تعزیت کر رہے تھے جیسے وہ ان سب کے رشتہ دار ہوں۔ وہ ہر چھوٹے سے اس طرح شفقت سے پیش آتے جیسے وہ ان کے باپ ہوں اور ہر بڑے کے ساتھ آپ کا سلوک بھائیوں جیسا تھا۔

تمام لوگ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں اور بیٹوں کے پاس تعزیت کرنے لگے اور ان الفاظ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے کہ اے خاندان سادات! آج ہمیں آپ سے بڑھ کر افسوس ہے کیونکہ ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے ہم نے اپنے سگے (حقیقی) بھائی کو دفن کیا ہو۔ وہ بڑے انصاف پسند اور رحم دل حکمران تھے۔ انہیں کی بدولت مظلوموں کو ظلم سے نجات ملی اور لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ آپ ہی نے بڑوں کو چھوٹوں پر ظلم کرنے سے منع کیا اور طاقتوروں کو کمزوروں پر ظلم و زیادتی سے روکا۔

آپ ہی نے مظلوم کی داد رسی کی اور جو ڈرتے تھے انہیں پناہ دی اور بھوکے کو کھانا کھلایا۔ آپ ہی تھے جنہوں نے ہمیں حق کی دعوت دی اور ایک اللہ کی طرف بلایا۔ ان کی آمد اور تشریف آوری سے پہلے تو ہم حیوانوں جیسی زندگی بسر کرتے تھے۔ ہم اللہ کو پہچانتے تھے نہ آخرت پر ہمارا کوئی یقین تھا۔ جب دوسرے ملکوں میں لوگ بھوک کی وجہ سے مر رہے تھے' ان کی حکمت عملی کے سبب ہم پیٹ بھر کر کھاتے تھے۔

اے خاندان سادات! ہم آپ کو بھولیں گے نہ کبھی اپنے رحم دل بادشاہ کو بھولیں گے۔ آپ جب مصر تشریف لائے تو ہمارے آقا کس قدر خوش ہوئے تھے اور اپنے آقا کو خوش دیکھ کر ہم بھی بہت خوش ہوئے تھے۔ خاندان سادات! جس طرح ہمارے بادشاہ کی زندگی میں آپ کو ہر طرح کی سہولت اور آسائش میسر تھی' ان کی موت کے بعد بھی آپ کسی قسم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمی محسوس نہیں کریں گے۔ یہ وطن آپ کا وطن ہے' یہ دیس آپ کا دیس ہے۔

۳۔ بنی اسرائیل مصر میں: اس طرح ایک طویل مدت گذر گئی۔ اہل مصر نے جو کہا تھا کہ اے خاندان سادات یہ وطن آپ کا وطن ہے' یہ دیس آپ کا دیس ہے۔ اس عہد و پیمان کی انہوں نے خوب پاسداری کی اور کنعانیوں کی عزت و تکریم کا خیال رکھتے رہے۔ انہیں کنعانیوں کو "بنی اسرائیل" کہا جاتا ہے جو بہت عزت و شرف اور اموال کے مالک تھے۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اقدار بدل گئے' اخلاق تباہ ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی توحید کی دعوت اور لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلانے کا فریضہ ترک کر دیا اور دنیا پر ٹوٹ پڑے۔ جب ان کے اخلاق تبدیل ہوئے تو لوگوں کے دل سے ان کی عزت و تکریم کم ہوتی گئی۔ ان کے آباؤ اجداد کی جو عزت تھی وہ ان کی نہ رہی بلکہ یہ بھی عام لوگوں جیسے بن گئے۔ وہ ساری تمیز اور عزت ختم ہو گئی۔ ان میں اور عام لوگوں میں صرف حسب و نسب کا فرق باقی رہ گیا۔ لوگ ان کے مالداروں پر حسد کرتے اور ان کے محتاجوں سے نفرت کرنے لگے۔ اہل مصر کی نگاہوں میں ان کی عزت صرف اور صرف ایک اجنبی جیسی رہ گئی' جیسے کوئی ترک وطن کر کے دوسرے ملک گیا ہو جہاں اس کا کوئی حق نہ ہو۔

مصری یہ ذہن رکھتے تھے کہ وہ شروع سے یہاں کے رہنے والے ہیں' اس لئے مصر پر صرف اور صرف انہی کا حق ہے۔ بعض مصری تو یہاں تک کہنے لگے کہ یوسف علیہ السلام بھی پردیسی تھے۔ وہ کنعان سے یہاں آئے تھے جن کو مصر کے بادشاہ نے خریدا تھا۔ اس لئے کنعانیوں کو مصر پر حکومت کرنے کا کسی طور پر بھی حق نہیں ہے۔ بہت سے لوگ جو یوسف علیہ السلام کے احسان کا تذکرہ کیا کرتے تھے' وہ ان سب احسانوں کو بھول گئے۔

۴۔ مصر کا فرعون: مصر کی مسند اقتدار پر بہت سے فرعون (مصر کے بادشاہ) براجمان ہوئے جو بنی اسرائیل سے بہت بغض رکھتے تھے۔ مصر کی حکومت ایک ایسے جابر شخص کے پاس آتی ہے جو اپنے بغض اور حسد میں اس قدر بڑھ گیا کہ اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ بنی اسرائیل انبیاء علیہم السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مصر کے بادشاہ یوسف علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ وہ تو اس قدر دشمن بن گیا کہ وہ انہیں انسان ہی نہیں سمجھتا تھا کہ ان کے ساتھ رحمت اور انصاف کے ساتھ پیش آیا جائے۔

وہ سمجھتا تھا قبطی ایک الگ قوم ہیں جبکہ بنی اسرائیل کسی دوسری قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ قبطی تو پیدا ہی اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ حکومت کریں جبکہ بنی اسرائیل غلامی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

فرعون بنی اسرائیل سے حیوانوں جیسا سلوک کرتا' وہ ان سے مشقت لیتا' خدمت کرواتا لیکن اجرت میں صرف ایک دن کے کھانے کے سوا کچھ نہ دیتا۔ فرعون اس قدر جابر اور متکبر تھا' وہ سمجھتا تھا کہ وہ سب سے بالاتر ہے۔ اس کا اللہ پر کوئی یقین نہیں تھا بلکہ وہ کہتا تھا (اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى) "میں ہی تم سب کا رب ہوں۔" اسے اپنی بادشاہت' قوت اور محلات پر اتنا غرور اور گھمنڈ تھا کہ وہ کہنے لگا:

اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهَارُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ○ (الزخرف۔۵۱)

"کیا مصر کی حکومت کا میں حقدار نہیں ہوں؟ اور تم دیکھتے نہیں کہ یہ تمام نہریں میرے زیر تصرف ہیں۔"

جب اسے کسی کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ وہ اس سے زیادہ کسی اور کو اہمیت دیتا ہے تو وہ اس سے بہت زیادہ ناراض ہوتا۔ اس نے لوگوں کو اپنی عبادت پر لگایا تو لوگوں نے اس کی بات مان لی۔ جبکہ بنی اسرائیل لوگوں کو اس کی عبادت سے منع کرتے تھے۔ کیونکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے تھے۔ اس بات پر فرعون بنی اسرائیل سے سخت ناراض ہو گیا۔

۵۔ بچوں کو ذبح کرنا: ایک قبطی (فرعون کے قبیلہ سے) کاہن فرعون سے کہنے لگا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تمہاری سلطنت کو ختم کر دے گا۔ یہ بات سن کر فرعون تو پاگل ہو گیا۔ اس نے پولیس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچے کو قتل کر دیا جائے۔

اس کا خیال تھا کہ وہ تو لوگوں کا رب ہے۔ اسے ہر طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہے ذبح کر دے اور جسے چاہے زندہ رہنے کا حق دے دے۔ جس طرح بکریوں کا مالک جس بکری کو چاہے ذبح کر دے اور جس کو چاہے چھوڑ دے۔

فرعون کا یہ حکم سنتے ہی پولیس پورے مصر میں پھیل گئی۔ وہ اس تلاش میں رہتے کہ کہیں بنی اسرائیل میں بچہ پیدا ہو اور وہ اسے اس طرح ذبح کر دیں جس طرح بھیڑ بکری کو ذبح کیا جاتا ہے۔

بھیڑیوں کو تو جنگلوں میں رہنے کا حق حاصل تھا۔ شہر میں بچھو اور سانپ تو رہ سکتے تھے' ان کی زندگی پر کسی کو بھی اعتراض نہیں تھا۔ لیکن بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے کسی ایک بچے کو بھی زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ ہزاروں بچے اپنے ماں باپ کے سامنے ذبح کر دیئے گئے۔ جس دن بنی اسرائیل کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو جاتا وہ دن ان کے لئے بڑی تکلیف کا باعث بنتا۔ وہ آہ و پکار کا دن ہوتا۔ جس دن کوئی بچہ پیدا ہوتا' وہ بنی اسرائیل کے لئے تعزیت اور افسوس کا دن ہوتا۔

جس طرح عید الاضحیٰ کے دن بہت سے جانور ذبح کر دیئے جاتے ہیں' اسی طرح ایک دن میں سینکڑوں بچے ذبح کر دیئے جاتے۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (القصص۔۴)	"یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان کے ایک فرقہ کو کمزور بنا رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا' بیشک وہ فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

۱۔ موسیٰ علیہ السلام کی ولادت: اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں' وہ جو چاہتے ہیں ہو جاتا ہے۔ فرعون جس خوف کی بناء پر ہزاروں بچے ذبح کروا چکا تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ اس کی حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔ وہ بنی اسرائیل کے کسی ایک بچے کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا' اس قادر مطلق نے اس بچے کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا۔ جس بچے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی حکومت کے خاتمے اور بنی اسرائیل کی نجات کا فیصلہ فرمایا تھا' وہ بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ وہی بچہ پیدا ہوتا ہے جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو لوگوں کی عبادت سے ہٹا کر اللہ کی عبادت پر لگایا اور لوگوں کو اندھیروں سے نکل کر روشنی پر لگانے کا انتظام فرمایا۔ فرعون اور اس کی فوج کی تمام تدبیروں کو ناکام بناتے ہوئے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں بلکہ تین ماہ تک فوج کی اتنی سخت چیکنگ اور پہرہ کے باوجود اپنی ماں کے پاس رہتے ہیں۔

۲۔ دریائے نیل کی لہروں پر: موسیٰ علیہ السلام کی ماں اپنے خوبصورت بچے کی وجہ سے خوفزدہ تھیں۔ انہیں بچے کا ڈر کیوں نہ ہوتا؟ بچوں کے دشمن تو گھات میں تھے۔ انہیں ڈر کیوں نہ ہوتا؟ پولیس والوں نے تو بیسیوں بچوں کو ماؤں کی گودوں سے اُچک لیا تھا۔

بیچاری ماں اب کیا کرتی؟ وہ اپنے اس خوبصورت بچے کو ایسی پولیس سے کہاں چھپاتی جن کی آنکھیں کوے جیسی اور سونگھنے کی قوت چیونٹی جیسی تھی۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اس بیچاری ماں کی مدد کی اور انہیں الہام فرمایا کہ وہ بچے کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دیں۔

اللہ اکبر (کلمہ تعجب) رحم دل ماں کس طرح اپنے جگر گوشہ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیتی؟ صندوق میں بچے کو دودھ کون پلائے گا؟ وہ اس میں سانس کیسے لے گا؟ یہ تمام چیزیں ماں کی مامتا کو پریشان کر دیتیں لیکن انہوں نے اللہ پر توکل کیا اور اللہ کی وحی پر اعتماد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے بچے کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا۔

بچے کے لئے اس صندوق سے بڑھ کر محفوظ کوئی گھر نہیں تھا۔ ہر جگہ پولیس موجود تھی اور بچوں کے دشمن ان کی گھات میں تھے۔ پولیس کی آنکھیں کوے جیسی تھیں اور چیونٹی جیسی سونگھنے کی صلاحیت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیچاری ماں نے اپنے خوبصورت بچے کو صندوق میں بند کیا اور دریا میں ڈال دیا۔

اس موقع پر ایک دفعہ تو مہربان ماں سے بے صبری کا مظاہرہ ہوا لیکن پھر فوراً ہی صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

"ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا' ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے رسولوں میں بنانے والے ہیں۔" (القصص۔۷)

۳۔ فرعون کے محل میں: دریائے نیل کے کنارے فرعون کے محلات تھے۔ وہ کبھی ایک محل میں رہتا اور کبھی دوسرے میں اور دریا کے کنارے سیرو تفریح کرتا۔ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے قدموں تلے بہتی ہوئی نہر کو بھی دیکھا۔ فرعون اور اس کی بیوی جو بہتے دریا سے لطف اندوز ہو رہے تھے' انہوں نے اچانک دیکھا کہ دریا کی موجیں ایک صندوق کو اٹھائے ہوئے ہیں اور ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ صندوق ان کی طرف بڑھ رہا ہو۔

فرعون کی بیوی نے کہا میرے آقا کیا آپ وہ صندوق دیکھ رہے ہیں؟

اس نے جواب دیا کون سا صندوق؟ وہ تو ایک لکڑی ہے جو کہیں دریا میں گر گئی ہو گی۔

بیوی نے کہا نہیں جناب وہ صندوق ہی ہے۔ اسی اثنا میں صندوق قریب آجاتا ہے اور پھر سبھی کہنے لگتے ہیں کہ یہ صندوق ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نے اپنے ایک نوکر سے کہا کہ تم یہ صندوق نکال کر لاؤ۔ حکم سنتے ہی خادم وہ صندوق نکال لاتا ہے۔ جب صندوق کھولا گیا تو سب یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اس میں ایک خوبصورت بچہ ہے جو مسکرا رہا ہے۔

یہ منظر دیکھ کر تمام لوگ اور فرعون حیران ہو گئے کہ یہ بچہ کہاں سے آگیا۔ سب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض تو کہنے لگے کہ یہ اسرائیلی بچہ ہے' اس لئے اسے قتل کر دینا چاہئے۔ بادشاہ کی بیوی نے جب بچے کو دیکھا تو اس کے دل میں بچے کی محبت پیدا ہو گئی۔ اس نے اِسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا اور بادشاہ سے سفارش کی :

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا۔ (القصص۔۹)

"اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' تم اسے قتل نہ کرو' ہو سکتا ہے کہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اِسے اپنا بیٹا بنا لیں"

اس طریقہ سے موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پہنچتے ہیں۔ وہ فرعون اور اس کی فوج کی مرضی کے خلاف (نہ چاہنے کے باوجود) زندہ بچ جاتے ہیں۔ فرعونی فوج اتنی مستعد اور ہوشیار ہونے کے باوجود اس اسرائیلی بچے کو حاصل نہ کر سکی۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ فرعون (بچوں کا دشمن) ہی اس بچے کی پرورش کرے جس کے ذریعے اس کی حکومت بھی جاتی رہے۔ بیچارہ فرعون' ہامان اور اس کی فوج موسیٰ علیہ السلام کے بارے غلط فیصلہ کر بیٹھے۔

فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ۝ (القصص۔۸)

"موسیٰ بن عمران کو آل فرعون نے اٹھا لیا تاکہ وہ اُن کا دشمن اور باعث افسوس بنے' بیشک فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کا لشکر غلطی پر تھے۔"

۴۔ بچے (موسیٰ) کو دودھ کون پلائے گا؟: بچہ جو کہ خوبصورت تھا وہ تو محل کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک کھلونا بن گیا کیونکہ ملکہ اسے بہت پسند کرتی تھی۔ اس لئے ہر ایک اس بچے کو اٹھاتا' پیار کرتا اور اس کی تعریف کرتا۔ محل کی شہزادیاں اور خلام اس بچے سے پیار کیوں نہ کرتے؟ وہ تو سب اسے اٹھاتے' اسے بوسہ دیتے۔ وہ بچہ اتنا خوبصورت تھا کہ جو بھی اسے دیکھتا وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہتا۔

ملکہ نے بہت سی دودھ پلانے والیوں کو بلایا۔ وہ جو بھی آتی بچے کو اٹھاتی تو وہ رونا شروع کر دیتا اور دودھ پینے سے انکار کر دیتا۔ سب کہتے یہ عجیب معاملہ ہے' بچہ دودھ کیوں نہیں پیتا اور روئے جا رہا ہے۔ سب نے اپنی اپنی کوشش کی کہ وہ بچے کو دودھ پلائے تاکہ ملکہ اس سے خوش ہو کر انعام و اکرام سے نوازے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کا دودھ اس بچے پر حرام کر دیا

یہ بچہ تو محل میں ایک عجیب چیز بن گیا۔ اس کے متعلق باتیں ہونے لگیں۔ کیا آپ نے اس نئے بچے کو دیکھا ہے؟ جی ہاں میں نے اسے دیکھا ہے' بہت خوبصورت بچہ ہے۔ لیکن عام بچوں جیسا نہیں' وہ دودھ نہیں پیتا۔ جب بھی اسے کوئی دودھ پلانے کے لئے اٹھاتی ہے وہ رونا شروع کر دیتا ہے اور دودھ نہیں پیتا۔ یہ بیچارہ کیسے زندہ رہے گا؟ وہ تو مر جائے گا۔ جی ہاں اس نے کئی روز سے دودھ نہیں پیا۔

۵۔ **موسیٰ اپنی ماں کی گود میں:** نرم دل ماں نے موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہا: میری بیٹی جاؤ اور اپنے بھائی کو دیکھو شائد وہ زندہ ہی ہو۔ کیونکہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ بچے کو میرے پاس لوٹائے گا اور وہ اس کی حفاظت بھی کرے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن اپنے بھائی کی تلاش میں نکلتی ہیں۔ اس نے ایک خوبصورت بچے کے متعلق لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا جو کہ محل میں رہتا ہے۔

یہ سیدہ گئیں اور محل میں عورتوں کی باتیں سننے لگیں۔

ملکہ نے "آسوان" سے جس دودھ پلانے والی کو بلایا تھا وہ آگئی ہے؟

جی ہاں وہ آئی ہے لیکن اس دفعہ بھی بچے نے دودھ نہیں پیا۔

باسلام (کلمہ تعجب) یہ کیسا بچہ ہے؟ شاید یہ چھٹی عورت ہے جسے ملکہ نے دودھ پلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے آزمایا ہے۔

جی ہاں اور انہوں نے کہا یہ تو بہت صاف ستھری دودھ پلانے والی ہے۔ ہر ایک کوشش کر کے اسی سے دودھ پلواتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے یہ سب سن کر بڑے ادب سے کہا: شہر میں ایک عورت کے متعلق میں جانتی ہوں جس کا دودھ یہ ضرور پی لے گا۔

ایک عورت نے کہا: میں اس بات کی تصدیق نہیں کرتی۔ ہم اس سے پہلے چھ آزما چکے ہیں۔ لیکن اس بچے نے کسی ایک کا بھی دودھ نہیں پیا۔

دوسری نے کہا: ساتویں آزمانے سے ہمیں کیا فرق پڑے گا؟

ملکہ کو جب یہ خبر پہنچتی ہے تو وہ بچی کو اپنے پاس بلا کر کہتی ہے جاؤ اور اس عورت کو لے آؤ' موسیٰ کی والدہ تشریف لے آتی ہیں تو محل کی خادمہ موسیٰ کو پیش کر دیتی ہیں۔ بچہ عورت سے چمٹ جاتا ہے اور دودھ پینا شروع کر دیتا ہے جیسے کہ ان میں معاہدہ تھا اور وہ بچہ اس کا دودھ کیوں نہ پیتا' وہ تو اس کی نرم دل ماں تھیں اور وہ ویسے بھی تین دن سے بھوکا تھا۔ ملکہ اور محل والوں کو بہت تعجب ہوا بلکہ فرعون کو شک پیدا ہو گیا اور کہنے لگا بچے نے اس عورت کا دودھ کیوں پیا ہے؟ کیا یہ اس کی ماں ہے؟

موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے کہا: میرے آقا میں پاک خاتون ہوں اور میری مہک بھی بہت اچھی ہے اس لئے ہر بچہ مجھ سے دودھ پی لیتا ہے۔

یہ جواب سن کر فرعون خاموش ہو گیا اور اس کا راشن اور خرچ وغیرہ جاری کر دیا۔

موسیٰ کی والدہ بچے کو گود میں لئے واپس آ گئیں۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (القصص۔۱۳)	"ہم نے اُس کو اُس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے اور غم نہ کرے اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ **فرعون کے محل کی طرف واپسی:** موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے مدت رضاعت مکمل کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو محل میں لوٹا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ کے محل میں شاہزادوں کی طرح پرورش پائی۔ اس طرح ان کے دل سے بادشاہوں اور مالداروں کا خوف جاتا رہا۔

آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فرعون اور اس کے اہل و عیال کس طرح عیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں جبکہ بنی اسرائیل بھوکے پیاسے رہ کر کٹھن دن بسر کر رہے تھے۔ فرعون کے جانور تک پیٹ بھر کے سوتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام صبح و شام بنی اسرائیل کی حق تلفی دیکھتے لیکن بے بسی کی وجہ سے خاموش رہتے۔ لیکن وہ دل ہی دل میں کڑھتے رہتے اور ان کی یہ کیفیت کیوں نہ ہوتی؟ وہ اپنے خاندان اور پوری قوم کی توہین کیسے برداشت کر سکتے تھے وہ تو انبیاء اور شرفاء کی اولاد میں سے تھے۔

بنی اسرائیل کے ساتھ یہ ذلت آمیز سلوک صرف اس لئے کیا جا رہا تھا کہ وہ قبطی نہیں ہیں یا وہ کنعان سے ہیں۔ یہ تو کوئی اتنا بڑا جرم نہیں ہے۔ یہ تو کوئی نقص یا عیب نہیں ہے۔

۷۔ **فیصلہ کن مُکّہ:** اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جوانی اور قوت کے عالم میں علم و حکمت سے نوازا۔ باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ بھی ظالموں پر ناراض ہوتے اور انہیں ناپسند فرماتے تھے جبکہ مظلوموں' بے بسوں اور ناتوانوں سے محبت کرتے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ فرعون کے شہر میں داخل ہوئے' ہر طرف لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف تھے جبکہ دو آدمی لڑ رہے تھے' ان میں سے ایک بنی اسرائیل سے تھا اور ایک ان کے دشمن قبطی قبیلہ سے تھا' اسرائیلی نے مدد کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی اور ساتھ ہی قبطی کی شکایت کی۔

موسیٰ علیہ السلام غصہ میں آگئے اور قبطی کو مُکّہ مارا جس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ قبطی کے مرنے سے موسیٰ علیہ السلام کو بہت ندامت ہوئی اور کہنے لگے یہ تو شیطانی فعل ہے۔ آپ نے اللہ کی طرف رجوع فرمایا اور تمام انبیاء علیہم السلام اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ فرمایا:

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ○ "یہ تو شیطانی حرکت ہے' بیشک وہ گمراہ کرنے والا واضح دشمن ہے۔" (القصص-۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی توبہ قبول کی کیونکہ وہ قبطی کو مارنا نہیں چاہتے تھے بلکہ آپ نے تو ایک مُکّہ مارا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام فرمایا اور مجھے بخش دیا ﴿فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ۝﴾ "میں آئندہ مجرموں کی مدد نہیں کروں گا۔" (القصص-۱۷) آپ نے پوری رات خوف میں گزاری' اس انتظار میں تھے کہ فرعونی سپاہی جو کہ بہت ہی مستعد ہیں کب آکر انہیں گرفتار کر کے جابر بادشاہ کے پاس لے جائیں گے۔

پولیس نے دیکھا کہ فرعون کے خادموں میں سے ایک قبطی قتل ہوا پڑا ہے۔ انہوں نے قاتل کا سراغ لگانے کی پوری کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ چونکہ موسیٰ علیہ السلام اور اسرائیلی کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا کہ قاتل کون ہے؟ اس لئے پولیس سراغ لگانے میں ناکام رہی۔

صبح ہوئی تو پورے شہر میں اس قتل کا چرچا تھا۔ ہر شخص اس بارے بات کر رہا تھا لیکن قاتل کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں تھا۔ فرعون غصہ میں آگیا اور اس نے پولیس کو حکم دیا کہ ہر حالت میں قاتل کا سراغ لگایا جائے۔

۸۔ **راز کا فاش ہونا:** دوسرے دن بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسی اسرائیلی کو دوسرے قبطی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا۔ اسرائیلی نے ذرا بھی حیا نہ کی بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے مدد کی درخواست کی۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم بہت ہی بے حیا آدمی ہو' تم نے لڑائی جھگڑے کو معمول بنا لیا ہے' تم تو لڑتے رہو گے اور مدد کے لئے پکارتے رہو گے' میں تمہاری مدد نہیں کروں گا' کیونکہ ﴿اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ﴾ "تم تو بہت ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہو۔" (القصص-۱۸)

موسیٰ علیہ السلام قبطی کو سمجھانے کے لئے تھوڑا سا آگے بڑھے۔ اسرائیلی نے محسوس کیا کہ موسیٰ علیہ السلام غصہ میں ہیں' انہوں نے مجھے ملامت کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے بھی اس قبطی کی طرح ماریں اور میرا بھی کام تمام ہو جائے۔ وہ کہنے لگا:

قَالَ يٰمُوْسٰى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ "اُس نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) جس طرح تم نے کل كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ ایک آدمی کو قتل کیا تھا' اسی طرح آج مجھے بھی قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (القصص-۱۹) کرنا چاہتے ہو؟ تم تو زمین پر غلبہ چاہتے ہو اور اصلاح کرنا تمہارا مشن معلوم نہیں ہوتا۔"

یہ بات سنتے ہی قبطی نے جان لیا کہ گذشتہ کل بھی موسیٰ نے ہی قتل کیا ہے۔ وہ فوراً پولیس کے پاس گیا اور بتایا کہ جس قاتل کی آپ کو تلاش ہے وہ موسیٰ ہیں۔ فرعون بھی یہ خبر سنتے ہی غصے میں آگیا اور کہنے لگا کیا یہ وہی آدمی ہے جس نے محل میں پرورش پائی اور شاہی خرچے پر رضاعت (دودھ پینا) مکمل کی؟

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی پولیس کی شرارتوں سے بچانے کا فیصلہ فرمایا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام قبطی کو قتل کرنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے تو ایک مُکّہ مارا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ لیکن فرعون اور اس کی پولیس اس بات کو نہیں مانتے تھے اور آپ کا کوئی بھی عذر قبول نہیں کرتے تھے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ فرعون کی بادشاہت' بنی اسرائیل کی نجات اور لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت پر لگانے کا فریضہ موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ہو۔ اگر موسیٰ علیہ السلام ظالم پولیس کے ہاتھ آجاتے تو یہ تمام پروگرام کیسے پایہ تکمیل تک پہنچتے۔ دوسری طرف فرعون اور اس کی پارلیمنٹ آپس میں مشورہ کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اس مجلس شوریٰ میں موسیٰ علیہ السلام کا ایک خیر خواہ بھی موجود تھا' اس نے یہ تمام رپورٹ آپ کو دی کہ آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا ہے اور کہا کہ :

اُخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ "آپ یہاں سے چلے جائیں' میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ پھر آپ وہاں سے خوف کے عالم میں نکلے اور کہنے لگے میرے پروردگار مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔" (القصص-۲۱'۲۲)

۹۔ مصر سے مَدْیَن کی طرف: پورے مصر پر فرعون کی بادشاہت تھی۔ موسیٰ علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے تو کہاں جاتے؟ جبکہ پولیس پوری مستعدی کے ساتھ آپ کی گھات میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام (وحی) کیا کہ آپ مدین چلے جائیں جو عربی ملک ہے۔ جہاں فرعون کی دسترس نہیں۔ ویسے بھی مدین ایک بستی ہے جہاں مصر کی شہریت نہیں۔ نہ ہی وہاں مصر کے محل اور بازار ہیں۔ لیکن ایک بات ہے کہ وہ باسعادت شہر ہے جو فرعون سے دور ایک آزاد ریاست ہے' جہاں اس کا کوئی حکم نہیں چلتا۔

دیہاتی زندگی جہاں آزادی اور عدل و انصاف ہو' اس شہری زندگی سے بہتر ہے جہاں غلامی اور ذلت ہو۔ وہاں ہر شخص امن و سکون سے رہتا ہے' کسی پر فرعون کا رعب و دبدبہ یا ڈر خوف نہیں۔ وہاں فرعون کی پولیس کا ڈر ہے نہ ہی وہاں بیٹے ذبح کئے جاتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا ارادہ فرمایا۔ آپ مصر سے خوف کے عالم میں نکلے اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے کہ ان کا کوئی پیچھا تو نہیں کر رہا۔ لیکن پولیس والے ان سے بے خبر تھے۔ آپ اللہ کا نام لے کر اس سے دعا کرتے ہوئے اور مدد مانگتے ہوئے نکلے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ (القصص۔۲۲)	"آپ مدین کی جانب روانہ ہونے لگے' تو فرمانے لگے قریب ہے کہ میرا پروردگار مجھے صحیح سمت کی راہنمائی فرما دے۔"

۱۰۔ **مَدْيَن میں:** موسیٰ علیہ السلام مدین پہنچ جاتے ہیں لیکن وہاں وہ کسی کو جانتے ہیں نہ انہیں کوئی جانتا ہے۔ ان حالات میں وہ رات کہاں گزارتے؟ انہیں کون پناہ دیتا؟ آپ پریشان تھے لیکن انہیں اتنا یقین ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کریں گے۔

وہاں ایک کنواں تھا جہاں سے لوگ اپنی بھیڑ بکریوں کو پانی پلاتے تھے۔ آپ نے دو عورتوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی بکریوں کو روک رکھا ہے اور اس انتظار میں ہیں کہ لوگ اپنی بکریوں کو پانی پلا لیں پھر وہ پلائیں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے یہ منظر دیکھا۔ آپ چونکہ نرم تھے' اس لئے آپ نے ان سے پوچھا آپ پانی کیوں نہیں پلاتیں؟ ان دونوں نے کہا جب تک باقی لوگ پانی نہ پلا لیں' اس وقت تک ہم بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں۔ کیونکہ وہ طاقتور ہیں اور ہم کمزور' وہ مرد ہیں اور ہم عورتیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا انہوں نے جان لیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان سے سوال کر رہے ہیں کہ آپ کے گھر سے کوئی مرد کیوں نہیں پلانے آتا؟ انہوں نے خود ہی پہل کرتے ہوئے کہا وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ "ہمارا باپ بوڑھا آدمی ہے۔"

موسیٰ علیہ السلام چونکہ نرم دل تھے' اس لئے آپ نے ان دونوں کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور وہ چلی گئیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام کہاں جاتے؟ وہ رات کہاں گزارتے اور کہاں پناہ حاصل کرتے؟ کیونکہ وہ کسی کو جانتے ہیں نہ انہیں کوئی جانتا ہے۔

ثُمَّ تَوَلّٰی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ (القصص۔۲۴)

"آپ سائے تلے جا بیٹھے پھر کہنے لگے اے پروردگار تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔"

۱۱۔ شَیْخ کَبِیْر کا بُلاوا: معمول کے خلاف جب دونوں بچیاں وقت سے پہلے ہی گھر پہنچیں تو ان کے والد کو تعجب ہوا اور ان سے اس کا سبب معلوم کرنے کے لئے سوال کیا کہ میری بیٹیو آج تم کیسے جلدی جلدی وقت سے پہلے ہی گھر آگئی ہو؟ صاحبزادیوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آج ایک نیک آدمی بھیج دیا تھا جس نے پانی پلا دیا۔

یہ جواب سن کر والد کو تعجب ہوا اور فوراً پہچان لیا کہ یہ کوئی مسافر اور اجنبی آدمی ہے۔ کیونکہ بستی والوں میں سے تو آج تک کسی نے ان بچیوں پر رحم نہیں کھایا۔ پھر پوچھا کہ آپ نے اس آدمی کو کہاں چھوڑا ہے؟ دونوں بیٹیوں نے جواب دیا کہ ہم نے اسے اسی جگہ چھوڑا ہے۔ وہ تو اجنبی آدمی ہے' اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

شیخ نے جواب دیا آپ نے اچھا نہیں کیا۔ وہ تو مسافر آدمی ہے' اس نے ہم پر احسان کیا ہے۔ اس کا تو شہر میں کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔ وہ بیچارہ رات کہاں بسر کرے گا؟ اس کی مہمان نوازی کا ہم پر حق ہے اور وہ ہمارے حسن سلوک کا بھی حق رکھتا ہے۔ اب تم میں سے ایک جائے اور اسے ساتھ لے آئے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی "پس آئی اُن دونوں (عورتوں) میں سے ایک (موسیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا۔ (القصص-۲۵)
علیہ السلام کی طرف) شرم و حیاء سے چلتی ہوئی' کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں' تاکہ آپ کو اُجرت دیں جو پانی پلایا آپ نے (ہمارے جانوروں کو) ہمارے لیے۔"

موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول فرما لیا ہے اور ان کے ٹھکانے کا بندوبست فرما دیا ہے۔ اس لئے آپ نے جانے سے انکار نہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام اس عورت کے آگے آگے چلنے لگے تاکہ آپ کی نظر اس پر نہ پڑے اور آپ وقار کے ساتھ چلتے گئے۔ آپ جب شیخ کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ سے ان کے نام' وطن اور حالات کے متعلق پوچھا۔

موسیٰ علیہ السلام نے پورا واقعہ ان کو بتا دیا۔ شیخ نے یہ پورا قصہ بڑے صبر و تحمل اور توجہ سے سنا۔ جب یہ قصہ ختم ہوا تو :

قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ (القصص-۲۵)
"کہا (شعیب علیہ السلام نے) اب ڈرو نہیں' تو ظالم قوم سے نجات پا گیا ہے۔"

۱۲۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شادی: موسیٰ علیہ السلام ان کے ہاں معزز مہمان کے طور پر ٹھہرے بلکہ ان سے پیارے بیٹے جیسا مقام حاصل کر لیا۔ ایک دن اُن کی ایک صاحبزادی نے شرح صدر اور پاکیزہ انداز میں اپنے والد محترم سے کہا :

يٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ○ (القصص-۲۶)
"ابا جان آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے کیونکہ جنہیں آپ اُجرت پر رکھیں اُن میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔"

شیخ نے پوچھا کہ اے بیٹی آپ کو اس کی قوت اور امانت کا کیسے علم ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ قوت کا اندازہ اس سے ہوا کہ کنویں کا ڈھکنا ایک جماعت مل کر اٹھاتی ہے جبکہ وہی ڈھکنا اس نے اکیلے ہی اٹھا لیا۔ امانت کا اندازہ اس سے لگا لیں کہ یہ پورا راستہ میرے آگے آگے چلے ہیں لیکن اس پورے سفر میں میری طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ اس لئے مزدور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ان دونوں شرطوں کا ہونا ضروری ہے کہ وہ قوی اور امین ہو۔ کیونکہ مزدور اگر طاقتور نہیں ہو گا تو وہ کام میں کمزور ہو گا اور اگر امانتدار نہیں ہو گا تو پھر خائن کی قوت کا کیا فائدہ۔

اس صاحبزادی کی یہ بات شیخ کے دل میں گھر کر گئی۔ ساتھ ہی انہوں نے والد اور عقلمند بزرگ کی حیثیت سے اس مسئلہ پر توجہ دی اور غور و فکر کیا۔ آپ نے دل میں سوچا کہ اس نوجوان سے زیادہ حقدار کوئی نہیں کہ میں اسے اپنا داماد بنا لوں۔ دنیا میں اس نوجوان سے بہتر کہاں ملے گا؟ البتہ مَدْیَن میں اس سے زیادہ لائق بچہ کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شائد اسی لئے اس نوجوان کو میری طرف بھیجا ہے کہ وہ میرا داماد اور معاون بنے۔

آپ نے بڑے وقار' شفقت اور حکمت سے کہا :

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ۔ (القصص-۲۷)

"میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں' اس مہر پر کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔"

بس یہی حقِ مہر ہے لیکن آٹھ سال کی مدت پوری کرنا ضروری ہے۔

فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ٥ (القصص-۲۷)

"پس اگر آپ دس سال مکمل کر دیں تو آپ کی مرضی ہے' میں آپ پر زبردستی نہیں کروں گا اور آپ ان شاء اللہ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔"

شیخ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ نوجوان اس کی بیٹی کو نہ لے جائے اور پھر وہ اکیلے ہی رہ جائیں۔ آپ نے اس نوجوان کو آزمانا چاہا تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے شیخ کے معاہدہ کو قبول کر لیا اور وہ سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی طرف سے سب کچھ ہو رہا ہے اور وہی اس میں برکت فرمائے گا۔ کیونکہ اسی ذات نے تو مجھے مدین کی طرف بھیجا اور پھر شیخ تک پہنچا دیا اور ان کے دل میں الفت و محبت ڈال دی۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ) "یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہو گئی۔" لیکن موسیٰ علیہ السلام نے دونوں مدتوں میں سے ایک کو پورا کرنے کا اختیار حاصل کرنے کے لئے اب:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال کا اظہار فرمایا کہ :

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○ (القصص۔۲۸)

"میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو، ہم یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ اور کارساز ہے۔"

۱۳۔ مصر کی جانب روانگی: فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ "جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کرلی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے" تو شیخ کو الوداع کیا اور شیخ نے آپ کو الوداع کرتے ہوئے کہا میرے بیٹے اللہ تعالیٰ برکت دے اور میری بیٹی اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔

موسیٰ علیہ السلام یخ ٹھنڈی اور اندھیری رات میں اپنی بیوی کو لے کر چلے لیکن سفر چونکہ صحرائی تھا' اس لئے وہاں آگ کہاں سے ملتی؟ جب آگ نہ ملی تو وہ کیا کرتے' کس چیز کو تاپ کر حرارت حاصل کرتے؟ اور کوئی روشنی بھی نہ ملی کہ انہیں راہ مل جاتا؟ وہ دونوں چل دیئے اور موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں رہے۔

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ○ (طہ۔۱۰)

"جس وقت آپ نے آگ دیکھی' اپنی بیوی سے کہا کہ تم کچھ دیر کے لیے یہیں ٹھہرو' میں نے روشنی (آگ) دیکھی' بہت ممکن ہے کہ میں اُس کا کوئی انگارا لاؤں یا آگ کی روشنی میں راستہ دیکھوں۔"

موسیٰ علیہ السلام خوشی خوشی آگ کی طرف چل دیئے۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○

"جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اُتار دے' کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔" (طہ۔۱۱'۱۲)

وہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا :

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

"میں نے تجھے پسند کرلیا ہے' اب جو وحی کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُوْحٰى ○ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ○ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ۔ (طٰہٰ۔ ۱۴ تا ۱۶)	اسے کان لگا کر سن۔ بیشک میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں' پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔ یقیناً قیامت آنے والی ہے۔"

موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جسے آپ اپنے پاس ہی رکھتے اور اس سے مختلف کام لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ○ "تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟" (طٰہٰ۔ ۱۷) جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے اس لاٹھی کے فائدے گنوانے شروع کر دیئے اور بڑی تفصیل سے بات کی تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طویل بات چیت ہو سکے۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ○ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ○ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ○ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ○ (طٰہٰ۔ ۱۸ تا ۲۱)	"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔ فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اے موسیٰ! اسے (نیچے) پھینک دے۔ پس جب اس کو پھینکا (تو) وہ اسی وقت ہی سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اسے پکڑ لے اور نہ ڈر' ہم اسے اس کی پہلی ہی صورت میں واپس لے آئیں گے۔"

موسیٰ علیہ السلام کو جو دوسرا معجزہ دیا گیا وہ چمکتا ہوا سفید ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ○ (طٰہٰ۔ ۲۲)	"اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لے تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن بغیر کسی عیب اور روگ کے' یہ دوسری نشانی (معجزہ) ہے۔"

۴ـ اللہ تعالیٰ کا حکم' کہ سرکش فرعون کے پاس جاؤ: ان تمام امور کے بعد اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کام کو شروع کرنے کا حکم دیا جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا۔ (اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ) "بیشک فرعون نے زمین پر غلبہ حاصل کر رکھا ہے۔" (القصص۔۴) جس کی وجہ سے زمین پر فساد برپا کر رہا ہے۔ فرعون کی قوم نے اللہ کا انکار کیا اور انہوں نے اللہ کی زمین پر فساد برپا کیا' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند کرتے ہیں' نہ زمین پر فساد پسند کرتے ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کے پاس جائیں۔ اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ "کیونکہ وہ فاسق ہیں۔" (القصص۔۳۲) لیکن موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس کس طرح جاتے اور اس جابر کا سامنا کیسے کرتے؟ انہوں نے کل ہی تو ایک قبطی کو مار ڈالا تھا اور کل کو گزرے ہوئے کوئی زیادہ دیر بھی نہیں ہوئی۔ وہ جو مصر سے ڈرتے ہوئے اور پیچھے مڑمڑ کر دیکھتے ہوئے نکلے تھے جنہیں پولیس اور محل والے سبھی جانتے تھے' کس طرح فرعون کے پاس جاتے؟

قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ○ (القصص۔۳۳)

"آپ نے کہا میرے پروردگار میں نے اُن کا ایک آدمی قتل کیا ہے' مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر ڈالیں۔"

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زبان کی لکنت کا بھی ذکر کیا' ان تمام حالات سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف تھے' اللہ تعالیٰ یہی چاہتے تھے کہ اِن تمام حالات کے باوجود موسیٰ (علیہ السلام) فرعون کے پاس جائیں۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ○ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ

"جب تیرے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اُس ظالم قوم کے پاس جاؤ جو فرعون کی قوم ہے۔ فرعون کی قوم کیوں نہیں ڈرتی؟ کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) مجھے تو خوف ہے کہ وہ سب مجھے جھٹلا دیں گے۔ اور میرا سینہ تنگ ہے اور میری زبان میں بھی روانی نہیں' پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ○ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ○ قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ○ فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ○ (الشعراء۔ ۱۰ تا ۱۷)

ہارون (علیہ السلام) کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے کہا) کہ میرے ذمہ اُن کا ایک جرم بھی ہے' پس اندیشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بھی حالات ہیں آپ دونوں ہماری آیات لے کر جائیں' ہم تمہارے ساتھ ہیں جو تم کہو گے ہم سنتے ہیں۔ پس وہ دونوں فرعون کے پاس آئے اور اسے کہنے لگے' ہم اُس رب کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردو۔"

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ فرعون کے ساتھ نرمی سے بات کریں' بیشک اللہ تعالیٰ ایک حد تک اپنے دشمنوں سے بھی نرمی پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اُس نے بڑی سرکشی کی ہے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی○ (طٰہٰ۔ ۴۴)

"اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شائد وہ سمجھ جائے یا ڈر جائے۔"

۱۵۔ موسیٰ و ہارون علیہما السلام فرعون کے سامنے: موسیٰ اور ہارون علیہم السلام دونوں فرعون کے پاس آکر اس کی مجلس میں کھڑے ہو کر اسے اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اس دعوت کو سن کر وہ جابر شخص بہت غصے میں آگیا اور تکبر و غرور میں کہنے لگا۔ موسیٰ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میری مجلس میں کھڑے ہو کر مجھے وعظ و نصیحت کر رہے ہو؟ کیا تم وہی غلام (بچے) نہیں ہو جسے ہم نے سمندر سے اُٹھایا تھا؟ ساتھ ہی یہ کہنے لگا :

اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ○ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ○

"کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تم نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہمارے ہاں نہیں گزارے؟ اور تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں سے ہے۔" (الشعراء۔ ۱۸'۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرعون کے اِس طعن پر موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا نہ جھوٹ بولا اور انکار کیا نہ کوئی عذر پیش کیا' بلکہ بڑے جوش اور وقار کے ساتھ جواب دیا :

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

"میں نے اُس کام کو اُس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔ پھر میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے رسولوں میں سے کر دیا۔"

(الشعراء۔ ۲۰'۲۱)

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے احسان جتلانے پر جواب دیا: اے فرعون تو مجھے میری پرورش کرنے کا احسان جتلاتا ہے لیکن تو ان حالات کو نہیں دیکھتا جن کی وجہ سے میں تیرے پاس پہنچا اور تو نے میری پرورش کی؟ اگر تو بچوں کو قتل کرنے کا حکم نہ دیتا تو میری ماں مجھے "نیل" میں نہ ڈالتی اور نہ میں تیرے ہاتھ آتا۔

کیا اتنے بچوں کو قتل کرنے کے بعد تو میری اُس پرورش کرنے کو احسان شمار کرتا ہے؟ تو نے تو میری قوم کے ساتھ ہر لحاظ سے گدھوں اور حیوانوں جیسا سلوک کیا ہے' تو اُنہیں کتوں کی طرح جھڑکتا تھا اور انہیں بہت تکلیف دہ عذاب پہنچاتا تھا' ان حالات میں اگر تو نے اُن کے ایک بچے کی پرورش کی ہے تو یہ کون سی بڑی بات ہے اور یہ تربیت اور پرورش والا واقعہ بھی غلطی اور جہالت سے ہوا ہے۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ ○

"اور مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے جسے تو جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔"

(الشعراء۔ ۲۲)

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت : فرعون لاجواب ہو گیا۔ اس نے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کہا' وہ رب العالمین کون ہے جس کے بارے میں آپ سے سنتا رہتا ہوں؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ "کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) آسمان و زمین اور اِن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○ درمیان جو کچھ ہے' سب کا پروردگار (اللہ تعالیٰ) ہے
(الشعراء۔۲۴) اگر تم یقین کرتے ہو۔"

اس جواب پر فرعون غصے میں آگیا اور اس نے اہل مجلس کو غصہ دلانے کے لئے اور انہیں تعجب دلانے کے لئے کہا:(لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ○) "کیا تم سن نہیں رہے ہو؟" (الشعراء۔۲۵)

اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بات ختم نہیں کی بلکہ فرعون کو دوسری مثال دی (قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ○) "کہا جو تمہارا اور تمہارے پہلے آباء و اجداد کا رب ہے۔" (الشعراء۔۲۶) اس بات پر فرعون کو مزید غصہ آیا اور آپے سے باہر ہو گیا۔ (قَالَ إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○) "کہا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے مجنون ہے۔" (الشعراء۔۲۷)

موسیٰ علیہ السلام نے بات کو جاری رکھتے ہوئے فرعون کو تیسری مثال دی۔ (قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○) "کہا میں اُس رب کی بات کرتا ہوں جو مشرق و مغرب اور جو کچھ اِن دونوں کے درمیان ہے' سب کا رب ہے اگر تم عقل رکھتے ہو۔" (الشعراء۔۲۸)

فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اِس کڑوے موضوع سے ہٹانے اور اپنے سرداروں کے غضب سے بچنے کا ارادہ کیا۔ (قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْأُوْلٰى) "کہا (فرعون نے) پہلی قوموں کا کیا حال ہوا ہے؟" (طہ۔۵۱)

فرعون نے اپنے دل میں پروگرام بنایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام نے پہلی قوموں کے بارے کہا کہ وہ حق پر تھے تو میں کہوں گا کہ وہ تو بتوں کو پوجتے تھے اور اگر آپ نے کہا کہ وہ گمراہی پر تھے تو اہل مجلس یہ جواب سن کر ناراض ہو جائیں گے کہ اِس نے ہمارے بڑوں کو برا بھلا کہا ہے۔

لیکن موسیٰ علیہ السلام فرعون سے کہیں زیادہ عقلمند تھے اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور (ہدایت) پر تھے۔ (قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ، لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ○) "کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) پہلی قوموں کا علم اللہ کے پاس کتاب میں موجود ہے' میرا رب نہ بے راہ ہے اور نہ بھولتا ہے۔" (طہ۔۵۲)

پھر موسیٰ علیہ السلام نے پروگرام بنایا کہ ایسی بات کہی جائے جہاں سے فرعون راہ فرار اختیار نہ کر سکے' فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ (طٰہٰ۔۵۳)

"وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے چلنے کے لئے راستے بنائے اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے۔"

یہ بات سن کر فرعون حیران و پریشان ہو گیا' اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے؟ وہ دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ سے بے قابو اور عاجز ہو گیا۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ○

"کہا (فرعون نے) اگر تو نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کروا دوں گا۔" (الشعراء۔۲۹)

۱۷۔ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات: فرعون جب بھی اپنے ترکش سے کوئی تیر پھینکتا تو اُس کے جواب کے لئے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے اپنا تیر پھینکتے۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ○ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ○ فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ○ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ○ (الشعراء۔۳۰ تا ۳۳)

"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) اگرچہ میں تیرے پاس کوئی ظاہر چیز لے آؤں (کیا پھر بھی تم نہیں مانو گے؟) اُس نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اُسے پیش کر۔ پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی ڈال دی' وہ اچانک واضح اژدھا بن گئی۔ اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اُسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔"

فرعون نے اپنی مجلس میں چہ میگوئیاں ہوتے دیکھیں تو "اپنی مجلس والوں سے کہا بیشک یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔" مجلس والوں نے بھی موافقت کی' "کہنے لگے یقیناً یہ واضح جادو ہے۔"

قَالَ مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ○ (یونس۔۷۷)

"کہا موسیٰ (علیہ السلام) نے کیا ایک حق بات جو تمہارے پاس آگئی ہے' اسے تم جادو کہتے ہو؟ سن رکھو! جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔"

فرعون نے دوسری چال چلی پس کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (یونس-۷۸)

"انہوں نے کہا تم دونوں ہمارے پاس اِس لئے آئے ہو کہ' ہمیں ہمارے آباء واجداد کے دین سے ہٹا کر زمین کی چودھراہٹ چاہتے ہو' ہم تم دونوں کو نہیں مانتے۔"

فرعون نے اپنے سرداران کو موسیٰ علیہ السلام سے خوفزدہ کرنے کا ارادہ کیا پس کہا:

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○ (الشعراء-۳۵)

"یہ تو اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری زمین (ملک) سے نکالنا چاہتے ہیں' پس تم کیا مشورہ دیتے ہو؟"

فرعون کی کابینہ اسے پوری مملکت کے جادوگروں کو جمع کرنے کا مشورہ دیتی ہے' تاکہ وہ جادوگر موسیٰ (علیہ السلام) کا مقابلہ کر سکیں' کابینہ کے مشورہ کے مطابق پورے مصر میں یہ اعلان کروا دیا جاتا ہے کہ جو بھی جادو جانتا ہے' وہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ اِس طرح ملک کے کونے کونے سے تمام جادوگر مقررہ دن میں جمع ہو جاتے ہیں۔

وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ○ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغَالِبِيْنَ ○

"اور لوگوں سے بھی کہا گیا کیا تم بھی اکٹھے ہو جاؤ گے۔ تاکہ ہم اتباع کریں جادوگروں کی اگر وہ غالب آجائیں؟" (الشعراء-۳۹-۴۰)

۱۸۔ میدان کی طرف روانگی: لوگ اپنے گھروں سے نکل کر فوج در فوج میدان کی طرف جا رہے ہیں۔ ان میں بچے' جوان' بوڑھے' مرد اور عورتیں سب کے سب شامل ہیں۔ گھروں میں صرف مریض ہی باقی رہ گئے ہیں۔ "مَطَرِيَّة" قصبہ میں ہر طرف جادو اور جادوگروں کے ناموں کا تذکرہ ہے۔ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں کہ اسوان کا بڑا جادوگر آگیا ہے؟ تو بتانے والا کہتا ہے کہ جی ہاں اقصر اور جیزہ بستیوں کے مشہور جادوگر آگئے ہیں۔ پھر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ آج کون غالب آئے گا؟ آج تو مصر کے جگر گوشے یہ دیکھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ کون غالب آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ اور ان کے بھائی ان جادوگروں پر کس طرح غالب آسکتے ہیں۔ انہوں نے جادو کہاں سے سیکھا ہے؟ یہ تو مصر کے شاہی محل میں رہے ہیں پھر وہاں سے ڈرتے ہوئے خوف کی حالت میں نکل کر مدین پہنچتے ہیں اور پھر وہاں کئی سال تک رہے ہیں۔ انہوں نے پھر جادو کہاں سے سیکھ لیا؟ کیا مصر میں جادو سیکھا؟ کہنے لگے نہیں۔ کیا مدین میں؟ پھر کہنے لگے ہم نے تو یہ سنا ہی نہیں کہ وہاں بھی یہ فن ہے۔

بنی اسرائیل بھی میدان میں مایوسی اور امید کے عالم میں حاضر ہوئے تھے۔ شاید ناامیدی غالب آجاتی۔ اللہ تعالیٰ عمران کے بیٹے پر رحم کرے گا اور بنی اسرائیل کی مدد کرے گا۔

دوسری طرف جادوگر بڑی ٹھاٹھ باٹھ اور فخریہ انداز میں میدان میں اترے۔ وہ رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس تھے اور انہوں نے لاٹھیاں اور رسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ وہ ہنستے اور مذاق اڑاتے ہوئے آرہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج تو فن کا مظاہرہ کیا جائے گا اور آج بادشاہ دیکھے گا کہ ہم کیا کرتے ہیں اور ہماری قوم بھی ہماری فضیلت دیکھ لے گی۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِيْنَ۝ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۝ (الشعراء۔۴۱،۴۲)

"جادوگر فرعون کے پاس آکر کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا کیوں نہیں! تم تو میرے خاص مقرب بن جاؤ گے۔"

بادشاہوں کا سب سے بڑا تحفہ اور انعام یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو جائے۔ ایسے انعام و اکرام سے ہی تو بڑے بڑے ناموروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور اسی طرح ہی بہت سے بہادروں کو شکار کیا جاتا ہے۔ جادوگر فرعون کے اس وعدہ سے بہت خوش ہوئے۔

۱۹۔ حق و باطل کے درمیان معرکہ:

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

"جب تمام جادوگر جمع ہو گئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن (جادوگروں) سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال لو۔ پس اُنہوں نے اپنی رسیاں اور لکڑیاں ڈال دیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ۝ (الشعراء۔ ۴۳، ۴۴) کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔"

لوگوں نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ میدان میں ہر طرف سانپ اور اژدھے چل رہے ہیں۔ اس منظر سے وہ دہشت زدہ ہو کر پیچھے کی طرف لوٹنے لگے اور انہوں نے شور مچا دیا کہ سانپ، سانپ۔ عورتوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ بچوں نے رونا شروع کر دیا اور میدان کے چاروں طرف سانپ، سانپ کی آوازیں آنے لگیں۔ جو کچھ لوگوں نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام بھی دیکھ کر حیران ہو گئے، کہ

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى۝ "اُن کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔" (طٰہٰ۔ ۶۶)

یہ منظر دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خوف پیدا ہو گیا اور آپ ڈرتے بھی کیوں نہ؟ کیونکہ یہ تو شرط کا دن تھا اور پھر امتحان کے وقت انسان کی عزت بنتی ہے یا پھر وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور جب جادوگر غالب آجاتے؟ اللہ تعالیٰ نے (اُن کا) یہ مقدر ہی نہیں کیا! اور اگر موسیٰ علیہ السلام مغلوب ہو جاتے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہونے بھی نہیں دیا۔ اللہ کی پناہ! یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی جیت ایک آدمی کی جیت نہیں بلکہ یہ پورے دین اور باطل کے سامنے حق کی جیت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے (اُن کا) یہ مقدر ہی نہیں کیا! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہونے بھی نہیں دیا لیکن اُس ذات باری تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا حوصلہ بڑھایا اور :

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۝ (طٰہٰ۔ ۶۸، ۶۹) "ہم (اللہ تعالیٰ) نے کہا تو نہ ڈر، بیشک تو ہی غالب آئے گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے ڈال دے، وہ اِن کی تمام کاریگری کو نگل جائے گا، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر جہاں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (یونس۔۸۱'۸۲)

"پس جب انہوں نے ڈالے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا یہ پوری کارروائی جادو ہے اسے اللہ تعالیٰ ناکام بنا دے گا' اللہ تعالیٰ فسادیوں کے کام نہیں سنوارتا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو واضح کر کے چھوڑتا ہے خواہ مجرم لوگ اُس حق کو ناپسند ہی کریں۔"

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○ (الشعراء۔۴۵)

"پس جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی پھینکی' تو اچانک وہ نگل (ہڑپ کر) گئی جو کچھ انہوں نے جھوٹ باندھ رکھا تھا۔"

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الاعراف۔۱۱۸)

"اس طرح حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے' سب باطل ہو گیا۔"

یہ منظر دیکھ کر جادوگر حیران و پریشان ہو گئے۔ کہنے لگے یہ کیا چیز ہے؟ ہم جادو اور اس کی تمام اقسام کو جانتے ہیں۔ ہم اس فن کے ماہر استاد ہیں۔ یہ جادو والا معاملہ نہیں ہے۔ اگر یہ جادو ہوتا تو ہم جادو کے ذریعے اس کا مقابلہ کرتے اور فن کو فن سے آزماتے۔ لیکن اس کے سامنے تو ہمارا جادو اور ہمارا فن سب کا سب ناکام ہو گیا۔ پھر کہنے لگے یہ کہاں سے ہے؟ خود ہی جواب دینے لگے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ جادوگروں کو یقین ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ نے معجزہ عطا کیا ہے۔ وہ بیک آواز بولے :

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ○ (طٰہٰ۔۷۰)

"ہم موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے۔"

وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ ○ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○

"اور تمام جادوگر سجدے میں گر گئے۔ وہ کہنے لگے ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔ (جو) موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے۔" (الاعراف۔۱۲۰تا۱۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ فرعون کی دھمکی: فرعون پر جنون غالب آگیا۔ کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھ جاتا۔ وہ تو غصہ کے عالم میں دھاڑنے لگا کیونکہ اس کا پروگرام ناکام ہو گیا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ جادوگروں کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو شکست دے گا جبکہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی اور سپاہی بن گئے۔ اس کا خیال تھا کہ جادوگروں کے ذریعے وہ لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی نہیں بننے دے گا جبکہ اس کی تمام تدبیروں کے خلاف سب سے پہلے جادوگر ہی آپ پر ایمان لے آئے۔

فرعون تو سمجھتا تھا کہ جس طرح وہ لوگوں کے جسموں پر حکومت کرتا ہے' اسی طرح ان کی عقلیں بھی اسی کے اختیار میں ہیں۔ اسی طرح دلوں پر بھی اسی کی حکمرانی ہے جس طرح زبانوں پر اس کا اختیار چلتا ہے۔ اس کے دور حکومت میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز پر اعتقاد یا ایمان لے آئے۔ اسی لئے جب جادوگروں نے ایمان لانے کا اعلان کیا تو فرعون نے بڑے تکبرانہ انداز میں کہا: (اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ) "تم میری اجازت کے بغیر ہی اِس پر ایمان لے آئے ہو۔"

فرعون نے بادشاہوں والی ایک چال اور چلی' کہنے لگا: (اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ) "یہ تو تمہارا ہی بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔" (الشعراء۔۴۹)

پھر دوسرا حربہ اختیار کرتا ہے اور کہتا ہے:

اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○	"بیشک یہ تمہاری ہی منصوبہ بندی ہے جو تم نے اِس شہر کے باسیوں کو نکالنے کے لئے تیار کی ہے' اس کا انجام تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔" (الاعراف۔۱۲۳)

پھر آخر میں تیسرا وار کرتا ہے جو کہ پہلے دونوں سے سخت ہے' وہ کہتا ہے:

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ○ (الاعراف۔۱۲۴)	"قسم ہے میں بھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔"

مومنوں نے ان تمام دھمکیوں کو ایمان اور صبر کی ڈھال سے برداشت کیا۔ وہ ذرا برابر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان نہیں ہوئے۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

"انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں ہم تو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں یہ کہ بخش دے گا ہم کو ہمارا رب ہماری خطائیں، ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ (الشعراء-۵۰، ۵۱)

انہوں نے مومنانہ انداز میں کہا :

إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ ○ إِنَّهُ مَنْ يَّأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيَىٰ ○ وَمَنْ يَّأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّىٰ ○ (طٰہٰ-۷۳ تا ۷۶)

"ہم اِس امید پر اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور جو کچھ تو نے ہم سے زبردستی کرایا ہے وہ تو جادو ہے اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ بات یہی ہے کہ جو بھی گناہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جائے گا اس کے لئے دوزخ ہے، جہاں موت ہو گی نہ زندگی۔ اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر جائے گا اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں گے، اس کے لئے بلند و بالا درجے ہیں۔ ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی انعام ہے ہر اُس شخص کے لئے جو پاک ہے۔"

۲۱۔ فرعون کی نااہلی اور بے وقوفی: موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے فرعون بہت پریشان ہوا، اس کی نیندیں حرام ہو گئیں، اسے کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا، باقی لوگوں نے بھی باتیں بنا کر اس کے غصہ میں مزید اضافہ کیا۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوْسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوْا

"اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا، کیا تو نے موسیٰ اور اُس کی قوم کو زمین (ملک) میں فساد پھیلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ۔ (الاعراف۔۱۲۷) کے لیے چھٹی دے رکھی ہے' جبکہ انہوں نے تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ رکھا ہے؟"

یہ بات سن کر فرعون کو مزید غصہ آیا اور

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ○ "کہنے لگا ہم اِن کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور اِن کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہمیں اِن پر مکمل غلبہ حاصل ہے۔" (الاعراف۔۱۲۷)

فرعون نے بنی اسرائیل اور اہل مصر کو موسیٰ علیہ السلام سے باز رکھنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کر لئے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهَارُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ○ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ○ "فرعون نے اعلان کروایا کہ اے میری قوم! کیا مصر پر میری حکومت نہیں؟ اور یہ نہریں میری ماتحتی میں چلتی ہیں' کیا پس تم نہیں دیکھتے؟ کیا میں اس کمینے سے بہتر نہیں ہوں اور وہ تو کوئی بات بھی واضح طور پر نہیں کہہ سکتا؟" (الزخرف۔۵۱'۵۲)

فرعون نے سنجیدگی اور بردباری سے کہا :

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ۔ (القصص۔۳۸) "اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔"

اس نے بہت غور و فکر کیا اور اپنی قوم کو بھی بہت سمجھایا۔ جب کوئی بات نہ بنی تو اس نے بیوقوفی اور جنون کے عالم میں کہا :

فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ○ "اے ہامان تو میرے لئے مٹی کو آگ سے پکوا' پھر میرے لئے ایک محل تعمیر کر' تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں' اُسے میں جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں۔" (القصص۔۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرعون کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہامان نے مٹی کو پکوایا اور ایک محل بنانا شروع کیا لیکن کہاں تک بناتے؟ ہامان بھی تھک گیا اور بنانے والے بھی تھک گئے اور آخر کار مٹی بھی ختم ہو گئی۔ یہ فرعون کی خام خیالی تھی کہ وہ محل بنا کر موسیٰ علیہ السلام کے معبود کو جھانک لے گا۔ فرعون جتنا بھی اونچا چلا جائے تو وہ بادلوں تک بھی نہیں پہنچ سکتا تھا' چاند تو دور کی بات ہے۔

اور چاند تک نہیں پہنچ سکتا' سورج تو دور کی بات ہے۔
اور سورج تک نہیں پہنچ سکتا ستارے تو دور کی بات ہے۔
اور ستاروں تک نہیں پہنچ سکتا' آسمان تو دور کی بات ہے۔
فرعون ناکام ہوا اور ذلیل و عاجز ہو کر بیٹھ گیا۔

وہ بیچارہ یہ بھی نہیں جانتا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تو وہ ہے (خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ''جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا۔'' (طٰہٰ۔۴)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى○ (طٰہٰ۔۶)
''جس کی ملکیت آسمان و زمین اور اِن دونوں کے درمیان اور کرہ خاک کے نیچے کی ہر ایک چیز ہے۔''

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ۔
''آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اُن سب کا معبود وہی ہے۔'' (الزخرف۔۸۴)

فرعون جب ہر طرح سے ناکام ہو گیا اور اُسے کوئی دوسرا حل نظر نہ آیا تو کہنے لگا کہ موسیٰ کو قتل کر ڈالو کیونکہ وہ ملک میں فساد برپا کر رہا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ○
''اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں موسیٰ کو قتل کرتا ہوں اور وہ اپنے رب کو بلا لے' مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین کو تبدیل نہ کر دے یا پھر غلبہ حاصل ہونے کے بعد زمین (ملک) میں فساد برپا نہ کر دے۔ (المومن۔۲۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ آل فرعون کا ایک مومن: جب فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو آل فرعون سے ایک شخص کھڑا ہوا جس نے اپنا ایمان چھپا رکھا تھا' کہنے لگا :

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ (المومن۔۲۸)

"کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزات بھی لے کر آیا ہے۔"

اس بھلا مانس آدمی نے کہا تم موسیٰ کے سامنے رکاوٹیں کیوں کھڑی کرتے ہو اور تم اسے کیوں تکلیفیں پہنچاتے ہو؟ اگر تم اس پر ایمان نہیں لانا چاہتے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو' اسے اپنا کام کرنے دو۔ (اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ) "اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس پر ہے۔" (المومن۔۲۸) اگر تم اسے تکلیف پہنچاؤ گے اور وہ نبی ہوا تو پھر تمہارے لئے ہلاکت ہے۔ (وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ) "اگر وہ سچا ہے تو پھر جس عذاب کا تم سے وعدہ کرتا ہے وہ تمہیں پہنچ کر رہے گا۔" (المومن۔۲۸)

میرے بھائیو! تمہاری بادشاہت' قوت اور تمہاری فوج تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے' اس آدمی نے پھر کہا :

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَ نَا۔ (المومن۔۲۹)

"اے میری قوم! آج تو ملک میں تمہاری حکومت ہے لیکن یاد رکھو اگر اللہ کا عذاب آگیا تو پھر ہمیں کون بچائے گا؟"

فرعون کا بس ایک ہی جواب تھا:

مَا اُرِيْكُمْ اِلَّا مَا اَرٰى وَمَا اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ (المومن۔۲۹)

"میں تو تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔"

اس بھلا مانس آدمی نے اپنی قوم کو برے انجام اور ظالموں کے ٹھکانے کے متعلق ڈرانا چاہا :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ○ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ○	"اور کہا اے میری قوم کے لوگو! مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب نہ آئے جو اور امتوں پر آیا۔ جیسے امت نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا حال ہوا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔" (المومن۔۳۰'۳۱)

پھر اسی آدمی نے انہیں قیامت کے دن سے ڈرایا اور قیامت کے دن کا تعارف اِس انداز سے کرایا :

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ○ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ○ (عبس۔۳۴ تا ۳۷)	"اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے۔ اِن میں سے ہر ایک کو اس دن ایسا مشغلہ ہو گا جو اُسے مشغول رکھنے کے لئے کافی ہو گا۔"
اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ○	"اُس دن دوست بعض اپنے بعض کے دشمن بن جائیں گے' مگر پرہیزگار۔" (الزخرف۔۶۷)
فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَاءَلُوْنَ○ (المومنون۔۱۰۱)	"اس دن سب رشتے منقطع ہو جائیں گے اور کوئی کسی کو نہیں پوچھے گا۔"

اُس دن جبّار بادشاہ آواز دے گا (لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ○) "آج کس کی بادشاہت ہے؟ اُس ایک اللہ کے لئے جو زبردست ہے۔" (المومن۔۱۶)

اس دن لوگ پریشان حال ہوں گے اور ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکار رہے ہوں گے اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے ہوں گے لیکن انہیں اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہو گا۔ پھر اس بھلا مانس آدمی نے کہا :

وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ○ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ	"میری قوم مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر لوٹو گے۔ تمہیں اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَالَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهُ مِنْ هَادٍ۝ بچانے والا کوئی نہ ہو گا اور جسے اللہ گمراہ کر دے' اس کا ہادی کوئی نہیں۔" (المومن۔۳۲-۳۳)

پھر اس آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت سے نوازا لیکن تم اس کی فضیلت کو پہچان نہ سکے اور جس قدر اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی تم نے نہ کی اور جب وہ نعمت تم سے چھین لی گئی' تب تمہیں افسوس ہوا۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام جو کہ نبی تھے' تم نے انہیں نہ پہچانا اور نہ ہی تم نے ان کی اس قدر عزت کی جتنی کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے یوسف علیہ السلام جیسا تو کوئی نبی نہیں' ان جیسا کوئی بادشاہ نہیں اور یوسف علیہ السلام جیسا کوئی آدمی ہی نہیں۔

ان کے بعد ان جیسا کوئی نبی نہیں آئے گا جس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَازِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا۔ (المومن۔۳۴)

"اور اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف (علیہ السلام) دلیلیں لے کر آئے' پھر بھی تم اُن کی لائی ہوئی دلیل میں شک و شبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو کہنے لگے اُن کے بعد تو اللہ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں۔"

اس بھلا مانس آدمی نے اپنی قوم سے کہا کہ اب تو تم موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لا رہے لیکن ان کے بعد تم بھی اسی طرح کہو گے جس طرح یوسف علیہ السلام کے بارے کہا گیا پھر تمہیں ندامت ہو گی۔

۲۳۔ مومن آدمی کی نصیحت: اس آدمی نے اپنی قوم کو بہت ہی وعظ و نصیحت کی اور اپنی تمام محبتیں اور صلاحیتیں انہیں سمجھانے کے لئے صرف کر دیں۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ۝ (المومن۔۳۸)

"اور کہا اُس مومن آدمی نے' اے میری قوم میری اتباع کرو میں تمہیں سیدھی راہ کی راہنمائی کرتا ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آدمی نے جان لیا کہ میری قوم دنیا کی زندگی میں مدہوش ہے جبکہ فرعون کو اپنی حکومت اور قوت کا گھمنڈ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ زندگی تو خوابوں میں سے ایک خواب ہے اور دنیا ختم ہونے والا سایہ ہے۔ اس آدمی نے پہچان لیا کہ اس قوم کو موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے کون سی چیز مانع ہے۔ وہ صرف اور صرف دنیا کی مدہوشی ہے اور یہ مدہوشی نہ سنتی ہے اور نہ ہی محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ قوم موسیٰ علیہ السلام کی آواز بھی نہیں سنتی تھی۔ اس لئے اس آدمی نے قوم کو ان کی غفلت سے بیدار کرنا چاہا اور کہا:

يَاقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ (المومن-۳۹)	"اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو صرف اور صرف فائدہ کی چیز ہے یا تھوڑی سی پونجی ہے جبکہ آخرت باقی رہنے والی چیز ہے۔"

ایک طرف تو یہ شریف آدمی اپنی قوم کو توحید کی دعوت دے رہے تھے جبکہ دوسری طرف اس کی قوم کے جاہل لوگ انہیں کفروشرک اور آباؤ اجداد کے دین کی طرف بلا رہے تھے۔ وہ آدمی جب انہیں کہتا کہ اللہ کی طرف آؤ تو وہ جاہل اسے کہتے اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جاؤ۔

جب وہ جاہل لوگ اپنی دعوت میں مبالغہ کی حد تک پہنچ گئے تو اس آدمی نے انہیں کہا :

وَيَاقَوْمِ مَالِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○	"اے میری قوم تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کی دعوت دیتے ہو جس کا مجھے علم نہیں، جبکہ میں تمہیں غالب بخشنے والے رب کی طرف بلا رہا ہوں۔

(المومن-۴۱،۴۲)

اس بھلا مانس آدمی نے انہیں کہا تمہارے معبودوں کی طرف سے کون سا نبی آیا ہے؟ اور کون سی کتاب نازل کی ہے اور انہوں نے کس کی طرف دعوت دی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ۔ (النجم۔۲۳)

"یہ تو صرف نام ہی ہیں جن کو تمہارے آباء واجداد نے رکھا ہے' جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔"

جبکہ یہ اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ ان میں سے ابراہیم' یوسف اور یہ اللہ کے نبی موسیٰ علیہم السلام ہیں۔ ان کی ہر چیز میں نشانی ہے۔ ہر جگہ وہ دعوت دیتے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ۔ (المومن۔۴۳)

"اس میں شک نہیں کہ تم مجھے اس چیز کی دعوت دے رہے ہو جس کی دنیا اور آخرت میں کوئی دلیل نہیں۔"

جب وہ آدمی ان کی ہدایت سے مایوس ہو گیا اور ان کی بے وقوفی ظاہر ہو گئی تو اس نے انہیں چھوڑ دیا اور کہا :

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ○ (المومن۔۴۴)

"میں جس چیز کی دعوت دے رہا ہوں تم اسے کسی روز یاد کرو گے' میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں' بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔"

لوگ غصہ میں آگئے اور آل فرعون نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بچالیا اور اس کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ○ (المومن۔۴۵)

"اللہ تعالیٰ نے ان کی بری تدبیروں سے اسے بچالیا اور آل فرعون کو برے عذاب نے آگھیرا۔"

۲۴۔ **فرعون کی بیوی :** فرعون کا تو خیال تھا کہ جس طرح وہ لوگوں کے جسموں کا بادشاہ ہے' اسی طرح ان کی عقلوں پر بھی اس کا تصرف ہے اور دلوں پر بھی اس کا اتنا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنٹرول ہے جس طرح زبانوں پر۔ اس کا یہ بھی خیال تھا کہ مصر میں کوئی بھی شخص اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز پر ایمان نہیں لا سکتا۔ اگر کوئی شخص شہر کے دوسرے کنارے پر بھی رہتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا تو فرعون کو سخت غصہ آتا۔ وہ اسی غصہ کی حالت میں کبھی کھڑا ہوتا تو کبھی بیٹھتا اور کبھی گرج دار آواز میں کہتا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ میری اجازت سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے' یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ میرے ملک میں رہتے ہوئے میری نافرمانی کرے اور میرا کھا کر میرا انکار کرے۔

میں مصر کے ہر شخص کو اس کے اپنے نفس سے زیادہ عزیز ہوں۔ وہ اپنی حکومت کا تو گمان کرتا تھا لیکن یہ بھول گیا کہ وہ اللہ کی مملکت میں رہتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے' اللہ کا رزق کھاتا ہے اور اس کا انکار بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اس کے اپنے ہی گھر میں ایک نشانی دکھا دی اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ جس طرح جسموں کا بادشاہ ہے' اسی طرح عقلوں پر بھی اسی کا تصرف ہے اور جس طرح زبانوں پر اس کا اختیار ہے' اسی طرح دلوں پر بھی اسی کا قبضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے اہل کے درمیان حائل ہو سکتا ہے' جس طرح آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ فرعون کے گھر میں ایمان داخل ہو گیا اور اسے خبر تک نہ ہوئی اور وہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا تھا۔

فرعون کی بیوی اللہ پر ایمان لے آئی اور فرعون کے ساتھ کفر کیا۔ وہ مصر کے بادشاہ اپنے خاوند کی مخالفت کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں جو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عالم اور اس کے محبوب تھے۔ فرعون کی پولیس کچھ بھی نہ کر سکی اور انہیں اس کا پتہ تک نہ چلا حالانکہ وہ اپنی مستعدی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ فرعون کو بھی ان کے ایمان لانے کی خبر نہ ہوئی حالانکہ تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب وہی تھا۔

اگر فرعون کو اس کا علم بھی ہو جاتا تو وہ کیا کر لیتا؟ کیونکہ وہ تو جسم کا اختیار رکھتا ہے' عقل کا مالک تو نہیں ہے۔ اس طرح وہ زبانوں پر تو پابندی لگا سکتا ہے' دل تو اس کے قبضہ میں نہیں ہیں۔ حالانکہ عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے لیکن خالق کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معصیت میں مخلوق کی اطاعت ضروری نہیں۔ اسی طرح اولاد پر بھی لازم ہے کہ وہ والدین کی اطاعت کرے' ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے لیکن اگر وہ شرک کی دعوت دیں تو وہاں اس معاملہ میں ان کی اطاعت ضروری نہیں رہتی۔

جس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○	”اگر وہ دونوں تجھے شرک پر آمادہ کریں جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو پھر اُن کی اطاعت نہ کرنا' لیکن دنیا کے معاملات میں اُن سے نیکی کے ساتھ پیش آنا ہے اور اُس راہ کی پیروی کرنی ہے جو میری طرف آتی ہو' پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے' جو کچھ تم عمل کر رہے ہو میں تمہیں اُس کی خبر دے دوں گا۔“

(لقمان۔۱۵)

فرعون کی بیوی نے ایمان پر استقامت کا مظاہرہ کیا اور وہ اللہ کے دشمن کے گھر میں ایک اللہ کی عبادت کرتی تھیں۔ وہ اللہ سے ڈرتی تھیں اور فرعون کے ہر عمل کو اللہ کے سپرد کر دیتیں۔ اللہ تعالیٰ اس فرعون کی بیوی سے راضی ہو گئے اور اسے فرعون اور اس کی کارگزاریوں سے بچا لیا اور مومنوں کے لئے ان کے ایمان اور شجاعت کو ضرب المثل بنا دیا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○	”اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثل بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لیے اپنے نزدیک جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔“

(التحریم۔۱۱)

۲۵۔ بنی اسرائیل کی آزمائش: جب لوگوں کو پتہ چلا کہ فرعون بنی اسرائیل سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عداوت رکھتا ہے تو وہ بھی انہیں تنگی اور تکلیف پہنچانے کے لئے فرعون کے مزید قریب ہو گئے۔ وہ بنی اسرائیل کے پیچھے بچوں کو لگا دیتے اور ان کے پیچھے کتے چھوڑ دیتے جو ان پر باچھیں کھولتے۔

ہر روز نئی نئی آزمائشیں آتیں اور نئی نئی مصیبتیں نازل ہوتیں۔ ان تمام حالات میں موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو تسلی دیتے اور انہیں صبر کی وصیت کرتے اور ان الفاظ سے تلقین کرتے:

اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (الاعراف۔۱۲۸)

"اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو بیشک ساری زمین اللہ کی ہے' وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے جبکہ آخرت متقی لوگوں کے لئے ہے۔"

بنی اسرائیل نے اس آزمائش کو برداشت کیا اور ان تمام اذیتوں کو بھی برداشت کیا اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ پریشان نہ ہوں' آپ سے ہمیں کسی چیز کا فائدہ ہوا ہے نہ نقصان۔

قَالُوْا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا۔ (الاعراف۔۱۲۹)

"کہا انہوں نے ہم تو تکلیف میں ہی رہے ہیں' آپ کی تشریف آوری سے پہلے بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد بھی۔"

لیکن موسیٰ علیہ السلام نہ ہی عاجز ہوئے اور نہ ہی مایوس ہوئے۔

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ (الاعراف۔۱۲۹)

"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور تم کو زمین میں بادشاہ بنا دے گا پھر تمہارے کاموں کو بھی دیکھے گا۔"

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ

انہوں نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو پھر اسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ○ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○ پھر انہوں نے کہا ہم نے اللہ پر توکل کیا' اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لئے آزمائش نہ بنانا اور ہمیں کافر قوم سے اپنی رحمت کے ساتھ بچانا" (یونس۔۸۴ تا ۸۶)

فرعون بنی اسرائیل کو اللہ کی عبادت کرنے سے روکتا تھا' جب انہیں اللہ کی عبادت کرتے ہوئے دیکھتا تو غضبناک ہو جاتا' وہ انہیں اپنے وطن میں مسجدیں بنانے سے منع کرتا اور اُسے اپنے وطن میں ایک اللہ کی عبادت ناگوار تھی۔

فرعون کتنا جاہل ہے' زمین تو اللہ کی ہے فرعون کی تو نہیں۔ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی زمین پر اللہ کی عبادت کرنے سے منع کرے۔ اور اس سے بھی زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی زمین پر لوگوں کو اپنی عبادت پر لگائے۔ جو کچھ بھی ہو فرعون اس قدر طاقتور نہیں تھا کہ کسی کو اپنے گھر میں کسی چیز کا پابند کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ (اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ) "اپنے گھروں میں قبلہ مقرر کر کے نماز قائم کرو۔"

اب فرعون اور اس کی پولیس بنی اسرائیل اور اللہ کے درمیان حائل ہونے سے عاجز آگئی۔ بھلا بندے اور اس کے رب کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے اور مسلمان اور اللہ کی عبادت کے درمیان بھی کوئی حائل ہو سکتا ہے؟

۴۶۔ آل فرعون کے فاقے: جب فرعون نے سرکشی کی اور اپنے عناد اور غفلت میں حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے متنبہ کرنا چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کفر پسند کرتے ہیں نہ زمین پر فساد پسند کرتے ہیں۔ فرعون بہت ہی بے وقوف انسان تھا۔ کسی قسم کی بھی وعظ و نصیحت اس کے کام نہ آئی۔ یہ بات بھی مشہور ہے کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔"

اللہ تعالیٰ نے اسے متنبہ کیا اور انہیں فاقوں میں مبتلا کیا حالانکہ مصر کی سرزمین سرسبز

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاداب' پھلوں اور اناج کے لئے بہت شہرت رکھتی ہے۔ آپ کو یہ بھی خوب معلوم ہے کہ یوسف علیہ السلام کے دور میں جو قحط سالی آئی تھی' مصر نے کس طرح دور دراز علاقوں تک غلہ اور اناج پہنچایا تھا۔ اسی طرح شام اور کنعان کو بھی غلہ یہیں سے جاتا تھا۔ وہاں کا دریائے نیل مصر کی زمینوں اور کھیتوں کو سیراب کرتا ہے جو مصر کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ فرعون اور مصر والے دریائے نیل کو رزق کی چابی تصور کرتے تھے۔ کیونکہ اس دریا کی موجودگی میں وہ بارش وغیرہ کی زیادہ ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

وہ یہ تو نہیں سمجھتے تھے کہ رزق کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں۔ وہ جس کے رزق میں چاہتا ہے فراخی کر دیتا ہے اور جس میں چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے۔ دریائے نیل بھی تو اسی کے حکم سے بہتا اور کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ اسی اللہ نے اس دریا کو حکم دیا اور اس کا پانی خشک ہو کر زیر زمین چلا گیا۔ اہل مصر اب کھیتیاں کس سے سیراب کرتے؟ اس طرح ان کے پھل اور اناج کم پڑ گئے اور ان پر فاقے آنا شروع ہو گئے۔

فرعون' ہامان اور ان کی پولیس ہر طرح سے ناکام ہو گئے۔ اب مصریوں کو معلوم ہو گیا کہ فرعون رب نہیں ہے۔ رزق تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن اس قحط سالی اور فاقوں کے باوجود فرعون اور مصری نہ سمجھ سکے۔ ان کے درمیان اور وعظ و نصیحت کے درمیان شیطان حائل ہو گیا۔ اب وہ الٹا یوں کہنے لگے کہ یہ فاقے اور یہ قحط سالی تو موسیٰ اور اس کی قوم کی نحوست کی وجہ سے ہیں۔

ہائے افسوس ان کی عقل پر! کیا اس سے پہلے موسیٰ اور بنی اسرائیل موجود نہیں تھے؟ کیوں نہیں' ان کی موجودگی میں بھی رزق کی فراوانی تھی۔ لیکن اب کی قحط سالی اور فاقے ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے تھے اور دوسرا سبب ان کا کفر تھا۔

فرعون نے پھر بھی ضد اور عناد کو اختیار کیا اور اس کی قوم بھی اسی کی طرح تھی۔ سب نے مل کر کہا کہ ہم اس جادو کے سامنے نہیں جھکیں گے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (الاعراف۔١٣١)	"اور وہ کہنے لگے آپ ہمارے پاس جتنی نشانیاں لے آئیں تاکہ آپ ہم پر جادو کر سکیں' ہم جادو کی ان تمام نشانیوں کے باوجود ایمان نہیں لائیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ **پانچ معجزے (آل فرعون پر عذابوں کا سلسلہ):** اب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوسری نشانی نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بارشیں نازل فرمائیں جس سے نیل نے بہنا شروع کر دیا اور آسمان سے اس قدر بارش ہوئی کہ کھیت اور کھلیان سب ڈوب گئے، جس سے اناج اور پھل سب ضائع ہو گئے اور بارش ان کے لئے باعث وبال بن گئی۔ جہاں وہ پانی کی قلت کا شکوہ کر رہے تھے، اب وہ پانی کی زیادتی کی شکایت کرنے لگے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ٹڈیاں بھیج دیں جو ان کی کھیتی اور کھیت کھا جاتیں اور وہ جن درختوں پر بیٹھتیں ان کا صفایا کر دیتیں۔ اب فرعون اور اس کے سپاہی اللہ کی اس فوج کو قتل کرنے میں ناکام رہے۔ فرعونی لشکر اللہ کے اس لشکر کو کس طرح ختم کر سکتے تھے؟ جہاں تلوار کام آ سکتی تھی نہ تیر اور نہ نیزے۔ اب بھی مصریوں کو فرعون کی کمزوری کا علم ہو گیا اور ہامان بھی ناکام ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے کوئی عبرت حاصل نہ کی اور نہ ہی اپنی اصلاح کی۔

اب اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرا لشکر بھیجا جو پسُّو کی شکل میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر پسُّو بھیجے۔ اللہ کی پناہ! بستروں میں پسُّو، کپڑوں، سر اور بالوں میں پسُّو ہی پسُّو تھے۔ ان کی نیندیں اُڑ گئیں، وہ ساری رات پسوؤں کو مارتے اور انہیں گالیاں دیتے ہوئے بسر کر دیتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اب یہاں بھی وہ صورت حال تھی کہ فرعونی لشکر ان کا مقابلہ کس طرح کر سکتے تھے؟ یہاں تیر، تلوار تو کام نہیں کرتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مینڈک بھیج دیئے۔ ان کے کھانے میں، پینے میں اور ان کے لباس میں ہر جگہ مینڈک ہی مینڈک تھے۔ وہ ان مینڈکوں سے تنگ آ گئے تھے، انہوں نے تو ان کی زندگی تنگ کر رکھی تھی۔ گھروں کے بھی کونے کونے میں مینڈک ہی مینڈک ہوتے تھے۔ یہ آواز یہاں نکالتے اور دوسری جگہ جا کر سانس لیتے اور پھر وہاں اچھل کود کر کہیں اور چلے جاتے۔ اگر وہ کسی ایک کو مار دیتے تو اس کی جگہ دس اور آ جاتے۔ اگر ایک کو باہر نکال دیتے تو پانچ اور آ جاتے۔ ایسے محسوس ہوتا جیسے وہ گھڑیوں ہی پیدا ہو رہے ہیں اور باہر نکل رہے ہیں۔ پہرے دار، چوکیدار اور پولیس ان مینڈکوں سے تنگ آ گئے۔

ابھی انہیں پہلی مصیبتوں سے نجات نہیں ملی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے پانچویں نشانی بھیج دی اور وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون تھا۔ آل فرعون کی ناک سے نکسیر پھوٹ پڑی اور خون بہنا شروع ہو گیا جس سے وہ بہت زیادہ کمزور ہو گئے اور تھک گئے۔ طبیب اور ڈاکٹر بھی علاج سے عاجز ہو گئے اور ان کی دوائیاں بے اثر ہو گئیں۔ وہ جب بھی کوئی نشانی دیکھتے تو کہتے موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے' ہم توبہ بھی کریں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے اور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی روانہ کر دیں گے۔ جب وہ آزمائش ختم ہوتی تو وہ اپنے عہد سے منکر ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے اِسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○	"پس ہم نے ان پر طوفان' ٹڈیاں' پسو (جوئیں)' مینڈک اور خون' جو واضح نشانیاں تھیں پھر بھی انہوں نے تکبر کیا اور وہ پوری قوم ہی مجرموں کی تھی۔" (الاعراف۔۱۳۳)

۲۸۔ موسیٰ علیہ السلام کی مصر سے روانگی: مصر کی زمین فراخی کے باوجود بنی اسرائیل پر تنگ ہو چکی تھی۔ انہیں مصر کی سرسبز و شادابی کا کیا فائدہ جبکہ انہیں ہر روز جیل میں طرح طرح کے مظالم کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ کب تک صبر کرتے؟ کیا وہ آدم کی اولاد نہیں کہ وہ تنگی اور تکلیف محسوس نہ کرتے؟ آخر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر کو چھوڑ دیں۔ فرعون کی پولیس جو بہت ہی تیز اور مستعد تھی' اس ہجرت کا سراغ لگا کر فرعون کو رپورٹ دے دیتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر رات کے وقت ارض مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کی قوم کے بارہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کا ایک امیر تھا۔ ملک شام کو جانے والا راستہ بالکل واضح تھا۔ یہ خشکی کا راستہ تھا جس سے آپ دوبار گزرے تھے۔ آپ کا کچھ پروگرام تھا اور اللہ تعالیٰ کا پروگرام کچھ اور ہی تھا اور ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

موسیٰ علیہ السلام جو راستے سے بالکل واقف اور آشنا تھے' راستہ بھول گئے۔ یہ بھول بھی تقدیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں لکھی ہوئی تھی۔ آپ کا خیال تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو شمال کی جانب لے کر جا رہے ہیں' حالانکہ رات کے اندھیرے کی وجہ سے وہ مشرق کی طرف جا رہے تھے۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سرخ سمندر کے سامنے آپہنچے ہیں جس کی موجیں تلاطم خیز ہیں۔

اے حفاظت کرنے والے' اے عیب چھپانے والے ہم کہاں پہنچ گئے؟ بس ایک ہی جواب تھا کہ سمندر کے سامنے۔ جب انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو انہیں ایک ابھرتی ہوئی غبار نظر آئی۔ وہ ایک بہت بڑے لشکر کی دھول تھی جو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اب ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں کہ اے عمران کے بیٹے ہم سے کیا خطا ہوئی کہ تو ہمیں یہاں قتل کروانے کے لئے لے آیا ہے؟ آپ ہمیں سمندر کے کنارے اس لئے لائے ہیں کہ فرعون ہمیں قتل کرڈالے تاکہ ہم کسی طرح بھی بچ نہ سکیں اور نہ ہی کہیں بھاگ سکیں۔

اب وہ بنی اسرائیل طرح طرح کی باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے تو تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا تھا۔ آخر آپ نے ہم سے کس چیز کا بدلہ لیا ہے؟ آپ کی وجہ سے ہمیں مصر میں جو تکلیفیں پہنچی تھیں کیا وہ کافی نہیں تھیں اور اب آپ ہمیں یہاں لے آئے ہیں۔ اب ہر طرف سے موت ہی موت ہے۔ سامنے سمندر ہے اور پیچھے دشمن کا لشکر ہے۔ اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ان کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور ناامیدی چھا گئی پھر آوازیں بھی پست ہو گئیں۔ اب ہر شخص ڈول اور ڈگمگا گیا تھا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کو اپنے رب پر جتنا پختہ یقین تھا' اس میں ذرا بھر بھی کمی واقع نہ ہوئی۔ وہ ذرا برابر پریشان نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے اللہ کے حکم سے ہی تو ہجرت کی تھی۔

آپ نے نبوت کے بارعب لہجہ میں کہا ہرگز گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ ضرور میری راہنمائی فرمائے گا۔" اب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ سمندر پر اپنی لاٹھی مارو۔ آپ نے لاٹھی ماری جس سے سمندر پھٹ گیا اور پانی ہر طرف پہاڑ کی طرح رُک گیا اور بارہ قبیلوں کے لئے بارہ ہی راستے بن گئے۔ ہر قبیلے کا اپنا ایک راستہ تھا۔ پوری قوم نے امن کے ساتھ سمندر کو عبور کیا اور وہ امن و سلامتی کی جگہ پہنچ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔ فرعون کا دریائے نیل میں غرق ہونا: فرعون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کس طرح امن اور سلامتی سے سمندر سے پار چلے گئے ہیں۔ اس نے اپنے لشکر سے کہا سمندر کی طرف دیکھو میرے حکم سے کس طرح پھٹ گیا ہے اور اس نے راستے مہیا کر دئے ہیں تاکہ ہم اپنے مفروروں کو پکڑ سکیں۔

فرعون اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا تو بنی اسرائیل نے دوبارہ پریشانی کا اظہار کیا کہ دیکھو وہ ظالم دشمن سمندر عبور کر کے ہم تک پہنچنے والا ہے۔ اب اسے ہمیں پکڑنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ ہمیں پکڑ کر مصر لے جائیں گے' قیدی بنا کر ذلیل کریں گے یا ہمیں اسی راستے میں ہی قتل کر ڈالیں گے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پروگرام بنایا کہ وہ اپنی لاٹھی دوبارہ ماریں تاکہ سمندر اپنی پہلی حالت میں آجائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ سمندر کو اس کی حالت پر چھوڑ دو کیونکہ (اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ) "یہ لشکر غرق ہونے والا ہے۔" جب فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے وسط میں پہنچے تو وہ آپس میں مل گیا۔ جب فرعون نے حقیقت معلوم کر لی تو اس کی مدہوشی وغیرہ سب جاتی رہی۔

حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (یونس۔۹۰)	"جب وہ غرق ہونے کے قریب تھا تو کہنے لگا میں بھی ایمان لے آیا کہ جس معبود پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

لیکن افسوس :

لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْاٰنَ۔ (النساء۔۱۸)	"ان لوگوں کی توبہ نہیں ہوتی جو برے اعمال کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ انہیں موت آجاتی ہے تو کہتے ہیں کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا۔ (الانعام۔۱۵۸)

"جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی' کسی ایسے شخص کا ایمان اُس کو کچھ بھی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔"

پھر اسے کہا جائے گا :

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (یونس۔۹۱)

"کیا اب تو ایمان لاتا ہے حالانکہ اِس سے پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں سے تھا۔"

فرعون سمندر میں غرق ہو کر مر گیا' وہ جابر آج انجام کو پہنچا جس نے ہزاروں مردوں اور بچوں کو قتل کروایا' وہ طاغوت ختم ہو گیا جس نے لاکھوں افراد کو قتل کیا' اب وہ مصر کا بادشاہ اپنے تخت حکومت سے اتنی دور مرا کہ اس کا محل' اس کی بادشاہت اس کے کچھ کام نہ آئی' کوئی طبیب نہیں تھا جو اس کا علاج کرتا' نہ کوئی دوست تھا جو اس کو تسلی دیتا اور نہ ہی کوئی ایسی آنکھ تھی جو اشکبار ہوتی ہو۔

بنی اسرائیل کو اس کی موت کا شک تھا۔ کہنے لگے فرعون کو موت نہیں آئے گی۔ ہم اسے دیکھتے تھے کہ وہ کئی کئی روز کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اسی اثناء میں سمندر نے اس کے جسم کو باہر پھینک دیا۔ تب انہیں اس کی موت کا یقین آیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون سے کہا :

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً۔ (یونس۔۹۲)

"آج میں تیرے جسم کو محفوظ کر لوں گا تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے باعث عبرت ہو۔"

فرعون کا جُثّہ (جسم) دیکھنے والوں کے لئے نشانی اور باعث عبرت تھا۔

سب سے آخر پر فرعون کا لشکر غرق ہو گیا اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔ انہوں نے مصر کو چھوڑ دیا اور انہیں اپنے اس وسیع و عریض ملک میں قبر کے لئے بھی جگہ نہ مل سکی۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ○ وَّنَعْمَةٍ

"اور وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور بہترین مکانات۔ اور وہ آرام کی چیزیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ○ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ○

جن میں عیش کر رہے تھے۔ اسی طرح اور ہم نے اُن سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ سو ان پر نہ تو آسمان و زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔" (الدخان۔۲۵ تا ۳۰)

۳۰۔ بنی اسرائیل جنگل بیاباں میں: بنی اسرائیل امن و سلامتی کے ساتھ سمندر پار کر کے خشک میدان میں پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں کی ہوا میں آزادی اور عزت کا سانس لیا۔ انہیں وہاں فرعون کا ڈر تھا نہ ہامان کا اور نہ ہی اس کی پولیس کا کوئی ڈر خوف تھا۔ وہ امن اور اطمینان سے وہاں چلتے پھرتے تھے۔ انہیں اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں تھا۔ ایک بات ہے کہ وہ شہری زندگی کے عادی تھے' اس لئے انہیں جنگل میں دھوپ کی بہت تکلیف تھی۔ وہ اللہ کے مہمان تھے' آپ کو معلوم ہے کہ بادشاہ اپنے مہمان کی کس طرح عزت کرتے ہیں۔ وہ کس طرح خیمے بستیاں قائم کر کے مہمانوں کو دھوپ سے بچاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی عزت سب عزتوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو حکم دیا کہ ان پر سایہ کر دیں۔ وہ بادلوں کے سایہ تلے چلتے' وہ جہاں بھی جاتے بادل ان کے ساتھ ساتھ چلتے اور جہاں ٹھہر جاتے بادل بھی ان کے ساتھ ہی ٹھہر جاتے۔

اس جنگل میں کوئی نہر تھی نہ کوئی کنواں تھا۔ اس لئے جب بنی اسرائیل کو پیاس لگی تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور پیاس کی شکایت کی جس طرح بچہ اپنی ماں سے شکایت کر کے مدد طلب کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی اور اللہ کے سوا ان کا کون تھا؟ پس اللہ تعالیٰ نے کہا :

اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ۔

"اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار' پس لاٹھی مارتے ہی اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ہر ایک نے اپنے پینے کی جگہ کو پہچان لیا۔" (البقرۃ۔۶۰)

بنی اسرائیل کو بھوک لگی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے بھوک کی شکایت کی جس طرح بچہ اپنی ماں سے رو کر مطالبہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں پھلوں' میووں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ اناج کی جگہ سے نکال کر ایسی جگہ پہنچا دیا ہے جہاں کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی اور اس کے سوا ان کا کون تھا جس سے دعا کرتے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر کھانا نازل فرمایا۔ درختوں کے پتوں پر حلوہ کی مانند رزق نازل کیا اور ان کے لئے پرندے نازل کئے جنہیں وہ آسانی سے درختوں سے پکڑ لیتے۔ یہی وہ من و سلویٰ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس جنگل بیاباں میں بنی اسرائیل کی ضیافت کی۔

۳۱۔ بنی اسرائیل کی ناشکری: لیکن بنی اسرائیل چونکہ طویل مدت تک غلام رہے تھے، اس لئے اس غلامی نے ان کے ذوق اور اخلاق کو خراب کر دیا۔ وہ کسی ایک چیز پر قائم نہ رہتے تھے۔ وہ طبعاً بچے معلوم ہوتے تھے۔ ان کی عادتیں کچھ اس طرح تھیں کہ وہ کم شکر گزار تھے۔ زیادہ شکوہ شکایت کرتے تھے، جلد ناخوش ہو جاتے۔ جس سے انہیں منع کیا جاتا، اسے پسند کرتے اور جو دیا جاتا اسے ناپسند کرتے۔

ابھی من و سلویٰ کھاتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ ایک کھانے سے اکتا گئے۔ کہنے لگے ہم ایک قسم کے کھانے یعنی گوشت اور میٹھے سے اکتا گئے ہیں۔ ہمیں سبزی اور ککڑی چاہیے۔ بنی اسرائیل نے کہا:

يَامُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام ہم ایک قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے، اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز دے۔" (البقرۃ۔۶۱)

موسیٰ علیہ السلام کو اس عجیب قسم کے سوال سے بڑا تعجب ہوا اور آپ نے اس انداز میں جواب دیا جس میں انکار، تعجب اور عتاب تھا، آپ نے کہا:

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔ (البقرۃ۔۶۱)

"بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرندوں اور مٹھاس کے بدلے سبزیاں اور ککڑی پسند کرتے ہو' جبکہ پہلے والی خوراک ایسی نفیس تھی جسے کسی انسان کے ہاتھ نے چھوا تک نہیں تھا' پھر تعجب سے کہا بادشاہوں کے کھانے کے بدلے کسانوں کا کھانا پسند کرتے ہو؟ اے برے ذوق اور بری پسند والو!

اتنا سمجھانے کے باوجود بنی اسرائیل اپنے سوال سے باز نہ آئے اور برابر سبزیوں کا مطالبہ کرتے رہے' موسیٰ علیہ السلام نے کہا جس چیز کا تم مطالبہ کر رہے ہو وہ تمہیں ہر بستی اور ہر شہر سے مل جائے گی' فرمایا :

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ۔ (البقرة-٦١)

"اُترو کسی شہر میں' وہاں تمہیں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔"

۳۲۔ بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی: بنی اسرائیل اپنی طبیعت میں بچوں کی طرح تھے اور بچے بھی ایسے جو ہٹ دھرمی اور مخالفت کرنے والے ہوں۔ انہیں جب بھی کوئی حکم دیا جاتا' اس کی مخالفت کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے' وہ حکم عدولی اس طرح کرتے تھے جیسے ایسے کرنا ان کے لئے واجب ہو' وہ ضدی بچے کی طرح حرکتیں کرتے تھے' جیسے اس ضدی بچے سے کہا جائے کہ کھڑا ہو جا' وہ بیٹھ جاتا ہے' اسے کہا جائے کہ بیٹھ جا تو کھڑا ہو جاتا ہے' اسے کہا جائے کہ خاموش ہو جاؤ تو بولنا شروع کر دیتا ہے' اگر کہا جائے کہ بات کرو تو خاموش ہو جاتا ہے۔ ان میں بچوں والی ضد تھی' بری بری شرارتیں' دشمنوں والی کاٹ اور بے حیاؤں جیسی بے وقوفی تھی۔

وہ بستی میں رہ کر وہاں اپنے من پسند کے کھانے جو کہ سبزیاں تھیں کھانا چاہتے تھے۔ لیکن :

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ○

"اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں رہو اور وہاں سے بافراغت جیسے چاہو کھاؤ اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے اور "حِطَّةٌ" (کلمہ استغفار) کہتے ہوئے داخل ہو جاؤ' ہم تمہارے گناہ معاف فرما دیں گے اور نیکو کاروں کو مزید دیں گے۔" (البقرة-۵۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس امر الٰہی سے ناراض ہو گئے اور بستی میں اپنی پیٹھوں کے بل مذاق کرتے ہوئے داخل ہوئے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ۔ (البقرۃ-۵۹)

"پس ان ظالموں نے اس بات کو تبدیل کر دیا جو انہیں کہی گئی تھی۔"

پس اللہ تعالیٰ نے ان پر مصیبتیں نازل کیں اور وہ مر گئے۔

ان کی عادت تھی کہ جب بھی انہیں کسی کام کا حکم دیا جاتا تو اس میں طرح طرح کے سوال کرتے اور جس آدمی نے کوئی کام نہ کرنا ہو تو پھر اس کے متعلق طرح طرح کے سوالات کرتا ہے۔

اسی اثناء میں بنی اسرائیل میں ایک قتل ہو جاتا ہے' جس نے بنی اسرائیل میں بڑی اہمیت حاصل کر لی' لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ قاتل کا سراغ نہ لگ سکا' لوگ ہر جگہ قاتل کے متعلق ہی باتیں کرتے تھے۔ جب کہیں سے بھی قاتل کا سراغ نہ لگ سکا تو وہ سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ کے نبی اس معاملہ میں ہماری مدد فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ قاتل کا سراغ مل جائے۔

۳۳۔ **گائے ذبح کرنے کا حکم:** موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ قاتل کا پتہ چل جائے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے بتایا کہ انہیں کہو ایک گائے ذبح کریں۔ اس حکم سے ان کی پریشانی کا حل نکل آیا تھا۔ لیکن انہوں نے حسب عادت طرح طرح کے سوالات کرنے شروع کر دیے اور مذاق کرنے لگے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ○ (البقرۃ-٦٧)

"اور جس وقت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں' قوم نے جواب دیا کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں' (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب انہوں نے سوالوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور طرح طرح کے سوالات کرنے شروع کر دیئے :

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ (البقرۃ۔٦٨)	"کہنے لگے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے بیان کرے کہ' وہ کیا ہے؟ کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو' نہ بچہ' بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو' اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے بجا لاؤ۔"

اس کے بعد بھی وہ قوم سوال کرنے سے باز نہ آئی بلکہ اب اس کے رنگ کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا :

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ (البقرۃ۔٦٩)	"کہنے لگے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ' اس کا رنگ کیا ہے؟ کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد (رنگ کی) ہے' چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔"

جب انہیں گائے کے متعلق کوئی (اور) سوال کرنے کو نہ ملا تو' ایک عمومی سوال کیا :

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا۔ (البقرۃ۔٧٠'٧١)	"اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتائے' اس قسم کی گائیں تو بہت ہیں' پتہ نہیں چلتا' اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا (اللہ تعالیٰ) کہتا ہے کہ' وہ گائے کام کرنے والی' زمین میں ہل جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی پلانے والی نہیں' وہ تندرست اور بے داغ ہے۔"

جب یہ تمام صفتیں بیان ہو گئیں تو انہیں اس بار گائے ذبح کرنے کی توفیق مل گئی کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بار انہوں نے کہا تھا کہ (اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمُھْتَدُوْنَ) "اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت پالیں گے۔" پس انہوں نے ہدایت حاصل کرلی۔

اب ان کے سوالوں نے ان کے لئے مشکل پیدا کردی کیونکہ انہیں تو سادہ سا حکم دیا گیا تھا کہ ایک گائے ذبح کرو۔ اگر گائے ذبح کردیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا لیکن انہوں نے سوال کر کے اپنے لئے مشکل پیدا کرلی۔ اب پوچھی گئی صفات کے مطابق انہوں نے گائے تلاش کرنا شروع کردی۔ یہ تمام صفات کا ایک گائے میں موجود ہونا کافی مشکل امر تھا۔ اگر رنگ کی شرط پوری کرتے ہیں تو عمر کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ اگر رنگ اور عمر کا مسئلہ حل ہوتا ہے تو پھر محنت' مشقت' زمین میں ہل چلانا یا کھیتوں کا سیراب کرنا ان میں سے کوئی شرط مفقود ہو جاتی ہے۔ رنگ زرد ملتا ہے تو وہ گہرا اور چمکیلا نہیں ہوتا۔

قصہ مختصر کہ وہ گائے جس میں یہ تمام صفات موجود ہوں تلاش کرنا مشکل ہو گئی۔ وہ تلاش کرتے ہوئے تھک گئے۔ اللہ تعالیٰ کو ایک یتیم کے ساتھ خیر خواہی کرنا مقصود تھی۔ اس یتیم بچے کے پاس ان تمام خوبیوں والی گائے موجود تھی۔ اب انہوں نے بہت مہنگی قیمت پر اس گائے کو خریدا۔ (فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ۝) "پھر اُسے ذبح کیا حالانکہ وہ اس حکم کی تعمیل کے قریب نہ تھے۔" پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مقتول کو گائے کے اجزاء میں سے ایک ٹکڑا لگایا جائے' وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کا نام بتادے گا اور پھر ایسے ہی ہوا۔

۳۴۔ شریعت الٰہی: بنی اسرائیل کو آزادی نصیب ہوئی تو وہ حیوانوں والی زندگی سے نکل کر انسانوں والی زندگی میں داخل ہو گئے اور انہوں نے اس کھلے جنگل و بیاباں میں آزادی اور عزت کے ساتھ رہنا شروع کردیا۔ اب انہیں ایک شریعت الٰہی کی ضرورت تھی جو ان کے درمیان فیصلے کرے اور انہیں سیدھے راستے پر گامزن کرے۔ کیونکہ شریعت الٰہی اور رب کی ہدایت کے بغیر انسان' انسانوں والی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ کی روشنی اور ہدایت کے بغیر پورے جہاں میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور یہ روشنی اور ہدایت انبیاء کے ذریعے لوگوں تک پہنچتی ہے۔

جو اس روشنی سے ہدایت حاصل نہیں کرتا' وہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور عقائد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلاح بھی اسی نور ہدایت سے ہوتی ہے۔ اس روشنی کے بغیر عقائد بھی اوہام پرستی اور خرافات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ گورکھ دھندا بن جاتے ہیں۔ جس پر بچے بھی ہنستے اور مذاق اڑاتے ہیں۔ کیا آپ نے مشرکین' کفار' یہود و نصاریٰ کے عقائد کے متعلق نہیں سنا کہ اس میں کس قدر خرافات اور قصے کہانیاں ہیں۔ ان کا علم بھی جہالت' گمان' اندازوں اور شک و شبہات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے عقائد اور عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ (النجم۔۲۸)

"وہ تو صرف گمان اور خیالات کی اتباع کر رہے ہیں' جبکہ حق کے مقابلے میں گمان اور خیالات کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی۔"

انبیاء علیہم السلام کی راہنمائی کے بغیر اخلاق بھی متوازن اور درست نہیں رہتے۔ وہ بھی افراط و تفریط کا شکار رہتے ہیں۔ اس ہدایت کے بغیر لوگ حقوق پامال کرتے ہیں۔ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور کس طرح خواہشات کی اتباع کرتے ہیں۔

حکومت اور سیاست میں ظلم و زیادتی ہوتی ہے اور لوگوں کے مال و جان کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ آپ نے ان حکمرانوں کو دیکھا ہو گا جو اللہ سے نہیں ڈرتے وہ کس طرح امانتوں میں خیانت کرتے ہیں اور کس طرح اللہ کے مال کو ضائع کرتے ہیں اور لوگوں کے مال' حقوق اور ان کے خون کس طرح ضائع کرتے ہیں۔ یہی ظالم حکمران کس طرح لوگوں کو آپس میں لڑوا کر فرقے فرقے بنا دیتے ہیں۔ ان کے مردوں کو قتل کروا دیتے ہیں اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کس قدر انسانیت کا قتل ہوا؟ اگر رب کی ہدایت نہ ہو اور یہ روشنی نہ چمکے تو پھر پورے جہاں پر اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے اور یہ اندھیرے ظلم و تعدی اور حقوق کی پامالی اور قتل و غارت کی شکل میں محسوس ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان اندھیروں کو اس انداز سے بیان فرمایا ہے:

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ

"الغرض اندھیرے ہی اندھیرے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر تلے ہیں' جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی غالبًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ○ (النور-۴۰) نہ دیکھ سکے' بات یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔"

نبی ہی لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ کس طرح اللہ کی عبادت کی جاتی ہے اور لوگوں کے ساتھ معاملات کس طرح طے کئے جاتے ہیں' اس کی تعلیم بھی نبی ہی دیتے ہیں۔ نبی ہی دین و دنیا کے آداب سکھاتے ہیں۔ وہی لوگوں کو کھانے پینے' سونے جاگنے' اٹھنے بیٹھنے بلکہ ہر چیز کے آداب سکھاتے ہیں۔ وہ امت کو اس طرح آداب سکھاتے ہیں جس طرح مشفق باپ اپنی پیاری اولاد کی تربیت کرتے ہوئے آداب زندگی سکھاتا ہے۔ لوگ تو چھوٹے بچوں کی مانند ہوتے ہیں۔ بچے جس طرح بچپن میں اپنے بڑوں کی تربیت کے محتاج ہوتے ہیں' اسی طرح لوگ انبیاء علیہم السلام کی تربیت کے محتاج ہوتے ہیں۔

لیکن جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی تربیت سے محروم رہتے ہیں اور وہ آداب زندگی نہیں سیکھتے ان کی مثال جنگل کے خود رو پودوں جیسی ہوتی ہے جو اپنی مرضی سے پرورش پا کر بڑے ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی کانٹ چھانٹ نہیں ہوتی کہ کچھ تزئین ہو سکے۔ اسی طرح جو لوگ انبیاء کی تربیت سے محروم رہتے ہیں' انہیں بھی زندگی کا کوئی سلیقہ نہیں آتا۔ ان کی زندگی بھی متوازن نہیں ہوتی۔

۳۵۔ **تورات:** اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کو ضائع نہ ہونے دے' جس طرح امتیں اللہ کی کتاب اور ہدایت کے بغیر ضائع ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ بھی ظلم و زیادتی سے برباد نہ ہو جائیں' جس طرح پہلی امتیں اور قومیں ہلاک ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ پاکیزگی اختیار کریں اور تیس دن کے روزے رکھ کر طور سیناء آجائیں' وہاں ان سے ان کا رب ہمکلام ہو گا پھر آپ کو کتاب دے گا جو ان کی راہنمائی کرے گی۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ طور سینا جائیں تاکہ وہ گواہ بن سکیں کیونکہ بنی اسرائیل بہت ہی منکر قوم تھی۔

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ "اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ کہا کہ' میرے بعد آپ میری قوم میں جانشین ہیں' ان کی اصلاح کرنا اور اِن فسادیوں کی راہ نہ اپنانا۔"
(الاعراف۔ ۱۴۲)

اس لیے کہ' جماعت کے لئے امام کا ہونا ضروری ہے۔

موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے مقرر کردہ وقت پر روانہ ہوئے لیکن آپ کو ملاقات کے شوق نے ابھارا اور آپ جلدی جلدی طور پر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَامُوْسٰى ○ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ○ (طٰہٰ۔ ۸۳'۸۴) "اور اے موسیٰ تجھے اپنی قوم سے غافل کر کے کون سی چیز جلدی لے آئی؟ کہا وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے ہیں اور میں نے اے رب تیری طرف جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو جائے۔"

اب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنے رب کے میقات کو چالیس رات تک مکمل کرو۔ یہ مدت مکمل کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام طور سیناء پہنچے تو آپ سے آپ کے رب نے کلام فرمائی۔ ان سے سرگوشی کی' انہیں اپنے بہت قریب کر لیا۔ یہ قرب دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے شوق میں مزید اضافہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا (رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ) "اے میرے پروردگار اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں۔"

لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ موسیٰ (علیہ السلام) دیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' کیونکہ :

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ (الانعام۔ ۱۰۳) "کیونکہ آنکھیں اِسے نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے' اور وہ باریک بین خبر رکھنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے کلام میں اتنی طاقت ہے کہ پہاڑ اسے برداشت نہیں کر سکتے' تو اس کے نور کی تو اور ہی عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ "اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل کر دیتے' تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (الحشر۔۲۱)

دیکھتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے ریزہ ریزہ ہو جاتے"

قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ قَالَ يٰمُوْسٰى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ (الاعراف۔ ۱۴۳، ۱۴۴)

"فرمایا تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے، لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو، اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے، پس اُن کے رب نے اُس پر تجلی فرمائی تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بیہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب ہوش میں آئے تو کہا تو پاک ہے، میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں پہلا ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ کہا (اللہ تعالیٰ نے) اے موسیٰ میں نے نبوت اور اپنی ہمکلامی سے تجھ کو لوگوں پر چن لیا ہے، پس لے تو، جو کچھ میں نے تجھ کو دیا ہے اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔"

موسیٰ علیہ السلام نے وہ تختیاں لے لیں جن میں بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے ہر نصیحت کی چیز موجود تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے مضبوطی اور احسن انداز سے لے لو۔ جب موسیٰ علیہ السلام ان ستر آدمیوں کے ساتھ واپس اپنی قوم کے پاس پہنچے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے انعام اور تختیوں کے بارے خبر دی تو قوم نے بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا: (لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً) "ہرگز ہم ایمان نہیں لائیں گے تجھ پر، یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ظاہر دیکھ لیں۔" (البقرة)

اللہ تعالیٰ کو ان کی بے حیائی اور جسارت پر بڑا غصہ آیا جس کی وجہ سے انہیں دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے دبوچ لیا۔ اور انہوں نے اس چیز کا بھی مشاہدہ کر لیا کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ چمک کو تو برداشت نہیں کر سکے تو پھر اللہ کے نور کو کس طرح برداشت کر سکیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب جبکہ ان کی قوم بے ہوش گری پڑی ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی :

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا۔ (الاعراف۔۱۵۵)

"اے میرے رب اگر تو چاہتا تو' اُن کو اِس سے پہلے ہلاک کرتا اور مجھ کو بھی' کیا ہلاک کرتا ہے تو ہم کو ساتھ اُس کے کہ جو کیا بیوقوفوں نے ہم میں سے۔"

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کی قوم کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا تاکہ وہ شکر گزاری کریں۔

۳۶۔ بچھڑا (گائے کا نر): بنی اسرائیل کئی زمانوں سے مصر کے مشرکین کے ساتھ رہ رہے تھے اور قبطی بہت سی چیزوں کی پوجا کرتے تھے۔ جنہیں بنی اسرائیل اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اس لئے ان کے دل سے بھی شرک کی نفرت جاتی رہی اور ان کے دل میں اس شرک کی محبت سرایت کر گئی اور وہ اس محبت سے مامور ہو گئے جس طرح کوئی پرانا خالی مکان پانی سے بھر جاتا ہے۔ انہیں جب بھی کوئی موقع ملتا تو شرک میں اس طرح مبتلا ہوتے جس طرح پانی اترائی کی طرف جاتا ہے۔

بنی اسرائیل کے دل اس قدر ٹیڑھے ہو چکے تھے اور اس قدر اخلاق سے گر چکے تھے کہ :

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا۔

"انہیں جب بھی رشد وہدایت اور بھلائی کی راہ دکھائی جاتی تو' اس کو نہ اپناتے جبکہ بغاوت' نافرمانی اور بے راہ روی کی ہر راہ کو اپنا لیتے تھے۔" (الاعراف۔۱۴۶)

ان کی بے راہ روی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ انہوں نے جونہی دریا کو پار کیا تو :

فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ۔ (الاعراف۔۱۳۸)

"اُن کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں پر مجاور بنے بیٹھے تھے' اِس قوم نے انہیں دیکھ کر کہا اے موسیٰ جس طرح اِن کے معبود ہیں' ویسے ہی ہمارا بھی ایک معبود بنا دے۔"

یہ بات سن کر موسیٰ علیہ السلام غصے میں آگئے اور کہنے لگے :(اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ○) "تم تو بہت ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاہل قوم ہو۔" (الاعراف۔۱۳۸) بہت افسوس ہے تم پر کہ 'بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر انعامات کئے اور تمہیں فضیلت دی اور تم کو وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیا گیا۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ۝ (الاعراف۔۱۴۰)

"فرمایا (موسیٰ علیہ السلام نے) کیا میں اللہ کے علاوہ تمہیں کوئی اور معبود تلاش کر کے دوں' حالانکہ اُس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں جہان والوں پر فضیلت دی ہے۔"

موسیٰ علیہ السلام طور (پہاڑ) پر چلے گئے اور ان سے چند دن غائب رہے' اس عرصہ میں وہ لوگ شیطان کا شکار بن کر شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اُن کی قوم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جسے سامری کہتے ہیں۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰـهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ۔ (طٰہٰ۔۸۸)

"پھر (سامری نے) بنایا اُن کے لیے بچھڑا' جو صرف ایک جسم ہی تھا' اُس میں سے آواز نکلتی تھی' پس کہنے لگے وہ' یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے' پس بھول گیا وہ (موسیٰ)۔"

بنی اسرائیل کے لئے یہ بچھڑا بہت بڑی آزمائش تھا جس پر وہ دیوانہ وار گر پڑے۔

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ (طٰہٰ۔۸۹)

"کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ ان کے کسی نفع اور نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔"

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا۔

"کیا وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ نہ اُن سے کلام کرتا ہے' نہ ہی ہدایت دیتا ہے۔" (الاعراف۔۱۴۸)

ہارون علیہ السلام نے قوم کو بچھڑے کی پوجا سے منع کرنے کے لئے بہت کوشش کی اور فرمایا:

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ (طٰہٰ۔۹۰)

"اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے' تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے' پس تم سب میری ہی اطاعت کرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون علیہ السلام کا سمجھانا ان کے کچھ کام نہ آیا' کیونکہ ان پر سامری کا جادو اثر کر چکا تھا اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت گھر کر چکی تھی۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ (طٰہٰ۔۹۱) "انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک اس کے مجاور بنے رہیں گے' جب تک موسیٰ (علیہ السلام) ہم میں واپس نہیں آجاتے۔"

۳۷۔ انجام کار: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر پہنچا دی کہ بنی اسرائیل کو سامری نے گمراہ کر دیا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی وہ غصہ کے عالم میں قوم کی طرف واپس آئے' آپ کو اپنی قوم پر بھی غصہ تھا اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے آپ اپنے بھائی ہارون پر بھی غصہ تھا:

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ○ اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ○ (طٰہٰ۔۹۲'۹۳) کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) اے ہارون انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا کہ' تو میرے پیچھے نہ آیا' کیا تو نے بھی میرے حکم کی نافرمانی کی؟"

ہارون علیہ السلام نے عذر پیش کرتے ہوئے کہا:

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ○ (طٰہٰ۔۹۴) "بیشک میں ڈرا کہ کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔"

اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ۔ (الاعراف۔۱۵۰) "بیشک قوم نے تو مجھے کمزور جانا اور وہ تو مجھے قتل کرنے لگے تھے۔"

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (الاعراف۔۱۵۱) "کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ سب سے بڑھ کر رحمت کرنے والے ہیں۔"

اس کے بعد آپ سامری کی طرف متوجہ ہوئے: (قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○) "کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(موسیٰ علیہ السلام نے) او سامری (نالائق) تیرا کیا حال ہے؟ (طہ-۹۵)

سامری نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا: (کَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِیۡ نَفۡسِیۡ) "اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لئے بنا دی!"

قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِی الۡحَیٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ۔ "فرمایا اچھا جا! دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا پھرے گا مجھے نہ چھونا۔" (طہ-۹۷)

موسیٰ علیہ السلام نے اسے منفرد قسم کی سزا دی۔ وہ اکیلا ہی چلتا پھرتا' جانوروں کی طرح اکیلا ہی کھاتا پیتا۔ اس کے علاوہ ایک اور سزا یہ کہ وہ نہ کسی کو مانوس بناتا اور نہ ہی کسی کا خود مانوس بنتا۔ ہر کوئی اسے دور ہی رکھتا۔

بھلا اس سے بڑھ کر اور سزا کیا ہو سکتی ہے؟ ایسے شخص کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے' جس نے ہزاروں لوگوں کو شرک سے ناپاک بنا دیا۔ اب اس منحوس شخص کو دور ہی رکھنا چاہیے جس نے اللہ اور بندوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا اور ان میں تفریق پیدا کر دی۔ جس نے اللہ کی زمین پر شرک کی دعوت دی' اس گناہ گار کے لئے تو ساری زمین قید خانہ بن جانی چاہیے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام' ملعون بچھڑے کی طرف متوجہ ہوئے' اسے جلانے کا حکم دیا۔ جب وہ جل کر راکھ بن گیا تو اسے سمندر میں بکھیر دیا گیا۔ بنی اسرائیل نے جب یہ منظر دیکھا کہ ان کے جھوٹے معبود کا انجام کیا ہوا تو انہیں اس جھوٹے معبود کی عاجزی اور کمزوری کا پتہ چل گیا۔

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا:

یَا قَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰی بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ۔ "اے میری قوم تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' پس اپنے خالق کے سامنے توبہ کرو (اور) اپنے آپ کو قتل کرو' تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک یہی بہتر ہے۔ (البقرۃ-۵۴)

انہیں جس چیز کا حکم دیا گیا اس کی تعمیل کرتے ہوئے جن لوگوں نے بچھڑے کو نہیں پوجا تھا' انہوں نے بچھڑے کے پجاریوں کو قتل کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ٥

"جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا' انہیں عنقریب ان کے رب کی طرف سے ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ذلت ہے اور ہم جھوٹوں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔"

(الاعراف۔۱۵۲)

اس طرح بچھڑے کے پجاریوں اور دوسرے مشرکوں کے لئے قیامت تک کے لئے ذلت اور رسوائی ہے۔

۳۸۔ بنی اسرائیل کی بزدلی: بنی اسرائیل مصر میں غلامانہ ماحول میں پروان چڑھے' انہوں نے ذلت اور بزدلی کی زندگی بسر کی۔ اسی ماحول میں ان کے بچے جوان ہوئے اور جوان بوڑھے ہو گئے۔ ان کی رگوں کا خون ٹھنڈا ہو گیا اور ان سے حمیت جاتی رہی۔ وہ قیادت کی صلاحیت سے عاری تھے۔ انہوں نے جہاد اور غزوات کا کبھی ذکر تک نہیں کیا تھا۔ بنی اسرائیل نے اجنبیت میں زندگی بسر کی' وہ مسافر کی حیثیت سے رہے۔ ان کا اپنا وطن تھا نہ ہی حکومت تھی۔

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی وحی کے مطابق ارض مقدس میں داخل ہونے اور وہاں آزادانہ' پروقار زندگی گزارنے کا فیصلہ فرمایا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی کمزوری اور بزدلی کا علم تھا۔ آپ نے انہیں شوق دلانے اور اس ہجرت کے عمل کو آسان ظاہر کرنے کا پروگرام بنایا تاکہ وہ اس ارض مقدس میں داخل ہونے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں' جہاں بہت ہی جری' بہادر اور جنگجو قوم آباد تھی۔ جب تک یہ قوم ارض مقدس کو خالی نہ کر دیتی' بنی اسرائیل وہاں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد کروائے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں جہان والوں پر فضیلت دی تھی تاکہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو جائیں اور اس ناپائیدار دنیا کی زندگی سے بیزار ہو جائیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ "اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ (المائدہ۔۲۰)

قوم اللہ تعالیٰ نے جو تم پر انعام کئے ہیں ان کو یاد کرو' جب تم میں سے بعض کو نبوت کے اعلیٰ درجہ پر فائز کیا اور بعض کو بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ وہ چیزیں عطا کیں جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں۔"

یہ ترغیب دینے اور انہیں ان کی اہمیت' فضیلت اور عظمت کا احساس دلانے کے بعد کہا کہ یہ تمہارے سامنے ارض مقدس ہے۔ یہ تمہارے قبضہ میں تب ہی آسکتی ہے' جب تم اسے اپنے دشمنوں سے چھین لو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کے لئے کوئی چیز لکھ دیتے ہیں تو اسے وہ چیز دینے کے لئے وہ وسائل مہیا کر دیتے ہیں جن کے ذریعے انسان وہ چیز حاصل کر لیتا ہے اور اللہ کی قضا کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا:

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (المائدہ۔۲۱)

"اے میری قوم! اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی ہے۔"

لیکن انہیں اندیشہ تھا کہ ان کی بزدلی ان پر غالب آجائے گی۔ پس کہا :

وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○ (المائدہ۔۲۱)

"اور نہ پھرو تم (میدان جہاد سے) اپنی پیٹھوں کے بل' پس تم نقصان اٹھانے والوں سے ہو جاؤ گے۔"

موسیٰ علیہ السلام کو جس بات کا ڈر اور اندیشہ تھا وہ پوری ہو کر رہی' آپ جب بھی انہیں جہاد کے لئے نکلنے کے لئے کہتے تو وہ ایک ہی جواب دیتے :

يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا۔ (المائدہ۔۲۲)

"اے موسیٰ اس (ارض مقدس) میں تو بہت جابر قوم رہتی ہے' جب تک وہ وہاں سے نکل نہیں جاتے ہم وہاں داخل نہیں ہوں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر انہوں نے بڑے وقار اور سکون سے کہا :

فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ○ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غَالِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○

"اگر وہ وہاں سے نکل جائیں گے تو پھر ہم داخل ہو جائیں گے۔ اُن لوگوں میں سے دو آدمیوں (یوشع اور کالب) نے جو اللہ سے ڈرتے تھے' کہا کہ تم دروازہ سے داخل تو ہو جاؤ' جب تم داخل ہو جاؤ گے تو تم غالب آجاؤ گے' اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اگر تم ایماندار ہو۔" (المائدۃ۔۲۲'۲۳)

لیکن یہ تمام باتیں ان پر اثر انداز نہ ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر ضرور ہی اس بستی میں داخل ہونا ہے تو پھر آپ خود ہی کسی معجزہ کے ذریعے داخل ہو جاؤ۔ جب ہمیں پتہ چل جائے گا کہ آپ داخل ہو گئے ہیں تو ہم بھی امن و سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ○ (المائدۃ۔۲۴)

"انہوں نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) جب تک وہ قوم اس بستی میں موجود ہے' ہم ہرگز وہاں داخل نہیں ہوں گے' آپ اور آپ کا رب جائیں اور ان سے لڑیں' ہم تو یہیں بیٹھیں گے۔"

اس بات پر موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آگیا اور آپ ان سے مایوس ہو گئے :

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ○ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ○ (المائدۃ۔۲۵'۲۶)

"کہا میرے پروردگار میں تو اپنی جان اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں' پس ہم میں اور فاسق قوم میں تفریق اور جدائی پیدا فرما دے۔ فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اب وہ ارض مقدس اُن کے لئے چالیس برس تک کے لئے حرام قرار دے دی گئی ہے' یہ اس زمین میں سرگرداں رہیں گے' پس فاسق قوم پر کسی قسم کا افسوس نہ کر۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ اس لئے فرمایا تاکہ اس مدت میں وہ غلامانہ ذہن رکھنے والی نسل ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد دوسری نسل پیدا ہو گی جو اس بستی میں پیدا ہو گی جس کا ماحول آزادانہ ہے اور ان سے ہی مستقبل کی توقعات رکھی جا سکتی ہیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ یہودیوں کی فطرت میں یہ لکھ دیا ہے کہ وہ غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کریں گے۔

۳۹۔ **علم کی شاہراہ پر:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر بنی اسرائیل سے خطاب فرما رہے تھے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ تمام لوگوں سے زیادہ عالم کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے زیادہ عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ انہیں کہنا چاہئے تھا کہ اس بات کو اللہ ہی جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے بتلایا کہ جہاں دو دریا جمع ہوتے ہیں' وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ رہتا ہے جو آپ سے بھی زیادہ عالم ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اس تک کیسے پہنچوں؟ انہیں بتایا گیا کہ ٹوکری میں ایک مچھلی لے لیں' جب وہ آپ سے گم ہو جائے تو وہی آپ کی منزل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یوشع بن نون کے ساتھ مل کر چل دیئے اور دونوں نے مچھلی کو بھی اٹھا لیا اور چلتے گئے۔ ایک جگہ جا کر چٹان کے پاس رکے۔ آپ دونوں اس پر سر رکھ سو گئے پس مچھلی ٹوکری سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور دریا میں جہاں جہاں گئی اپنے راستے کا نشان چھوڑتی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام اور اس نوجوان (یوشع) کے لئے بڑی تعجب کی چیز تھی۔

وہ دن اور رات چلتے رہے' جب صبح ہوئی تو :

قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۘ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ (الکھف۔ ۶۲)

"موسیٰ علیہ السلام نے اس نوجوان سے کہا کھانا لاؤ' ہمیں تو تحقیق اس سفر نے تھکا دیا ہے۔"

موسیٰ علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی بھی تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ یہ اس لئے ہوئی کہ آپ منزل مقصود سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے آپ سے کہا جس چٹان پر ہم نے آرام کیا تھا' میں تو مچھلی وہیں بھول گیا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ○ (الکهف-٦٤)

"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی، پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔"

جب وہ چٹان تک پہنچے تو ان کی کپڑے میں لپٹے ہوئے ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔

موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کہا۔

خضر نے کہا یہ کس علاقے کا سلام ہے؟ یا یوں کہا کہ آپ کس علاقے سے ہیں؟

آپ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔

خضر نے کہا بنی اسرائیل کا موسیٰ؟

www.kitabosunnat.com

فرمایا جی ہاں۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ○ (الکهف-٦٦'٦٧)

"کہا موسیٰ (علیہ السلام) نے (خضر کو) اگر میں آپ کی تابعداری کروں تو کیا آپ مجھے یہ نیک علم سکھا دیں گے، جو آپ کو سکھایا گیا ہے؟" کہا (خضر نے) بیشک تو نہیں طاقت رکھتا میرے ساتھ صبر کی۔"

اے موسیٰ جو علم مجھے میرے اللہ نے سکھایا ہے وہ آپ نہیں جانتے اور جو علم آپ کو اللہ نے سکھایا ہے، وہ میں نہیں جانتا۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ○ (الکهف-٦٩)

"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

وہ دونوں ساحل سمندر پر چل رہے تھے لیکن وہاں کوئی بھی کشتی نہیں تھی۔ اچانک ان کے پاس سے کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات چیت کی کہ ان دونوں کو سوار کر لو۔ انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور انہیں کرایہ لئے بغیر ہی سوار کر لیا۔ اسی سفر کے دوران ایک چڑیا کشتی کے ایک کونے پر آکر بیٹھ گئی اور اس نے دریا سے ایک چونچ یا دو چونچ پانی پی لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ جس طرح یہ چڑیا سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کر سکی، اسی طرح میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم سے ذرا برابر بھی کمی نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو نکال دیا۔ یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کشتی والوں نے تو ہم پر احسان کرتے ہوئے کرایہ کے بغیر ہی کشتی پر سوار کر لیا اور آپ نے اس نیکی کا یہ بدلہ دیا ہے کہ ان کی کشتی کو توڑ دیا ہے، تاکہ اس کے سوار ڈوب جائیں۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝

"کہا (خضر علیہ السلام نے) کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔ کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) میری بھول پر مجھے نہ پکڑ اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈال۔" (الکھف۔۷۲،۷۳)

یہ پہلا سوال موسیٰ علیہ السلام بھول کر پوچھ بیٹھے، پھر دونوں نے چلنا شروع کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھیل رہا ہے، خضر نے اُسے سر سے پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اُس کی گردن مروڑ دی۔ یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ) "کہ ایک پاک جان کو تو نے بغیر قصاص کے مار ڈالا۔" (الکھف۔۷۴)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

کہا (خضر نے) کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔" (الکھف۔۷۵)

فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ۔

"پھر چلتے چلتے وہ ایک بستی میں پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا، تو انہوں نے ان کی ضیافت (مہمانداری) سے انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرنے ہی والی تھی۔" (الکھف۔۷۷)

خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو سیدھا کر دیا۔

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ

"کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) اگر آپ چاہتے تو اِس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَجْرًا○ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ۔ (الكهف۔۷۷،۷۸)	اُجرت لے لیتے۔ کہا (خضر نے) یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان۔"

اس قصہ کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، ہماری تو خواہش ہے کہ وہ صبر کرتے یہاں تک کہ ہمیں ان دونوں کا کام اور شغل معلوم ہو جاتا۔ (بخاری)

۴۰۔ ان واقعات کی اصلیت: پھر خضر نے موسیٰ علیہ السلام کو ان (تینوں) واقعات کی اصلیت بتائی اور کہا:

أَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَ هُمْ مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا○ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا أَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا○ فَأَرَدْنَا أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا○ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِيْ ذٰلِكَ تَأْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا○	"کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے، میں نے اس میں عیب ڈالنے کا ارادہ کر لیا، کیونکہ اُن کے آگے (سامنے کنارے پر) ایک بادشاہ تھا، جو ہر ایک کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔ اور اس نوجوان کے والدین ایماندار تھے، ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر دے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ اُنہیں ان کا رب اِس کے بدلے اِس سے بہتر پاکیزگی والا اور اِس سے زیادہ محبت و پیار والا بچہ عنایت فرمائے۔ اور دیوار دو یتیموں کی تھی جو اس شہر میں ہیں اور اُس دیوار کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور اُن کا باپ نیک شخص تھا پس تیرے رب کا ارادہ تھا کہ، یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی رائے اور اختیار سے کوئی کام نہیں کیا، یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ (الكهف۔۷۹ تا ۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوا کہ کوئی بھی ایک اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا' اس کا بعض علم کسی کے پاس ہے اور بعض علم کسی اور کے پاس ہے اور ہر عالم کے اوپر وہ ذات ہے جو سب سے زیادہ علم رکھتی ہے' وہ ذات اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱۴۱۔ **موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل:** موسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو بنی اسرائیل اپنے اعمال کی پاداش میں اللہ کی پکڑ میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ذلت اور پستی ان پر مسلط کر دی اور وہ اللہ کے غصے کے ساتھ لوٹے۔ انہوں نے اس اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا جس ذات باری تعالیٰ نے اس قوم میں نبی اور بادشاہ بنائے اور انہیں ایسی ایسی نعمتیں عطا کیں جو ان کے زمانے میں کسی ایک کو بھی نہیں دی گئی تھیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شمار کریں۔ اسی اللہ تعالیٰ نے انہیں آل فرعون سے نجات دی جو انہیں طرح طرح کا عذاب دیتے تھے۔ وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اسی اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دریا میں راستے بنا کر انہیں بچا لیا اور ان کی آنکھوں کے سامنے آل فرعون کو غرق کر دیا۔ اسی ذات باری تعالیٰ نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور انہیں کھانے کے لئے من و سلویٰ مہیا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے زمین سے چشمے جاری کر دئے اور انہیں کھانے پینے میں خود کفیل بنا دیا۔

اب جو ذلت اور پستی ان پر مسلط کی گئی ہے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ہے جو انہوں نے اللہ کی آیات کے ساتھ کیا اور اللہ کی نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے۔ انہوں نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کو بھی ناراض کر لیا جو ان لوگوں پر ان کے اپنے والدین سے بھی زیادہ شفیق و رحیم تھے۔ وہ ان پر اس طرح مہربان تھے جس طرح دودھ پلانے والی اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے اور رحم دل ماں اپنے یتیم بچے پر رحم کرتی ہے۔

یہ موسیٰ علیہ السلام تھے کہ انہوں نے قوم سے گالیاں سن کر بھی دعائیں دیں۔ انہوں نے آپ کی ہنسی اڑائی تو آپ رو دیئے۔ انہوں نے جب بھی ظلم و زیادتی کی' آپ نے ان پر احسان ہی کیا۔ آپ ہی نے انہیں فرعون کی قید سے اور مصر کی جیل سے نکالا اور آزادی کی زندگی گزارنے کا موقع فراہم کیا اور انہیں غلاموں اور بدنصیبوں کی زندگی سے نکال کر احرار اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معزز لوگوں کی طرح زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھایا۔

اس بنی اسرائیل قوم نے آپ کو ناراض کیا' آپ کو تکلیفیں پہنچائیں۔ دشمن کی طرح آپ کا مذاق اڑایا اور آپ کو اپنے میں سے سب سے کمزور انسان تصور کیا حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت معزز تھے۔

کیا ایسی حرکتوں اور کرتوتوں والے اللہ کے عذاب' رسوائی اور ذلت و پستی کے حقدار نہیں بنتے اور یہ اس کے بھی حقدار ہیں کہ یہ کبھی بھی فلاح نہ پائیں۔ کیوں نہیں وہ ہر طرح کی ذلت و رسوائی اور ناکامی کے حقدار ہیں بلکہ اپنے برے اعمال سے زیادہ عتاب کا حق رکھتے ہیں۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کا قانون ہے' وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا' کوئی کتنا ہی نافرمان کیوں نہ بن جائے' وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتا' وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝ "اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" (النحل۔۳۳)

○═══☆☆☆═══○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (القرآن)

نبیوں کے قصے

حصہ چہارم

تالیف

سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

نظر ثانی و تسہیل

حافظ عبد الخبیر اویسی حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023,042-37114650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا شعیب علیہ السلام کا قصہ

۱۔ پہلے قصوں پر ایک نظر: آپ نے اس سے پہلے سیدنا ابراہیم' سیدنا یوسف' سیدنا نوح' سیدنا ہود اور سیدنا صالح علیہم السلام کے قصے پڑھے۔ جبکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذرا تفصیل سے پڑھا ہے۔ اور آپ نے یہ تمام واقعات بڑے شوق اور محبت سے پڑھے ہیں۔ اور تمہارے دل وجان پر ان پیارے پیارے اور اچھے اچھے واقعات کا اثر بھی ہوا ہے۔ اور آپ نے ان واقعات کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ ان قصوں کو سنانے والوں نے یاد کیا اور یہ تمہاری زبانوں پر رواں ہو گئے۔ لوگوں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے ان واقعات کو اپنے چھوٹے بھائیوں کو سنایا اور انہیں اپنے والدین اور بڑے بھائیوں پر بھی پیش کیا۔ آپ نے بڑے شوق کے ساتھ ان واقعات کو بیان کیا اور انہیں بیان کرنے میں بڑے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔

۲۔ حق وباطل کے درمیان معرکہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قصے بہت شوق دلانے والے اور پر اثر ہیں لیکن شعیب علیہ السلام کا یہ قصہ حق وباطل کے درمیان ایک معرکہ ہے۔ یہ واقعہ علم وجہالت' اندھیرے اور روشنی کے درمیان فرق کو واضح کرتا ہے۔

انسانیت اور حیوانیت کے علاوہ جزم ویقین اور شکوک وشبہات کے درمیان بھی حد فاصل کا مقام رکھتا ہے۔ پھر اس کے علاوہ یہ قصہ باطل کے مقابلہ میں حق کی مدد کرتا ہے۔ علم کو جہالت پر فوقیت دیتا ہے۔ کمزور اور کم کو طاقتور اور زیادہ پر ترجیح دیتا ہے

اس واقعہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں علم وحکمت ہے' وعظ ونصیحت ہے' سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي

"البتہ تحقیق ان قصوں میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ہے' یہ قرآن بناوٹی بات نہیں' بلکہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق ہے' اور ہر ایک حکم کی تفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْئٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ (یوسف۔۱۱۱) اور ایماندار قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔"

۳۔ مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام: ہم نے انبیاء کے جو واقعات پیش کئے ہیں وہ کوئی اپنی طرف سے بیان نہیں کئے بلکہ ان تمام واقعات اور حکایات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب حکیم میں اور بہت سے واقعات مذکور ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مَدْيَنْ اور ایکہ والوں (ایک گھنا درخت تھا جس کی پوجا پاٹ کرتے تھے) کی طرف مبعوث فرمایا۔ وہ تاجر اور کاروباری پیشہ لوگ تھے۔ وہ تجارت کی غرض سے یمن' شام' عراق اور مصر تک. بحر احمر کے ساحلی راستے سے سفر کیا کرتے تھے جس طرح ہر دور میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کی امتوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ اسی طرح اس قوم نے بھی شرک کا ارتکاب کیا لیکن انہوں نے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی کے رواج کو بھی فروغ دیا' وہ کمزور اور ناتواں لوگوں کو ڈراتے دھمکاتے اور زمین میں فساد برپا کرتے تھے۔

یہ معاشرتی برائیاں اور خرابیاں بگاڑ کا سبب بنیں یہ برائیاں تو وہ لوگ کرتے ہیں جو روز جزا پر یقین نہیں رکھتے اور جو اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان میں اپنے رسول شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جو انہیں اللہ کی طرف بلاتے اور ان کی برائیوں کے بدلے میں آنے والے عذاب سے ڈراتے تھے۔

آپ ان الفاظ میں وعظ و نصیحت فرماتے کہ:

يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ○ وَيَاقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ

"اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو' اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہیں کرو' میں تم کو اچھی آسودگی میں دیکھتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں تم پر عام عذاب کے دن سے۔ اور اے میری قوم ناپ تول انصاف سے پورا کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ دیا کرو اور زمین (ملک) میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔" (ہود۔۸۴‘۸۵)

۴۔ شعیب علیہ السلام کی دعوت: شعیب علیہ السلام اپنی کلام اور دعوت کو پھیلاتے ہوئے ان کے دلوں کی گرہ کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ گرہ مال وزر کی محبت اور اس میں اضافہ کرنے کی خواہش تھی۔ آپ نے انہیں کہا: پورا ناپ تول دیکر تمہیں جو منافع حاصل ہوتا ہے وہ لوگوں کا حق مار کر‘ ظلم وزیادتی کر کے اور خیانت کے ذریعے حاصل ہونے والے مال سے کہیں بہتر ہے۔

اگر آپ دَور حاضر اور سابقہ دَور کے ان لوگوں کے حالات سے واقف ہوں‘ جنہوں نے ناجائز ذرائع سے مال جمع کیا وہ ان کے کام نہیں آیا بلکہ وہ بھی ضائع ہو گیا‘ کیونکہ جس طرح انہوں لوگوں کا حق مار کر‘ خیانت کر کے اور تول میں کمی کر کے مال جمع کیا تھا‘ وہ اس طرح ضائع ہو گیا‘ خواہ بیماری پر خرچ ہو گیا‘ چوری ہو گیا یا اس پر ڈاکہ پڑ گیا۔ یا ایسے کاموں پر خرچ ہوا جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ یا پھر ان پر ایسے لوگ مسلط کر دیئے گئے جنہوں نے ان کے مال کو خوب لوٹا۔ اس لئے تھوڑا مال جو انسان کے کام آجائے‘ اس زیادہ مال سے بہتر ہے جو کسی کام نہ آسکے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ خبیث چیز کی کثرت (زیادتی) بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہوتی ہو۔"

اس لئے میں تمہیں مخلصانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حلال روزی کماؤ اس میں برکت ہے خواہ تھوڑی مقدار میں ہو۔ حرام سے بچو خواہ کتنی زیادہ مقدار میں کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام کاموں کو دیکھتا ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہر بات حکمت اور بصیرت سے پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

حلال کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہر وقت ذہن میں رہنا چاہیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ○ (ھود۔۸۶)

"باقی (نفع) رکھا ہوا اللہ تعالیٰ کا بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم ایماندار ہو اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔"

۵۔ رحم دل باپ اور دانا استاد: شعیب علیہ السلام کو جتنے بھی القاب دیئے جائیں مناسب ہیں۔ آپ نے مختلف انداز میں نصیحتیں فرمائیں۔

آپ نے مہربان باپ اور دانا استاد کے انداز میں نصیحت فرماتے ہوئے کہا:

يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَ هُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○

"اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے' پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور زمین (ملک) میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ' یہ تمہارے لئے بہتر ہے' اگر تم ایماندار ہو۔ اور راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ' ڈرانے دھمکانے اور ایمانداروں کو اللہ کے راستہ سے روکنے کے لیے اور اس میں کجی (ٹیڑھا پن) تلاش کرنے کے لیے اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے' پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔" (الاعراف۔۸۵'۸۶)

۶۔ آپ کی قوم کا جواب: قوم کے ذہین اور فطین لوگوں نے آپ کی دعوت پر بہت غور و فکر کیا' انہوں نے بڑی روشن خیالی میں جواب دیا جیسے کہ انہوں نے کسی بڑے بھید سے پردہ اٹھایا ہو' یا کسی بڑے معمے کو حل کیا ہو' وہ کہنے لگے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَاشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ○ (ھود۔۸۷)

"اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ' ہم اپنے آباء واجداد کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں (اپنی مرضی سے) اس کا کرنا بھی چھوڑ دیں' بیشک تو ہی بڑا نرم دل اور نیک بخت (رہ گیا) ہے۔

۷۔ **شعیب علیہ السلام کا اپنی دعوت کی تشریح کرنا:** شعیب علیہ السلام قوم کی بے رخی اور ان کے ترش انداز سے ناراض نہیں ہوئے اور انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی اور بتایا کہ میں اللہ کی وحی کی وجہ سے نیکی کی طرف بلا رہا ہوں' حالانکہ تم ایک طویل مدت تک فاسقانہ حرکات اور ظالمانہ اختیارات کے مرتکب رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو فراخ کر دیا ہے اور مجھے اپنے پاس سے علم کی روشنی عطا کی ہے جس کے ذریعے میں تمہیں وعظ ونصیحت کر رہا ہوں حالانکہ مجھے کوئی بھی دنیاوی غرض نہیں۔ میں کسی حسد کی وجہ سے تمہیں دعوت نہیں دیتا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اتنی وافر مقدار میں رزق حلال عطا کیا ہے کہ مجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں اور یہی میری سعادت مندی اور عزت نفسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کی نعمت سے نوازا ہے میں اللہ تعالیٰ کا دل وجان اور زبان سے شکر گذار ہوں۔

آپ کی دعوت کی سچائی کا اس بات سے اندازہ لگائیں کہ آپ نے اپنے آپکو محاسبے کے لئے پیش کیا اور فرمایا کہ میری دعوت ایسی نہیں کہ میں تمہیں تو کسی کام سے منع کروں اور خود اس کا ارتکاب کروں۔ اور ایسے بھی نہیں کہ تمہیں کسی چیز سے منع کروں اور خود اسے حاصل کرنے کی کوشش کروں۔

فرمایا میں ایسے لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ تم کو تو نیکی کا حکم دوں اور خود نہ کروں۔ اور نہ ہی میرے قول وفعل میں تضاد ہے۔ میں تو تمہیں صالح اور سعادت مند بنانا چاہتا ہوں تاکہ تم عذاب سے بچ جاؤ' جو تمہارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام قسم کی فضیلت اور برتری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور میں اس پر اعتماد کرتا ہوں :

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ (ھود۔۸۸)

"اے میری قوم تم دیکھو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے واضح ہدایت پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنے فضل سے بہترین روزی دے رکھی ہے اور میرا یہ ارادہ نہیں کہ میں مخالفت کروں اُس چیز کی جس چیز سے میں تمہیں روکتا ہوں' میرا اِرادہ حسب طاقت اصلاح کرنے کا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے' اُسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اُسی کی طرف میں جھکتا ہوں۔"

۸۔ **قوم نے کہا آپ کا کہنا ہماری سمجھ سے باہر ہے:** قوم کے متعلق شعیب علیہ السلام جو نیک تمنائیں اور اچھے جذبات رکھتے تھے قوم نے اس کی قدر نہ کی انہوں نے اس بے رخی کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ وہ کہنے لگے ہم آپ کی بات نہیں سمجھ سکتے جس طرح وہ کسی اور زبان میں بات کر رہے ہوں۔

حالانکہ شعیب علیہ السلام اسی ملک اور قوم میں پیدا ہوئے' وہیں پروان چڑھے۔ قوم نے تو ایسے کہا کہ ہمیں تمہاری بات سمجھ نہیں آتی جیسے ان کا کلام غیرواضح اور فصیح وبلیغ نہ وہ۔ حالانکہ وہ ان سب سے زیادہ بلیغ الکلام اور فصیح البیان تھے۔ اصل بات یہ کہ جب کسی کی نصیحت طبیعت کے موافق نہ ہو تو پھراس آدمی کی ہر ہر ادا اور ہر ہر بات میں نقص نظر آتا ہے۔

۹۔ **شعیب علیہ السلام کا اپنی قوم پر تعجب:** شعیب علیہ السلام کی قوم کی عقل کا اندازہ لگائیں کہ ایک طرف تو انہوں نے آپ کی دعوت اور نصیحت کو قبول نہیں کیا اور دوسری طرف آپ پر احسان جتلانے کے لئے کہنے لگے کہ اگر آپ ہمارے رشتہ دار نہ ہوتے تو ہم آپ کو پتھر مار کر ختم کر دیتے اور آپ سے نجات حاصل کر لیتے۔

شعیب علیہ السلام کو ان کی اس بات پر تعجب ہوا کہ انہیں میری برادری اور رشتہ داری کتنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز ہے اور اللہ تعالیٰ جو ہر چیز پر قادر اور غالب ہے جو سب سے زیادہ قوی ہے' وہ ان کی نظر میں رشتہ داری سے کمزور نظر آتا ہے۔ حالانکہ رشتہ داروں کو بیماریاں بھی لاحق ہوتی ہیں وہ مرتے بھی ہیں وہ عاجز اور کمزور بھی ہیں۔

قَالُوْا يَاشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ۝ قَالَ يَاقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۝ (هود۔۹۱'۹۲)

"کہنے لگے اے شعیب تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تو تمہیں اپنے اندر بہت کمزور پاتے ہیں اگر تیرے قبیلے کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہمارے نزدیک صاحب رعب نہیں ہے۔ کہا (شعیب علیہ السلام نے) اے میری قوم کے لوگو کیا تمہارے نزدیک میرے قبیلے کے لوگ اللہ سے بھی زیادہ عزت دار ہیں کہ تم نے اُسے (اللہ تعالیٰ کو) پس پشت (پیٹھ کے پیچھے) ڈال دیا ہے' یقیناً جو کچھ تم کر رہے ہو میرا رب سب کو گھیرے ہوئے ہے۔"

۱۰۔ **قوم کی آخری دھمکی:** تمام متکبروں کی طرح آپ کی قوم نے بھی جب دیکھا کہ ہماری کوئی دلیل اور تدبیر کام نہیں آرہی تو انہوں نے بھی آخری تیر کے طور پر دھمکیاں دینا شروع کر دیں اور ہر نبی کے متکبر اور منکر لوگوں نے یہی روش اختیار کی ہے۔

آپ کی قوم کے متکبر لوگوں نے دھمکی دیتے ہوئے کہا:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يَاشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا۔

"اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب ہم تجھ کو اور تیرے ماننے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے' یا تم ہمارے مذہب کی طرف لوٹ آؤ گے۔" (الاعراف۔۸۸)

۱۱۔ **قطعی دلیل:** شعیب علیہ السلام نے قوم کی اس دھمکی پر اپنی غیرت ایمانی اور اپنے عقیدے سے وابستگی کا ثبوت دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۝

"کہا (شعیب علیہ السلام نے) اگرچہ ہم کو ناپسند ہی ہو۔ تحقیق گھڑا ہم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اگر لوٹ آئیں ہم تمہارے دین میں، اِس کے بعد کہ نجات دی ہم کو اللہ تعالیٰ نے اور ہم نہیں تھے اِس لائق کہ پھر آئیں ہم اُس میں، مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا، وسیع ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز پر، اللہ تعالیٰ پر ہم بھروسہ کرتے ہیں، اے ہمارے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان، سچا فیصلہ اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔" (الاعراف۔۸۸، ۸۹)

۱۲۔ انہوں نے بھی پہلے لوگوں جیسی بات کہی: شعیب علیہ السلام کا سمجھانا ان کے کچھ کام نہ آیا، (بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ) "بلکہ انہوں نے بھی وہی کہا جو پہلے لوگوں نے کہا تھا۔" (المومنون۔۸۱)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

"کہا (اپنی کی قوم نے) تو، تو اُن میں سے ہے جن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔ اور تو، تو ہم ہی جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹ بولنے والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں۔ پس گرا دے ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے۔" (الشعراء۔۱۸۵ تا ۱۸۷)

۱۳۔ اپنے نبی کو جھٹلانے والی قوم کا انجام: جس امت نے بھی اپنے نبی کی تکذیب کی ان سب کا یک ہی انجام تھا کہ ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ اب ہلاک کرنے اور عذاب کی شکل کچھ اس طرح تھی :

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

"پس ان کو زلزلے نے آپکڑا وہ اپنے گھروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ○ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخَاسِرِيْنَ○

اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا' ان کی یہ حالت ہو گئی کہ جیسے اُن گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے' جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کی تکذیب کی تھی' وہ نقصان اُٹھانے والے ہو گئے۔" (الاعراف۔۹۱'۹۲)

۱۴۔ نبی نے رسالت پہنچادی اور امانت ادا کر دی: شعیب علیہ السلام نے باقی انبیاء کی طرح رسالت پہنچانے کا حق ادا کر دیا آپ نے امانت امت تک پہنچا کر حجت قائم کر دی۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يَاقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ○

"پس پھرا وہ (شعیب علیہ السلام) اُن سے اور کہا اے میری قوم البتہ تحقیق پہنچا دیا میں نے تم کو پیغام اپنے رب کا اور تمہاری خیر خواہی کی میں نے پھر کس طرح میں افسوس کروں کافر قوم پر۔" (الاعراف۔۹۳)

○—☆☆☆—○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا داؤد علیہ السلام اور سیدنا سلیمان علیہ السلام کا قصہ

قرآن مجید میں صرف ان انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہی نہیں کہ ان کے ساتھ کیا کیا واقعات پیش آئے؟ ان کی قوموں نے کس طرح ان کی تکذیب کی اور مذاق اڑایا' ان کی اہانت کی اور ان سے روگردانی کی۔

اور نہ ہی ان قوموں کا انجام بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی تکذیب کی اور اس کی پاداش میں ان پر کس طرح کے عذاب مسلط کئے گئے اور وہ کس طرح تباہ وبرباد کی گئیں۔

یہ دونوں صورتیں یعنی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب اور پھر اس کے بدلے میں ان قوموں کا انجام ہم پہلے واقعات میں پڑھ چکے ہیں۔ اب ان انعامات کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو نوازا ہے۔

۱۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرتا ہے: قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے انعامات کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان انعامات کو کہیں تفصیل سے اور کہیں اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

بہت سے انبیاء علیہم السلام کو ان نعمتوں سے نوازا' جن میں سے داؤد' سلیمان' ایوب' یونس' زکریا اور یحیٰی علیہم السلام ہیں۔

جہاں تک داؤد اور سلیمان علیہم السلام کا ذکر ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر سلطنت اور حکومت عطا کی انہیں اس قدر علم عطا کیا۔ جس سے بہت سے لوگ ناواقف تھے۔ بہت سی طاقتور اور دیو ہیکل چیزیں ان کے تابع کر دیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ قرآن مجید میں کیا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ "اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا تعریف اس اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○	لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت دی۔ اور داوٗد (علیہ السلام) کے وارث سلیمان (علیہ السلام) ہوئے اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں سب کچھ دیا گیا ہے' بے شک یہ کھلا ہوا فضل ہے۔" (النمل۔۱۵'۱۶)

۲۔ **داوٗد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں:** داوٗد علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو تابع کر دیا جو ان کے ساتھ تسبیح و تحمید اور دعا و اذکار میں مشغول رہتے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زرہیں (لوہے کی قمیضیں) بنانے کا فن سکھایا اور ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا' وہ اس سے جس طرح چاہتے فائدہ حاصل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کا اس طرح تذکرہ کیا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ○ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (سبا۔۱۰'۱۱)	"اور ہم نے داوٗد (علیہ السلام) پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو تم اُس کے ساتھ تسبیحات پڑھتے رہو اور اے پرندو' اور نرم کیا ہم نے اِس کے لئے لوہے کو۔ یہ کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ' تم سب نیک کام کیا کرو' یقین جانو کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔"

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○ (الانبیاء۔۷۹'۸۰)	"اور داوٗد علیہ السلام کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی اور بیشک ہم (ایسے کام) کرسکتے ہیں۔ اور ہم نے اُسے تمہارے لئے (جنگی) لباس بنانا سکھایا تاکہ وہ تم کو بچا سکے تکلیف (لڑائی) کے ضرر سے' پس کیا اب بھی تم شکر گزار نہ بنو گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ داؤد علیہ السلام کی ان نعمتوں پر شکر گذاری: داؤد علیہ السلام اس وسیع وعریض سلطنت اور بلا شرکت غیرے اتنی حاکمیت کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی، تواضع اور خشوع وخضوع سے پیش ہوتے۔ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے لمبی لمبی دعائیں اور تسبیحات کرتے، آپ لوگوں کے درمیان حق اور انصاف سے فیصلے کرتے تھے طاقت اور حکومت کے گھمنڈ پر آپ نے کسی پر ظلم وزیادتی یا ناانصافی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ قرآن مجید میں اس انداز سے کیا ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ (ص۔۲۶)	”اے داؤد ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ (حاکم) بنا دیا، پس تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں، ان کے لئے سخت عذاب ہیں، اس لئے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔“

۴۔ سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں: سلیمان علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو تابع کر دیا جو آپ کے حکم سے چلتی تھیں۔ وہ آپ کو تھوڑے ہی وقت میں تیزی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتی تھیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دیو ھیکل جنوں اور سرکش شیطانوں کو بھی آپ کے تابع کر رکھا تھا۔ وہ آپ کے سماجی اور تعمیراتی منصوبوں کو مکمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ	”ہم نے تند وتیز ہواؤں کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا، جو اس کے فرمان کے مطابق چلتی تھیں، جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی اور ہم ہر چیز کے جاننے والے ہیں۔ اور بہت سے شیاطین بھی ہم نے اُس کے تابع کئے تھے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ○ (الانبیاء۔۸۱'۸۲)

ش یطانوں میں سے جو (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے اُس کے لیے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے' ان کے نگہبان ہم ہی تھے۔"

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَ اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ○ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَايَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ○ (سبا۔۱۲'۱۳)

"اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے' ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ جو کچھ وہ (سلیمان علیہ السلام) چاہتا' جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور نقشے اور بڑے بڑے حوضوں کے مثل پیالے اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں' اے آلِ داؤد اِس کے شکریہ میں نیک اعمال کرو اور میرے بندوں میں سے شکر گذار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔"

۵۔ وسیع علم اور فقہی دسترس: سلیمان علیہ السلام کی ذہانت کی مشہوری اس وقت ہوئی جب آپ کے والد محترم (داؤد علیہ السلام) کے پاس ایک مقدمہ آیا آپ نے اس کا فیصلہ سنا دیا لیکن سلیمان علیہ السلام نے اپنے والد کے فیصلے کو درست نہ سمجھا اور اس میں اصلاح کر دی۔

وہ مقدمہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک قوم کی کھیتی یا انگور کی بیل تھی۔ جب وہ نشوونما پانے لگی تو دوسری قوم کی بکریاں اس میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے اس انگور کی بیل کو نقصان پہنچا دیا۔ کھیتی والے یہ مسئلہ لے کر داؤد علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ جس کا نقصان ہوا ہے اسے معاوضے کے طور پر یہ بکریاں دے دی جائیں۔

سلیمان علیہ السلام نے اس فیصلے کی مخالفت کی اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی یہ فیصلہ درست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ تو داؤد علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ آپ یہ کھیتی یا انگور کی بیل بکریوں والے کو دے دیں کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے اور اس کی پرورش کرے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی پہلی حالت پر آجائے۔ بکریاں اسے دے دیں جس کا نقصان ہوا ہے وہ ان سے فائدہ حاصل کرے۔ جب کھیتی درست ہو کر اپنی حالت پر آجائے تو کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے اور بکریاں ان کے مالک کو واپس کر دی جائیں۔

اس فیصلے کو اللہ تعالیٰ نے بہت پسند فرمایا کہ اس سے داؤد علیہ السلام کی فقاہت اور وسیع علم کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس فیصلے کو قرآن مجید میں بھی ذکر کیا ہے :

وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۝ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا۔ (الانبیاء۔۷۸، ۷۹)	"اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو (یاد کیجئے) جب کہ وہ کھیتی کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ، کچھ لوگوں کی بکریاں اس میں چر چگ گئی تھیں اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔ پھر ہم نے ان کا صحیح فیصلہ سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دیا تھا، ہر ایک کو ہم نے حکمت وعلم دے رکھا تھا۔"

۶۔ **سلیمان علیہ السلام پرندوں اور حیوانوں کی زبان سمجھتے تھے:** قرآن حکیم نے ایک بہت ہی پر حکمت قصہ بیان کیا ہے۔ جس سے سلیمان علیہ السلام کی حکومت کی وضاحت ہوتی ہے کہ آپ کس طرح حاضر دماغی اور روشن خیالی سے امور سلطنت سرانجام دیتے تھے۔ ص اور اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح دنیا و آخرت کی بھلائیاں آپ کے مقدر میں جمع کر رکھی تھیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی بادشاہت کے ساتھ ساتھ نبوت کا تاج بھی عطا فرمایا، آپ نے امور سلطنت نمٹانے کے ساتھ ساتھ دین رسالت کو بھی پہنچانے میں ذرا کوتاہی نہیں کی۔ ان دونوں ذمہ داریوں کو بہت احسن انداز میں نبھایا۔

آپ پرندوں اور حیوانوں کی زبان جانتے اور پہنچاتے تھے۔ آپ کے لشکر میں جنوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انسانوں کے علاوہ پرندے بھی شامل تھے۔ ان مختلف قسموں پر مشتمل لشکر کو آپ نے اس انداز سے کنٹرول کیا کہ وہ ایک مکمل نظام سے منسلک نظر آتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ چیونٹوں کی وادی سے گزر رہے تھے۔ ایک چیونٹی کو خطرہ محسوس ہوا کہ سلیمان علیہ السلام کی فوج کے گھوڑے اپنے پاؤں سے اسے اور اس کے قبیلے کو ختم نہ کر دیں اور ہماری اس ہلاکت کا سلیمان علیہ السلام اور اس کے فوجیوں کو علم نہ ہو۔ اس خطرے کے پیش نظر اس چیونٹی نے اپنے قبیلے اور خاندان کو بلوں میں جانے کے لئے کہا۔ سلیمان علیہ السلام اس کی یہ بات سمجھ گئے۔ چیونٹی کی اس بات سے آپ ناراض نہیں ہوئے اور نہ ہی غصہ کیا کہ اس نے یہ کیوں کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو ہماری ہلاکت کی خبر بھی نہیں ہو گی۔ بلکہ اس کی اس بات نے آپ کو مزید اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر کرنے پر ابھارا کہ اس ذات باری تعالیٰ نے اسے کس قدر نعمتوں سے نوازا ہے۔ آپ نے شکر کے ساتھ ساتھ نیک اعمال کرنے اور اللہ کے نیک بندوں کے راستے پر چلنے کی دعا بھی کی۔

۷۔ ھُدھُد کا واقعہ: ھُدھُد کی آپ کے لشکر میں بہت اہمیت تھی گویا وہ آپ کے کان اور آنکھیں تھی۔ وہ آپ کو پانی کے گھاٹ اور لشکروں کی چھاؤنیوں کے بارے مطلع کرتی تھی۔

سلیمان علیہ السلام نے اسے نہ دیکھا تو اس کی غیر حاضری کو ناپسند فرمایا اور دھمکی بھی دی' وہ کچھ دیر غائب رہنے کے بعد حاضر ہوئی اور سلیمان علیہ السلام سے کہنے لگی مجھے ان حالات کی خبر ہے جنہیں آپ اور آپ کا لشکر نہیں جانتا۔

میں آپ کے پاس ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں جو ملکہ سبا کے متعلق ہے جس کے پاس بہت بڑے ملک کی وسیع حکومت ہے۔ اس وسیع سلطنت اور بادشاہت کے باوجود میں نے انہیں جاہل اور بے وقوف ہی پایا ہے۔ وہ ایک اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ اتنی بھی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے کہ عبادت کے لائق کون ہے۔ کس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ حالانکہ ایک سادہ سی بات ہے کہ عبادت کے لائق وہی ایک اللہ ہی ہے جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ سلیمان علیہ السلام ' ملکہ سبا کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں: اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کو اس بات کا بہت افسوس ہوا کہ ان کی بادشاہت اور سلطنت کے پڑوس میں ایک ملک اور قوم آباد ہے جس کا انہیں علم ہی نہیں اور نہ ان تک دین کی دعوت پہنچا سکے ہیں اور وہ ابھی تک سورج کی پوجا کر رہے ہیں۔

آپ میں دینی حمیت بیدار ہوئی اور آپ نے یہی مناسب سمجھا کہ اس مشرکہ ملکہ کو اسلام کی دعوت دی جائے اور اسے کہا جائے کہ اس سے پہلے کہ ہمارے لشکر جو کہ بہت زبردست ہیں تمہاری حکومت کو ختم کر دیں اسلام قبول کر لو۔

آپ نے اس ملکہ کو ایک بہت ہی واضح خط لکھا جس کے ذریعے اسے اسلام کی دعوت دی گئی اور اسے کہا گیا کہ مطیع ہو کر ہمارے دربار میں آجاؤ۔ آپ نے اس خط میں نرمی' سختی' انبیاء علیہم السلام کی تواضع اور بادشاہوں جیسے رعب ودبدبہ کا مظاہرہ کیا۔

۹۔ ملکہ کا اپنی کابینہ سے مشورہ کرنا: سلیمان علیہ السلام چونکہ بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ نبی بھی تھے۔ ملکہ جو اس ملک کی حکمرانی کر رہی تھی بہت عقلمند تھی' وہ جلد بازی سے کام نہیں لیتی تھی' اسے بادشاہوں کی تاریخ اور فاتحین کے متعلق معلومات کا وسیع تجربہ تھا' اس نے اگر عقل استعمال نہیں کی تو معرفت الٰہی میں نہیں کی۔

وہ بادشاہت کے گھمنڈ میں نہیں آئی اور نہ ہی اپنی رائے کو حرف آخر سمجھا' بلکہ اس خط کو اپنی کابینہ کے سامنے پیش کیا اور یہ خط کوئی معمولی نہیں تھا' بلکہ یہ سب سے بڑے بادشاہ اور اللہ کے نبی کا خط تھا۔

ملکہ کی کابینہ کے جی حضوری وزیروں نے ملکہ کی خوشامد کی خاطر اپنی فوج کی کثرت اور' قوت کے دعوے کرنے شروع کر دیئے' جی حضوری وزیر اور مشیر جہاں بھی ہوں گے وہ اپنے بادشاہ اور لیڈر کو کبھی بھی صحیح مشورہ نہیں دیں گے۔

ملکہ بہت سمجھدار عورت تھی وہ ان وزیروں اور مشیروں کی خوشامدی باتوں میں نہیں آئی کہ ٹھیک ہے ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے پاس اتنی بڑی فوج ہے۔ بلکہ اس نے اپنی کابینہ کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے انہیں برے انجام سے ڈرایا اور انہیں فاتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہوں کی تاریخ بتائی اور انہیں بتایا کہ جو قومیں مغلوب اور مفتوح ہو جاتی ہیں وہ کس طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔

اس نے کہا کہ یہی حال ہمارے ملک کا ہو گا اور ساتھ ہی کہا کہ میں سلیمان علیہ السلام کی طرف تحفے تحائف بھیج رہی ہوں اور میں ان کا امتحان لینا چاہتی ہوں۔ اگر انہوں نے تحائف قبول کر لئے تو سمجھ لینا کہ وہ بھی عام بادشاہوں کی طرح کا ایک بادشاہ ہے تو پھر اس سے مقابلہ کرنا۔ اور اگر وہ تحائف قبول نہیں کرتے تو پھر سمجھ لینا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں اور پھر ان کی اتباع کرنا' کیونکہ اسی میں خیر ہے۔

۱۰۔ مک مکاؤ والا تحفہ: ملکہ سبا نے بادشاہوں کی شان کے مطابق ایک بہت بڑا تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ وہ تحفہ جب آپ تک پہنچا تو آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس سے بے غرضی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس مال کے ذریعے مجھ سے مک مکا کرنا چاہتے ہو تاکہ میں تمہارے شرک اور حکومت کو برقرار رہنے دوں؟ اللہ تعالیٰ نے جو بادشاہت' مال اور فوج مجھے دے رکھا ہے' وہ تمہارے پاس جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ میں نے جو خط لکھا ہے وہ حقیقت میں کوئی مذاق نہیں ہے۔ یہ کام دعوت و اطاعت کا ہے' یہ کوئی بھاؤ مکانے والا مسئلہ نہیں ہے۔ اور انہیں اپنے مقصد اور پروگرام سے آگاہ کیا کہ وہ ان کے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

۱۱۔ ملکہ باادب حاضر ہو جاتی ہے: جب یہ قاصد ملکہ سبا کے پاس واپس جاتا ہے اور اسے پوری تفصیل بتاتا ہے تو وہ اور اس کی قوم یہ جواب سن کر اطاعت قبول کر لیتے ہیں۔ اور ملکہ اپنے لشکر کو لیکر عاجزی کے ساتھ سفر کا آغاز کر دیتی ہے۔

جب سلیمان علیہ السلام کو ان کی پیش قدمی کا علم ہوا تو آپ نے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس ملکہ کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دکھانے کا پروگرام بنایا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کس قدر انعامات کئے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام نے اس کے عرش کو اپنے پاس لانے کا فیصلہ کیا جسے وہ بہت ہی مضبوط اور امانتدار بندوں کے سپرد کر آئی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے بھی اپنے مشیروں سے کہا کہ ملکہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لشکر کے پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا عرش یہاں پیش کیا جائے اور اس عرش کو مختصر ترین وقت میں پیش کرنا بھی سلیمان علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا۔ آپ نے اس عرش کی بعض چیزیں تبدیل کرنے کا بھی حکم دے دیا تاکہ وہ اس ملکہ کی ذہانت کا اندازہ کر سکیں۔ اگر وہ اپنے اس عرش کو نہ پہچان سکی تو پتہ چل جائے گا کہ حکومتوں کے معاملات تو بہت ہی پیچیدہ ہوتے ہیں جو اس عورت کے بس سے باہر ہیں۔

۱۲۔ **شیشے کا بہت بڑا محل:** سلیمان علیہ السلام نے جنوں اور انسانوں میں سے جو کاریگر تھے، انہیں حکم دیا کہ شیشے کا ایک بہت بڑا محل بناؤ اور اس کے نیچے پانی کے بہاؤ کا انتظام کرو، جو اس کاریگری کو نہیں جانتا وہ تو یہی سمجھے گا کہ یہ پانی ہے، حالانکہ پانی اور چلنے والے کے درمیان تو شیشہ تھا اور یہ بات پختہ تھی کہ ملکہ اس شیشے کو بھی پانی تصور کرے گی، اس لیے وہ اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے گی۔ ایسا کرنے سے اس کی غلطی واضح ہو جائے گی اور اس کی نظروں کا قصور اور دھوکہ کھا جانا بھی واضح نظر آجائے گا۔

ملکہ اور اس کی قوم سورج کو سجدہ کرتی تھی کیونکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بالکل واضح نشانی تھی۔ زندگی اور روشنی کا سب سے بڑا مظہر۔ یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے۔

اس طرح اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے گا، وہ جان لے گی کہ جس طرح اس سے شیشے کے معاملے میں غلطی ہو گئی اور اس نے اسے پانی سمجھتے ہوئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا، بالکل ایسے ہی سورج کے مسئلہ میں بھی اس سے اللہ کے معاملے میں غلطی ہو گئی اور اس نے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنی شروع کی۔ حالانکہ شیشے سے گزرنے کے لیے پنڈلی سے کپڑا نہیں اٹھانا چاہیے اور اسی طرح اللہ کے مقابلے میں سورج کی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔ اس کو اس طرح سمجھانا سینکڑوں خطبات اور ہزاروں دلیلوں سے بہتر تھا۔

۱۳۔ **ملکہ اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئی:** اور یہ ایسے ہی ہوا، ملکہ کو اپنی عقل و دانش کے ہوتے ہوئے اس غلطی پر بہت افسوس ہوا۔ اس نے شیشے کو بہتا اور موجیں مارتا ہوا پانی تصور کیا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ اس نے اس پانی کو عبور کرنا چاہا۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقع پر سلیمان علیہ السلام نے اس کی غلطی کی نشاندہی کی اور فرمایا یہ تو شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے۔

اب اس کی آنکھوں سے پردہ اٹھ گیا اور اس نے اپنی جہالت کا اعتراف کر لیا کہ اس نے سورج کی پوجا کر کے تو غلطی ہی کی' حالانکہ سورج کو ظاہر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے جلدی سے کہا :

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ (النمل۔۴۴)	"میرے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں فرمانبردار ہوئی ساتھ سلیمان (علیہ السلام) کے' اللہ رب العالمین کے لیے۔"

۱۴۔ سلیمان علیہ السلام کا قصہ قرآن کریم کی زبانی: اب سلیمان علیہ السلام کا پورا قصہ قرآن مجید اس انداز سے بیان کرتا ہے :

وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ اَمْ کَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ○ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْلَاَ اذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطَانٍ مُّبِیْنٍ ○ فَمَکَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۢ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ○ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِکُهُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ○ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ	"آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے' یہ کیا بات ہے کہ میں ھُدھُد کو نہیں دیکھتا' کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟ یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی معقول وجہ بیان کرے۔ کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اُس نے آکر کہا' میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ آپ کو اس کی خبر ہی نہیں اور میں سبا کی ایک سچی خبر آپ کے پاس لایا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ اُن پر ایک عورت حکمرانی کر رہی ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔ اور پایا اُس کو اور اُس کی قوم کو سورج کو سجدہ کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور شیطان نے ان کے اعمال (بد) اُن کی نظروں میں مزین کر کے پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا

روک دیا اُن کو صحیح راہ سے، پس وہ راہ ہدایت پر نہیں آتے۔ یہ کہ سجدہ کریں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے، نکالتا ہے چھپی ہوئی آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہی عظمت والے عرش کا رب (مالک) ہے۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔ میرا یہ خط لے جا کر اُنہیں دے دے، پھر اُن کے پاس سے (تھوڑا دور) ہٹ، پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ کہا (ملکہ نے) اے میرے سردارو! (درباریو) بیشک میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا (بھیجا) گیا ہے بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق وہ اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع ہوا ہے۔ یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ۔ اس (ملکہ) نے کہا اے میرے سردارو! تم میرے اِس کام میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی، جب تک کہ تمھاری موجودگی اور رائے نہ ہو۔ کہا اُنھوں (سرداروں) نے کہ ہم بڑی طاقت والے ہیں اور سخت جنگجو ہیں اور اختیار تیرے پاس ہے، پس تو خود دیکھ کہ تو کیا حکم کرتی ہے۔ کہا اُس (ملکہ) نے کہ بیشک بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی (علاقہ) میں تو اُس کو خراب کر دیتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ	اُن کے معزز لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور (یقین جانو
اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ○	وہ) ایسا ہی کرتے ہیں۔ میں اُن کی طرف ایک ہدیہ
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ	بھیج کر دیکھتی ہوں کہ قاصد (ایلچی) کیا جواب لے کر
فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ○	لوٹتے ہیں۔ پس جب آیا وہ (قاصد) سلیمان (علیہ السلام) کے
فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ	پاس تو کہا (سلیمان علیہ السلام نے) کیا تم مجھے مال سے مدد دینا
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ	چاہتے ہو؟ جو کچھ دیا مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ اِس سے
اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ	اچھا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ تو واپس
بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ○ اِرْجِعْ	جا اُن کی طرف' ہم ان کے مقابلہ پر وہ لشکر لائیں گے
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ	جن کے مقابلہ کی اُن میں طاقت نہیں اور ہم انہیں
لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً	ذلیل و پست کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ کہا
وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ○ قَالَ يٰٓاَيُّهَا	(سلیمان علیہ السلام نے) اے سردارو! تم میں سے کوئی ہے
الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا	جو اُس کا تخت میرے پاس لے آئے پہلے اِس سے
قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ○ قَالَ	کہ' وہ لوگ آئیں میرے پاس مسلمان ہو کر۔ کہا
عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ	ایک سرکش جن میں لاتا ہوں اُس (تخت) کو آپ کے
قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ	پاس آپ کے اس جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اور میں
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ○ قَالَ الَّذِيْ	اِس (کام) پر قدرت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں۔ کہا
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا	اُس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا' میں لاتا
اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ	ہوں اُس کو آپ کے پاس آپ کے آنکھ جھپکنے سے
طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ	بھی پہلے' جب آپ نے اُس (تخت) کو اپنے سامنے
قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ	دیکھا تو کہا یہ میرے رب کا فضل ہے' تاکہ وہ مجھے
لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ	آزمائے کہ کیا میں شکر کرتا ہوں یا میں ناشکری کرتا
شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ	ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس وہ اپنے نفس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ○ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ○ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ○ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ○ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

(النمل-۴۰ تا ۴۴)

کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے پس بیشک میرا رب بے نیاز اور کریم ہے۔ کہا سلیمان نے اِس تخت میں کچھ تبدیلی کر دو' ہم دیکھتے ہیں کہ وہ راہ پالیتی ہے یا اُن میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے (یعنی تخت کو پہچانتی ہے یا نہیں)۔ پھر جب وہ آئی تو اسے کہا گیا کہ کیا تیرا تخت اِسی طرح کا ہے؟ اُس (ملکہ) نے کہا گویا یہ تو وہی ہے اور اِس واقعہ سے پہلے بھی ہمیں علم تھا اور ہم مسلمان تھے۔ اور روک رکھا تھا اُن کو اُن چیزوں نے جن کی وہ اللہ کے علاوہ پوجا کرتی تھی بیشک وہ کافر قوم میں سے تھی۔ کہا گیا اُس کو شاہی محل میں داخل ہو' پس جب اُس نے اُس کو دیکھا تو اُس کو گہرا پانی سمجھا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا' کہا (سلیمان علیہ السلام نے) یہ محل شیشوں کا جڑاؤ ہے (پانی نہیں ہے) کہا (ملکہ نے) اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اسلام لائی ساتھ سلیمان (علیہ السلام) کے' اللہ کے لیے جو پالنے والا ہے جہانوں کا۔"

یہ پورا واقعہ جو تفصیل سے بیان ہوا ہے' اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کا ہے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ سلیمان علیہ السلام نے توحید کی دعوت دینے کے لیے کیسا انداز اختیار کیا اور آپ نے کس حکمت اور دانائی کے ساتھ اپنے پیغام کو پہنچا کر اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا۔

۱۵۔ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا: یہودیوں نے سازش کے طور پر سلیمان علیہ السلام کی طرف ایک ایسی چیز منسوب کی جس کی ایک عام مومن' موحد سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ چہ جائیکہ وہ بات اس شخصیت سے منسوب کر دی جسے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے خلافت و نبوت کی نعمت سے نواز کر علم و حکمت اور عزت بھی بخشی ہو۔

یہودیوں نے کفر اور جادو کو آپ سے منسوب کیا اور کہنے لگے کہ آپ بیویوں کی وجہ سے شرک میں نرمی برتتے ہیں اور توحید کے معاملہ میں بھی اتنی پختگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جو علیم و خبیر ہے' نے آپ کو یہودیوں کے تمام الزامات سے بری کر دیا۔

سلیمان علیہ السلام کی برأت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کلمات سے فرمایا:

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ (البقرۃ۔۱۰۲)	"اور سلیمان (علیہ السلام) نے تو کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا' جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔"

اور فرمایا:

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔ (ص۔۳۰)	"ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) عطا فرمایا' وہ بڑے نیک بندے تھے اور بڑی ہی رغبت رکھنے والے تھے۔"

اور فرمایا:

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ (ص۔۴۰)	"اور ان کے لیے ہمارے پاس بڑا نزدیکی کا مرتبہ ہے اور بہت اچھا ٹھکانا ہے۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ایوب علیہ السلام کا قصہ

ا۔ **ایوب علیہ السلام کا عجیب قصہ:** قرآن مجید کے باقی قصوں سے ہٹ کر ایوب علیہ السلام کا قصہ بھی عجیب ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر جو نعمتوں کا ظہور فرماتا ہے' ان کا ایک مظہر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے صابر' شاکر بندوں اور اپنے محبوب انبیاء علیہم السلام پر جو نعمتیں نازل فرماتا ہے' ان کا مظہر ہے۔

ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے مویشی اور زمین دے رکھی تھی اور اس کے علاوہ اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نعمتوں میں آزمایا اور ہر نعمت ایک ایک کر کے جاتی رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم کی بھی آزمائش کی۔ آپ کے پورے جسم میں سے صرف اور صرف دل اور زبان ہی محفوظ رہے' جن سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ آپ کی اس قدر آزمائش کی گئی کہ آپ کے ہمنشین بھی آپ سے الگ ہو گئے اور آپ کو شہر کے ایک کونے میں الگ تھلگ کر دیا گیا۔ آپ کی دادرسی اور حوصلہ افزائی کے لیے بیوی کے سوا کوئی بھی نہ رہا۔ وہ آپ کی ہر طرح سے خدمت کرتی اور ہر مشکل میں آپ کے ساتھ رہی۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آپ کی بیوی لوگوں کی محنت مزدوری کرتیں۔

۲۔ **ایوب علیہ السلام کا صبر:** ان مشکلات' مصائب اور آلام کے باوجود آپ نے صبر و شکر کا مظاہرہ کیا اور آپ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر و شکر کرتے رہے۔ آپ کی اس ذکر و شکر والی زبان پر کبھی بھی شکایت کا لفظ نہیں آیا۔ آپ نے ان تمام مصائب کو صبر و شکر سے برداشت کیا۔ آپ نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ اس کی مدد کو پہنچے۔ آپ کی ثابت قدمی کا اس بات سے اندازہ لگائیں' کہ آپ ہر طرح کی آزمائش میں ذرا برابر بھی رنجیدہ نہیں ہوئے' نہ ہی اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوئے اور نہ ہی کبھی مایوس ہوئے۔ آپ کئی سال تک بنی اسرائیل کے کوڑا کرکٹ کی جگہ پر پڑے رہے اور آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ آزمائش اور عنایت: اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی آزمائش کر لی اور ہر لحاظ سے ایوب علیہ السلام کو جانچ پرکھ لیا تو آپ کو بلند درجات عطا فرمانے کا ارادہ کیا۔ آپ کو مقبول ہونے والی دعا سکھائی جس سے آپ کی عاجزی اور کمزوری ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ گاہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہی ذات ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی ذات نے آپ کے جسم کو صحیح سلامت کر دیا' مال بھی واپس مل گیا بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈال کر اسے کئی گنا بڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو اس طرح بیان کیا ہے:

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ (الانبیاء۔ ۸۳'۸۴)

"اور ایوب (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اُس کی (پکار) سن لی اور جو دکھ اُنہیں تھا' اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمایا اور ان کے ساتھ اور بھی (بہت کچھ) دیا اپنے پاس سے خاص مہربانی سے اور نصیحت ہے عابد (عبادت کرنے والوں) کے لیے۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا یونس علیہ السلام کا قصہ

۱۔ یونس علیہ السلام کا قصہ اور اس کی حکمت: اب یونس علیہ السلام کا قصہ آتا ہے جو ایوب علیہ السلام کے قصے سے ملتا جلتا ہے۔ اس سے بھی یہی سبق ملتا ہے کہ جب ہر طرف سے امیدیں ختم ہو جاتی ہیں اور مایوسی کے سیاہ بادل ہر طرف چھا جاتے ہیں' کسی طرف سے بھی امید کی کرن باقی نہیں رہ جاتی اور موت کی طاقتور چکی زندگی کے کمزور دانے کو پیسنے کے لیے چکر لگانا شروع کر دیتی ہے تو ایک ذات باقی رہ جاتی ہے جو اپنے بندے پر بہت ہی رحیم و کریم ہے جو اس کی مدد کو پہنچتی ہے اور اس انسان کی مشکل کو حل کر دیتی ہے۔ وہ عظیم ذات اپنی قوت عظیم سے اس کمزور و ناتواں انسان کو موت کی وادی سے صحیح سلامت نکال لیتی ہے کہ اس پر کسی طرح کی خراش بھی نہیں آتی اور وہ اس طرح امن و سکون سے ہو جاتا ہے جس طرح وہ اپنے گھر میں سکون سے ہو۔

۲۔ بعثت یونس علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو "نینوا" بستی کی طرف مبعوث فرمایا۔ آپ نے قوم کو اللہ کی دعوت دی اور انہوں نے اس دعوت کا انکار کیا اور اپنے کفر میں بڑھتے ہی گئے۔ ان حالات کو دیکھ کر یونس علیہ السلام ان سے ناراض ہو گئے اور انہیں تین دن کے بعد آنے والے عذاب سے ڈرا کر وہاں سے چلے گئے۔ قوم نے جب تحقیق کی تو انہیں معلوم ہو گیا کہ نبی جو بات کہتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے' اس میں کسی قسم کے شک اور جھوٹ کا شائبہ تک نہیں ہوتا' جب انہیں عذاب آنے کا یقین ہو گیا تو وہ اپنے اہل و عیال' بچے اور مویشی لے کر ایک صحرا میں چلے گئے' انہوں نے بچوں کو ماؤں سے جدا کر دیا اور اللہ کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے لگے۔

اونٹ اور اس کے بچے رونے لگ گئے' گائے اور اس کی اولاد نے بھی واویلا کرنا شروع کر دیا' ان کے ساتھ بکریوں نے بھی ممیانہ اور شور کرنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان سے آنے والے عذاب کو ٹال دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ○ (یونس۔۹۸)

"پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی ایمان لائی ہوئی کہ جس کو ایمان لانے سے نفع ہوتا سوائے یونس (علیہ السلام) کی قوم کے' جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیا کی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور فائدہ دیا ہم نے ان کو ایک خاص وقت مقررہ تک۔"

۳۔ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں: یونس علیہ السلام قوم سے ناراض ہو کر ساحل سمندر کی طرف آئے اور کشتی پر سوار ہو گئے تاکہ ان نافرمانوں کی بستی کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں' کشتی میں کافی (گنجائش سے زیادہ) لوگ سوار تھے' جس وجہ سے کشتی ڈگمگانے لگی' جب تمام سواروں کو ڈوبنے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ قرعہ اندازی کرتے ہیں' جس کے نام کا قرعہ نکلے گا اسے دریا میں ڈال دیا جائے گا تاکہ کشتی کا وزن کم ہو جائے۔

جب قرعہ اندازی کی گئی تو یونس علیہ السلام کا نام نکل آیا' کشتی والوں نے آپ کو دریا میں پھینکنے سے انکار کر دیا کہ اس نیک آدمی کو دریا میں نہیں پھینکنا' دوبارہ قرعہ اندازی کی گئی تو پھر آپ کا ہی نام نکلا' اس مرتبہ بھی قوم نے آپ کو پھینکنے سے انکار کیا۔ تیسری بار پھر قرعہ اندازی کی گئی تو اس بار بھی یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ○ "تو پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گیا۔" (الصافات۔۱۴۱)

ہر بار قرعہ آپ ہی کے نام نکلا' اس مرتبہ یونس علیہ السلام قوم سے ایک طرف ہو گئے' کپڑے اُتارے اور دریا میں کود گئے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو حکم دیا' وہ دریا پھاڑتی ہوئی آپ کے پاس پہنچی' جونہی یونس علیہ السلام نے دریا میں چھلانگ لگائی اس مچھلی نے آپ کو نگل لیا' اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ اے مچھلی! اس کا گوشت کھانا ہے نہ اس کی کسی ہڈی کو نقصان پہنچانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی: یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تو آپ بے شمار اندھیروں کی لپیٹ میں تھے' مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا' دریا کا اندھیرا' رات کا اندھیرا' یعنی اندھیرے کے اوپر اندھیرا تھا' آپ کس قدر اندھیروں میں تھے' اللہ تعالیٰ نے جتنی مدت چاہا آپ کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلمات سکھائے جن سے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں اور تکالیف دور ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

آپ قرآن کو سنیں کہ وہ اس منفرد اور عجیب قصے کو کس انداز سے پیش کرتا ہے' جس میں ہر پریشان حال اور مصیبت زدہ انسان کے لئے تسلی اور اطمینان ہے' ایسے انسان کے لئے امید کی کرن جس پر زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہو گئی ہو اور اس کا اپنا دل بھی مایوسی سے گھٹتا ہو اور اس کو اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نظر نہ آتی ہو۔

قرآن کریم بیان کرتا ہے:

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الانبیاء۔۸۷'۸۸)

"اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کا ذکر اُن کو سنا' جب کہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا اُس نے کہ ہم اُسے پکڑ نہیں سکیں گے' پھر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اُٹھا کہ الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے' بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔ تو پھر ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔"

○═☆☆☆═○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

۱۔ **نیک فرزند کے لئے زکریا علیہ السلام کی دعا:** اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو انعامات کئے ہیں ان کی دوسری صورت بیان کی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے' جنہوں نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت' زکریا علیہ السلام کی اس دعا سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو آپ نے نیک' متقی اور صالح بیٹے کے حصول کے لئے کی' جو آپ کا اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اللہ تعالیٰ کی دعوت لوگوں تک پہنچاتے۔

زکریا علیہ السلام جب دعا کرتے ہیں تو اپنے بڑھاپے' جوڑوں کی کمزوری بالوں میں سفیدی اور اپنی عورت کے بانجھ ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی وہ تمام ظاہری اسباب بیان کرتے ہیں جن کی وجہ سے انسان اولاد کے حصول کی امید سے مایوس ہو جاتا ہے' آپ جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تو وہ آپ کی دعا قبول فرماتے ہیں اور لوگوں کے ان خیالات اور پرانی باتوں کو ختم اور باطل قرار دیتے ہیں' جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسباب اور وسائل کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک بیٹا عطا کیا اور انہیں ابتدائی عمر میں ہی شان وشوکت' حکمت ودانائی اور علم و حلم سے نوازا اور انہیں نرم دلی' خیر خواہی' تقویٰ اور والدین سے حسن سلوک رقیق القلب' اور دوسروں کی مدد کرنا وغیرہ جیسی صفات سے متصف بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو اطمینان دلانے کے لئے' کہ اس کی دعا قبول ہو گئی ہے بعض نشانیاں دکھائیں' جو اللہ کی وسیع قدرت اور اختیارات پر دلالت کرتی ہیں' کہ وہ جو کرنا چاہے کر سکتا ہے' اس کا ہر چیز پر کنٹرول ہے انسان کے جسم کے ہر ہر عضو پر اس کا حکم چلتا ہے' جس عضو کو وہ چاہے حرکت دے اور جس کو چاہے معطل کر دے اور یہ بات ثابت کردی کہ تمام امور اسی کے قبضہ میں ہیں' وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے وافر مقدار میں رزق عطا فرماتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عمران کی بیوی کا نذر ماننا: عمران کی بیوی نے نذر مانی۔ (آپ سیدنا زکریا علیہ السلام کے خاندان کی نیک خاتون تھیں جو اللہ اور اس کے دین سے پیار کرتی تھیں) آپ نے یہ نذر' یا منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے کی نعمت سے نوازا' تو وہ اسے دین کی خدمت کے لئے اللہ کے لئے وقف کر دیں گی۔

آپ نے اللہ سے یہ بھی عرض کی کہ وہ اس بچے کو قبول فرمائیں اور اس کے ذریعے اپنے دین اور بندوں کو فائدہ پہنچائیں اور یہ بھی دعا کی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں اور وہ ہدایت کے سلسلے میں لوگوں کے پیشوا ہوں۔

۳۔ بچی کی پیدائش پر پریشانی: اس نیک خاتون کا پروگرام کچھ اور تھا' جبکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا' اللہ تعالیٰ ان امور کو بہتر جانتے ہیں جن میں انسان کی بہتری اور مصلحت ہے۔ عمران کی بیوی نے جب بچے کو جنم دیا تو وہ بہت پریشان ہوئیں کہ یہ بچہ تو مؤنث' یعنی بیٹی ہے' اس لئے آپ نے اسے چھپا لیا۔

لیکن یہ بچی تو اپنی صفات کے لحاظ سے باقی بچیوں جیسی نہیں تھیں' بلکہ عبادت گزار' نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ اس کام کے آغاز اور انجام سے بخوبی واقف ہوتے ہیں' وہ جانتے ہیں کہ نبوت کا تاج صرف مردوں کے سر پر ہی سجتا ہے' اس لئے عمران کی بیٹی نبی نہیں ہو سکتیں' پس اللہ تعالیٰ نے اس بچی کو اچھے انداز سے قبول فرمایا اور ان کو ایک نبی کی ماں بنا کر شان اور عظمت سے نوازا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ فَلَمَّا	"جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے پروردگار جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اُسے میں نے (تیرے نام پر) آزاد کرنے کی نذر مانی ہے' پس تو اسے میری طرف سے قبول فرما' یقیناً تو خوب سننے والا ہے۔ پس جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○	بچی جنی' تو کہنے لگی کہ پروردگار میں نے تو لڑکی جنی ہے' اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم تھا جو اُس نے جنا تھا اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں (ہوتا) اور میں نے اُس کا نام مریم رکھا ہے' میں اُسے اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔" (آل عمران۔۳۵'۳۶)

۴۔ **نیک خاتون پر اللہ کی عنایت:** عمران کی بیٹی مریم' زکریا علیہ السلام کی کفالت میں تھیں' اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے پھل اور میوے عطا کئے جو اس علاقے اور موسم سے مطابقت نہیں رکھتے تھے' آپ ان پھلوں سے جو چاہتیں کھا لیتی اور جو چاہتیں کسی کو دے دیتیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ○	"پس اُسے اُس کے رب نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اسے بہترین پرورش دی اور زکریا (علیہ السلام) کو اُس کا کفیل بنایا' جب کبھی زکریا (علیہ السلام) اُس کے حجرے میں جاتا' اس کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتا' وہ پوچھتا اے مریم یہ روزی تیرے پاس کہاں سے آئی؟ وہ کہتی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے' بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔" (آل عمران۔۳۷)

۵۔ **زکریا علیہ السلام پر رب کی طرف سے وحی:** اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو وحی بھیجی۔ آپ سلسلہ نبوت کی ایک کڑی تھے' آپ بہت ہی عقلمند اور ذہین تھے' اللہ تعالیٰ جو اس بات پر قادر ہیں کہ ایک خاتون کو عزت سے نوازیں' تو وہ اس کی ماں کو اخلاص کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں' کہ وہ نذر مانیں اور اللہ سے دعا کریں اور اس کی خالص اطاعت اور عبادت کریں' جو ذات زمان و مکان اور موسم کی قید کا لحاظ کئے بغیر مختلف قسم کے پھل دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔

وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اس ضعیف العمر شخص کو بیٹے کی نعمت سے نوازے جسے اپنی ادھیڑ عمری' بڑھاپے' کمزوری اور بیوی کے بانجھ پن کا اعتراف ہو اور وہ ہر طرح سے مایوس بھی ہو' کیونکہ اسباب اور وسائل کے ہم تو محتاج ہیں' اللہ تعالیٰ کسی چیز کا محتاج نہیں۔

وہ جو چاہے کر سکتا ہے وہ اپنے منصوبوں اور ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔ زکریا علیہ السلام جو بوڑھے ہونے کے ساتھ ساتھ ہمت ہار بیٹھے تھے' وہ اللہ کی قدرت دیکھ کر جوش میں آئے اور ہمت باندھ کر اللہ سے مکمل امید رکھ کر دعا کے لئے زبان کو حرکت دیتے ہیں' آپ کی زبان سے دعا جاری ہوتی ہے' تو ساتھ ہی فرشتے اس دعا پر آمین کہتے ہیں' جس سے اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ○	"اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہا' اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔" (آل عمران۔۳۸)

۶۔ **بچے کی بشارت:** اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا اور انہیں نیک بیٹے کی بشارت اور خوشخبری دی کہ عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں نیک بیٹا عطا فرمائیں گے۔

انسان چونکہ فطرتاً" جلد باز ہے' اب دعا کرنے کے بعد زکریا علیہ السلام نے اس واقعہ کے ظہور کی نشانیاں طلب کیں کہ کب واقع ہو گا' تو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں بتاتے ہوئے فرمایا :

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ○	"کہا پروردگار میرے لئے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے' فرمایا نشانی یہ ہے کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کر سکے گا مگر اشارے سے' تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح و شام اُس کی تسبیح بیان کرتا رہ۔" (آل عمران۔۴۱)

اللہ تعالیٰ جس نے زبان کو قوت گویائی عطا فرمائی وہ اس پر بھی قادر ہے کہ اس بولنے کی صلاحیت کو چھین لے اور بولتی زبان کو گونگا بنا دے اور وہ ایک کلمہ بھی ادا نہ کر سکے' وہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس صفت کو چاہیں سلب کر سکتے ہیں' وہی قوتیں اور نعمتیں عطا کرتا ہے اور وہی اگر چاہے تو ان قوتوں اور صلاحیتوں کو چھین بھی سکتا ہے۔

۷۔ **اللہ تعالیٰ کی نشانیاں اور اس کی قدرت:** اللہ تعالیٰ کی نشانیاں اور اس کی قدرت ان کے جسم میں ظاہر ہونا شروع ہوئیں' پھر آپ کے گھر اور خاندان میں ظاہر ہونا شروع ہو گئیں' آپ کے ہاں بیٹا یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں' آپ کی ہمت بندھ گئی اور آپ کی دعوت کو بھی تقویت ملی۔

آپ اس قصہ کو قرآن کریم کی زبان میں سنیں:

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝

"اور زکریا (علیہ السلام کو یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب سے دعا کی کہ' اے میرے پروردگار مجھے تنہا نہ چھوڑ' تو سب سے بہتر وارث ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اُسے یحییٰ عطا فرمایا' اور اُس کی بیوی کو اُس کے لیے تندرست کر دیا' یہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور توقع اور خوف سے ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔" (الانبیاء۔۸۹'۹۰)

۸۔ **یحییٰ علیہ السلام دعوت کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں:** جب یحییٰ پیدا ہوئے تو وہ اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتے ہیں اور اپنے عظیم والد کے خلیفہ بنتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور دین خالص کی دعوت کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں' آپ میں نیک بختی کے آثار بچپن سے ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

وہ چھوٹی عمر میں ہی بڑے شوق اور انہماک سے علم حاصل کرتے ہیں اور جوانی کے عالم میں تقویٰ' پرہیز گاری اور اصلاح کی صفات سے مالا مال ہوتے ہیں' والدین کے ساتھ حسن سلوک' محبت اور رحم دلی میں اپنے ہم عمروں سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے' لوگ آپ کی طرف ہاتھوں کے اشارے کر کے تعریف کرتے کہ یہ بچہ بہت عقلمند اور ذہین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَايَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ○ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا ○ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ (مریم۔ ۱۲ تا ۱۵)

"اے یحیٰ! کتاب کو مضبوطی سے تھام لے اور ہم نے اسے بچپن ہی سے دانائی عطا فرمائی۔ اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیز گار شخص تھا۔ اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا، وہ سرکش اور گناہ گار نہ تھا۔ اُس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔"

○═══☆☆☆═══○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا قصہ

۱۔ خلاف عادت واقعہ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا دور آتا ہے آپ کی نبوت ہمارے نبی محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے تک تھی۔ یعنی آپ باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے آخر اور ہمارے نبی محمد ﷺ سے پہلے تشریف لائے۔

آپ کا قصہ بہت منفرد حیثیت کا حامل ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' وہ اپنے فیصلوں اور ارادوں کو نافذ کر کے عمل اور تکمیل کروا سکتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے قصے کے بہت سے پہلو خلاف عادت ہیں' آپ کی ولادت بھی عام پیدائش کے عمل سے ہٹ کر ہوئی' جس سے عقلیں دنگ رہ گئیں اور تمام طبی قوانین منسوخ ہو کر رہ گئے' جو لوگ طبی اور طبعی قوانین پر اس طرح یقین رکھتے ہیں' جس طرح معبود پر ایمان ویقین ہوتا ہے جو بدلتا نہیں' اور جو لوگ مشاہدہ اور تجربہ پر اور احکام طب کو اس طرح اٹل سمجھتے ہیں' جس طرح جبریل علیہ السلام کو خلاف عادت پیدائش پر ایمان لانا نہایت ہی مشکل ہے۔

کیونکہ ایسے لوگ ظاہری اسباب پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کے بارے میں غلطی اور جہالت پر رہتے ہیں' کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور وہ ہر چیز پر غالب ہے' اس کا ارادہ اور فیصلہ مکمل ہو کر رہتا ہے' وہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے' اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○	"وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے' اُسے اتنا فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔" (یٰسین۔۸۲)

جو شخص اللہ تعالیٰ کو معبود اور قادر مطلق سمجھتا ہے اس کے لئے اس خلاف عادت واقعہ کو ماننا ذرہ برابر بھی مشکل نہیں' کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ ہر چیز کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق ومالک اور مدبر ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

"وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا' بنانے والا' صورت کھینچنے (بنانے) والا' اسی کے لئے اچھے نام ہیں' وہ ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے' اُس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔" (الحشر۔۲۴)

جو انسان اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق سمجھتا ہے اس کا اس پر بھی ایمان ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق پانی اور مٹی سے ہوئی' وہ ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے' یعنی آدم علیہ السلام کا باپ تھا' نہ ماں ۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش باپ کے بغیر ہوئی' آپ کی ماں تھی' اس لئے آپ کی پیدائش پر ایمان لانا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے زیادہ آسان ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ○ (اٰل عمران۔۵۹)

"بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) جیسی ہے' اس کو مٹی سے بنایا پھر اسے کہا ہو جا پس وہ ہو گیا۔"

۲۔ عجیب قصہ: عیسیٰ علیہ السلام کا سارا معاملہ ہی عجیب ہے' آپ کی پیدائش ایسے وقت میں ہوئی' جب یونان علوم عقلیہ' فلسفہ اور علم حساب کی بلندی تک پہنچ چکا تھا' جب کہ علم طب کے معاملہ میں تو اس حکومت کا بول بالا تھا۔

۳۔ ظاہری اسباب کے سامنے یہودیوں کی سرنگونی: یہودی عاجز آگئے حالانکہ وہ ایسی امت ہیں جس میں کثرت سے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے' اس کے باوجود اس امت میں بہت سے عقائد اور نظریات مشہور ہوئے' ان کے نظریات میں سے ایک نظریہ انکارِ روح کا ہے' وہ ہر چیز کو مادی نظر سے دیکھتے تھے۔

وہ اس نظریہ میں اس قدر بڑھ گئے تھے کہ وہ کسی بھی کام کے وقوع پذیر ہونے کے لئے اسباب اور وسائل پر یقین رکھتے تھے' وہ ان ذرائع کے بغیر کسی کام کے ہونے پر یقین نہیں رکھتے تھے' حالانکہ معجزات النبی تو خرق عادت ہوتے ہیں' وہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ اسباب وذرائع کا محتاج نہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بھی ان مادی عقلوں اور ذہنوں کی درستگی کے لئے کافی ہے۔ یہودی ظاہری چیز پر ایمان رکھتے تھے' وہ ہر چیز کے ظاہری پہلو دیکھتے کہ یہ چیز کتنی خوبصورت ہے' حالانکہ ظاہری بناوٹ' سجاوٹ کے بارے بتایا گیا ہے کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔

یہودی بھی ظاہری چھلکے پر ہی اکتفا کرتے تھے' یہ نہیں دیکھتے تھے کہ اس کے اندر جو مغز ہے اس کی کتنی اہمیت ہے' وہ حقیقت کو چھوڑ کر ظاہری حسن پر ہی ایمان ویقین رکھتے تھے' وہ مال ودولت کی محبت میں بہت بڑھ گئے تھے اور دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے تھے اور بڑے انہماک سے اس کے حصول کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ اس محبت نے ان کے دل سخت کر دیئے تھے اور وہ ظلم پر اتر آئے' وہ غریبوں' ناداروں اور محتاجوں کے بارے میں ذرا بھی نرم گوشہ نہیں رکھتے تھے' ان کے دل رحم سے خالی تھے۔

وہ اسرائیلوں کے علاوہ لوگوں کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کرتے تھے' یا پھر اس سے بھی بڑھ کر جمادات کی طرح جن میں جان وروح نہیں ہوتی' وہ کمزوروں اور محتاجوں پر ظلم وزیادتی کرتے جب کہ مالداروں اور زور آوروں کے بارے نرم گوشہ رکھتے تھے' جہاں غلبہ اور قوت حاصل ہوتا تو ان کے دل سخت ہو جاتے اور جہاں کمزوری محسوس کرتے تو عاجزی اختیار کر لیتے' انہوں نے غلامانہ ذلت آمیز زندگی بسر کی' وہ رومانی حکم کے زیر تسلط رہے جو شام اور فلسطین میں طویل مدت تک قائم رہا' ان کی برائیوں میں نفاق' حیلہ بازی' توہم پرستی اور بد گمانی زیادہ قابل ذکر ہیں۔

۴۔ حقیر جاننا اور سرکشی کرنا: یہودی انبیاء علیہم السلام کو حقیر سمجھتے تھے اور انہیں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے' یہاں تک کہ انہیں قتل کرنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے' وہ سودی کاروبار کرتے اور دینی تعلیم کو فضول اور بے مقصد تصور کرتے تھے' وہ جور وظلم کرتے اور انسانی تعظیم وتوقیر کی قدر نہ کرتے' ان کے دل اللہ کی خالص محبت اور انسانوں پر رحمت سے خالی تھے۔

وہ ہمدردی' خیر خواہی' نیکی اور احسان کے لفظ کو بھی بھول چکے تھے' وہ نبوت اور رسالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایمان رکھتے تھے' ان میں بہت سے انبیاء علیہم السلام ہوئے' ان کی کتابیں واقعات سے بھری پڑی ہیں' وہ صرف ان واقعات کو مانتے تھے جو ان کی خواہشات کے مطابق ہوتے' یا پھر ان کی سیرت اور اخلاق وعادات کی تائید وحمایت کرتے۔

جو کوئی تنقید کرتا یا محاسبہ کرتا اور انہیں صحیح دین اور واضح حق اور حالات کی درستگی کی دعوت دیتا' اس کے خلاف ہو جاتے' اس سے دشمنی رکھتے بلکہ لڑائی بھی کرتے' وہ جھوٹ بولنے اور اپنی طرف سے دین سازی' حق کو چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے میں بہت ہمت اور حوصلہ رکھتے تھے' گویا یہ کام ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھے۔

۵۔ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں: بنی اسرائیل اپنے زمانے کی تمام امتوں سے عقیدہ توحید کی وجہ سے ممتاز مقام رکھتے تھے اور اسی وجہ سے انہیں باقی تمام قوموں پر فضیلت دی گئی تھی اور انہیں بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ○	"اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں اور بیشک میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔" (البقرۃ۔ ۴۷'۱۲۲)

۶۔ اچھائی سے ناواقفیت: مشرک لوگوں کے ساتھ رہ رہ کر اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے دوری کی بنا پر یہودیوں کے عقائد اور اخلاق بری طرح متاثر ہوئے' انہوں نے مصر میں بچھڑے کی پوجا کی اور عزیر علیہ السلام کی تعظیم میں اس قدر غلو کیا کہ انہیں عابد اور انسان کی حدود سے نکال کر اللہ کے بیٹے تک بنا ڈالا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔

یہ قوم اخلاق واعتدال کی تمام حدود کو توڑ کر اتنی بے باک ہو گئی کہ انہوں نے بعض مشرکانہ اعمال' جادو اور کفر کے افعال اور بُری بُری حرکات کو بھی انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی اور اس معاملہ میں اللہ سے بھی نہ ڈرے۔

۷۔ فخر اور ناز و نخرے: ان تمام برائیوں کے باوجود ان میں سے ہر ایک کو اپنے حسب ونسب پر بڑا ناز تھا' وہ امیدوں اور آرزوؤں پر اعتماد کرتے تھے اور بڑی بڑی امیدوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہارا لیتے تھے' ان کے اس طرز کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے' کہ وہ کہتے ہیں کہ (نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبّٰٓؤُهٗ) "ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔" پھر کہنے لگے : (لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً) "ہمیں صرف چند دن آگ کا عذاب ہو گا۔"

۸۔ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت: مسیح علیہ السلام کی ولادت اور آپ کی زندگی' دعوت اور آپ کی معیشت ہر لحاظ سے ایک چیلنج تھا' آپ کی زندگی کے تمام پہلو عرف عام' معاشرتی دستور اور قانونی شکل سے مختلف تھے' آپ کی ولادت' معاشرت اور معیشت ان تمام لوگوں کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی۔

آپ کی پیدائش عام بچوں کی پیدائش سے مختلف انداز سے ہوئی' آپ نے گود میں ہی لوگوں سے کلام کیا' آپ نے اس ماں کے ساتھ الگ تھلگ ماحول میں پرورش پائی' جو سارے معاشرے سے کٹ کر رہ گئی تھیں' آپ نے ایسی فضا میں عمر گذاری اور پروان چڑھے جہاں ہر طرف انہیں طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا۔

آپ عظمت اور تونگری سے دور رہے آپ کی مجلس فقراء کے ساتھ تھی' ان سے میل جول رکھتے' ناتواں اور کمزوروں کی داد رسی کرتے' آپ معاملات میں اخلاق وگفتار میں امیر وغریب' حاکم اور محکوم اور نیک وبد میں کسی قسم کا فرق نہ کرتے تھے بلکہ سب سے یکساں سلوک کرتے تھے۔

۹۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات: اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند مرتبے پر فائز فرمایا' آپ کو انجیل عطا کی اور جبریل امین کے ذریعے مدد فرمائی' اس کے علاوہ آپ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ایسے ایسے بیماروں کو شفا عطا فرماتے جو ڈاکٹروں اور طبیبوں سے علاج کروا کر مایوس ہو جاتے تھے' آپ کوڑھی اور اندھے کو صحیح کر دیتے' اللہ کے حکم سے مردہ کو زندہ کر دیتے۔ لوگوں کے لئے مٹی سے پرندے بناتے پھر انہیں پھونک مارتے' تو وہ اللہ کے حکم سے صحیح سالم پرندے بن جاتے' آپ انہیں بتا دیتے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور کیا ذخیرہ کر کے آئے ہیں۔

تورات میں جتنے بھی رسولوں کے معجزات مذکور ہیں یہ ان کا اعادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدرت کے اخبار ہیں جن کے ذریعے ایمان کی تجدید ہوتی ہے اور جو لوگ مادہ کے پجاری ہیں ان کی تکذیب ہوتی ہے' لیکن جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ تمام امور حادثاتی طور پر ہو رہے ہیں' تو کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جو ہم بہت مدت سے سنتے آ رہے ہیں' یہ کوئی نئی چیز تو نہیں ہے۔

۱۰۔ دین کی طرف آپ کی دعوت: آپ نے یہودیوں کے بہت سے نظریات کی تکذیب و تردید کی جن میں انہوں نے غلو کیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے دیا تھا' آپ نے انہیں اصل دین کی طرف بلایا جو خالص اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ تھا اور حقیقت پر مبنی تھا۔ آپ نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرو کہ باقی تمام محبتوں پر غالب ہو' انہیں انسانیت کا احترام' فقیروں سے ہمدردی اور غمگساری سکھائی۔ آپ انہیں توحید خالص کی دعوت دیتے اور تمام باطل عقائد کو چھوڑنے کے لئے کہتے۔

۱۱۔ یہود کا آپ کے لئے محاذ کھڑا کرنا: یہودیوں کو آپ کی دعوت اور تعلیمات سے بہت دکھ ہوا اور آپ کی مخالفت پر اُتر آئے اور آپ کے لئے محاذ کھڑا کر دیا۔ انہوں نے آپ کو ایک ہی تیر سے شکار کرنا چاہا اور ان پر مختلف قسم کے الزام لگانے شروع کر دئے اور غلط قسم کی باتیں کرنے لگے' آپ کی پاک وطاہر ماں پر بھی الزام لگانے لگے۔

آپ جو دعوت دیتے یہ اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے' آپ کی مخالفت کرتے' آپ کے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگا دیتے اور وہ لڑکے آپ کی ہر راہ میں روڑے اٹکاتے۔

۱۲۔ قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ: یہودی آپ کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا لیا تاکہ آپ سے نجات حاصل کی جا سکے' لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور ان کی تدبیریں الٹ کر دیں۔ آپ کو بلند مقام عطا فرمایا اور عزت بخشی۔

آپ ان کا واقعہ قرآن میں پڑھیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کس طرح بیان فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا

"جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے' جس کا نام مسیح بن مریم ہے جو عزت والا ہے دنیا اور آخرت میں اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔ اور وہ لوگوں سے اپنے گہوارے (چھوٹی عمر) میں باتیں کرے گا اور بڑھاپے میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا۔ کہا (مریم نے) الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہو گا' حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ (فرشتے نے کہا) اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے' جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کو سکھلائے گا کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا' کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں' میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں اور پھر اس میں پھونک مارتا ہوں' تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی (برص والے) کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے' میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو' اس میں تمہارے لئے بڑی نشانیاں ہیں اگر تم ایماندار ہو۔ اور میں توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا

سامنے ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں' پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔ (یقین مانو میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے' تم سب اس کی عبادت کرو' یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کر لیا تو کہنے لگا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں' ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم تابعدار ہیں۔ اے ہمارے پالنے والے ہم تیری اُتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی' پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی داؤ کیا اور اللہ تعالیٰ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر رکھنے والا ہوں قیامت کے دن تک' پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے' پھر میں ہی تمہارے آپس کے تمام اختلافات کا فیصلہ کروں گا۔ پھر کافروں کو تو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِيْنَ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ○ ذَالِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ○ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ○ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ○

نہ ہو گا۔ اور ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو (اللہ تعالیٰ) ان کا ثواب پورا پورا دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ یہ جسے ہم تیرے سامنے پڑھ رہے ہیں نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثل آدم (علیہ السلام) کی مثال کی طرح ہے' جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا' پس وہ ہو گیا۔ تیرے رب کی طرف سے حق یہی ہے' خبردار! تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔" (آل عمران۔۴۵ تا ۶۰)

۱۳۔ قرآن میں آپ کی سیرت اور دعوت کا تذکرہ: آپ کی سیرت اور دعوت کو قرآنی الفاظ میں پڑھیے

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا○ وَّجَعَلَنِيْ مُبَارَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا○ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا○ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا○ (مریم۔۳۰ تا ۳۳)

"(بچہ بول اٹھا) کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں' اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا نبی بنایا ہے اور اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے' جہاں بھی میں ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گذار بنایا اور مجھے سرکش اور بد بخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہی سلام ہے' میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ کھڑا کیا جاؤں گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ پرانا مقابلہ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی وہی ہوا جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام سے ہوا۔ قوم کے جتنے بھی سردار اور بڑے تھے وہ آپ سے دور ہو گئے مالداروں اور زور آوروں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے آپ پر ایمان لانے میں اور آپ کی اتباع کرنے میں نقصان اور عیب محسوس کیا اور انہوں نے محسوس کیا کہ ہم تو قوم کے سردار ہیں ہم کس طرح اس نبی کی اتباع کریں' کیا ہم سرداری چھوڑ کر عام آدمی بن جائیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلاَّ قَالَ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالاً وَّاَوْلاَدًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ○ (سبا۔ ۳۴'۳۵)

"اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے سرکشوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ اور کہا ہم مال واولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں' یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم عذاب کئے جائیں۔"

۱۵۔ عام اور محتاج لوگوں کا ایمان: جب عیسیٰ علیہ السلام ان سے ناامید ہو گئے اور ان پر قوم کا کفر اور مخالفت واضح ہو گئی اور یہ بھی دیکھ لیا کہ انہوں نے واضح نشانیوں اور معجزات کے انکار کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور ان کی نگاہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی کچھ وقعت بھی نہیں' وہ انہیں کم تر اور غریب سمجھتے ہیں تو آپ قوم کے سرداروں سے توجہ ہٹا کر قوم کے عام لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' ان لوگوں کے دل نرم پڑ گئے اور یہ سلیم الفطرت لوگ تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ اور خون پسینے کی محنت سے حلال روزی کما کر کھاتے تھے۔

انہیں حسب ونسب کے بتوں پر بھی کوئی فخر نہیں تھا۔ اس لئے ان میں سے ایک گروہ آپ پر ایمان لے آیا' ان میں کچھ دھوبی تھے کچھ ماہی گیر اور کچھ محنت مشقت کرنے والے لوگ تھے۔

۱۶۔ ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں: وہ لوگ مسیح علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور آپ کے ساتھی بن گئے اور آپ کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دے کر بیعت کر لی اور کہنے لگے ہم اللہ کی راہ میں مدد گار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝
(آل عمران۔ ۵۲تا۵۴)

"پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کر لیا تو کہنے لگا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں' ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم تابعدار ہیں۔اے ہمارے پالنے والے ہم تیری اُتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی' پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔"

۱۷۔ آپ کی سیر و سیاحت اور دعوت: عیسیٰ علیہ السلام اپنا زیادہ وقت سیر و سیاحت اور سفر میں گزارتے۔ آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے اور بنی اسرائیل کو اللہ کی دعوت دیتے اور ان کے کم عقل اور گمراہوں کو اللہ کی طرف بلاتے۔ آپ کو ان سفروں میں نرمی' سختی' تنگی' تکلیف اور کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا' آپ ان تمام حالات میں صبر کرتے اور بھوک و پیاس کو صبر و شکر سے برداشت کرتے اور اتنا ہی کھاتے جس سے زندگی کا رشتہ برقرار رہے۔

۱۸۔ حواریوں نے آسمانی دسترخوان کا مطالبہ کیا: عیسیٰ علیہ السلام کے حواری آپ کی طرح صابر و شاکر نہ تھے اور نہ ہی وہ بھوک پیاس اور تنگ دستی برداشت کر سکتے تھے' انہیں ذرا سی تکلیف پہنچی تو انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آسمان سے دسترخوان نازل فرما دے تاکہ وہ کھا کر پیٹ بھر سکیں اور تنگی و تکلیف کے بعد آرام اور نعمت حاصل کر سکیں۔

۱۹۔ بے ادب قوم: آپ کے حواری سوال کرتے وقت ادب اور سلیقے کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ وہ کہنے لگے: (هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔ "کیا تیرا رب آسمان سے ہم پر دسترخوان اُتارنے کی طاقت رکھتا ہے؟" (المائدہ۔۱۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے سوال سے عیسیٰ علیہ السلام کو کسی قسم کا تعجب نہیں ہوا' صرف ان کے انداز گفتگو کو ناپسند فرمایا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوم کو ایمان بالغیب کی دعوت دی اور وہ انہیں اس کا پابند بناتے رہے' کیونکہ معجزات دیکھ کر ایمان لانا تو کوئی کمال نہیں' معجزات کوئی کھیل تماشہ تو نہیں ہوتا کہ اسے دیکھ کر بچوں کی تسلی ہو جائے اور جاہل لوگ بھی اس میں مشغول ہو جائیں' بلکہ معجزات تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں' جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے انہیں اپنے انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر کر دیتا ہے جو لوگوں پر حجت بن جاتا ہے' پھر ان معجزات کے بعد کوئی ڈھیل یا مہلت نہیں دی جاتی۔

۲۰۔ آپ نے قوم کو برے انجام سے ڈرایا: قوم کی بے ادبی اور حجت بازی سے عیسیٰ علیہ السلام کو قوم کے متعلق خدشہ پیدا ہوا اور انہیں برے انجام سے متنبہ کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے سے منع کیا' کہ وہ معجزات کا مطالبہ کر کے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس چیز پر قادر ہے یا نہیں؟ آپ نے قوم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت عظیم اور بلند ہے یہ معجزات کیا چیز ہیں وہ تو ہر چیز پر قادر ہے!

۲۱۔ اصرار اور ضد: عیسیٰ علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود حواری اپنے سوال سے چمٹ گئے اور کہنے لگے کہ ہر حال میں ہمارا یہ سوال پورا ہونا چاہیے' ہم کوئی اللہ تعالیٰ کا امتحان لینا نہیں چاہتے ہم تو صرف دل کا اطمینان چاہتے ہیں' تاکہ آنے والے نسلوں کے لئے یادگار واقعہ بن جائے اور ایسا قصہ بن جائے جو زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ بیان کیا جاتا رہے اور اس دین کے سچا ہونے کی دلیل بن جائے اور اس سے پہلے حواریوں کے سچا ہونے کی دلیل بھی بن جائے۔

۲۲۔ قرآن مجید اس قصہ کو بیان کرتا ہے:

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَاعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ	”اور جس وقت حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کچھ نازل فرما دے؟ کہا (عیسیٰ علیہ السلام نے) اللہ سے ڈرو اگر تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ○ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○	ایماندار ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یقین بڑھ جائے کہ تو نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ کہا عیسیٰ بن مریم نے' اے اللہ' اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما تاکہ وہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہو جائے جو ہم میں اول ہیں اور جو بعد ہیں اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں' پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد انکار کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دونوں جہاں والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔ (المائدۃ۔۱۱۱ تا ۱۱۵)

۲۳۔ یہود کا عیسیٰ علیہ السلام سے نجات کے لئے حیلہ سازی کرنا: یہودیوں کا صبر انتہا کو پہنچ گیا ان کے عناد' مخالفت اور دشمنی کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے نجات حاصل کرنے کے لئے رومی بادشاہ کے سامنے ان کا معاملہ پیش کیا' بادشاہ سے کہنے لگے یہ آدمی بڑا باتونی ہے اور ہمارے دین سے خارج ہو گیا ہے' اس نے ہمارے نوجوان طبقہ کو گمراہ کر دیا ہے وہ اس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں' اس نے ہمارے معاشرے میں تفرقہ بازی کو ہوا دی ہے' اس نے ہمارے نوعمر لڑکوں کو بے وقوف بنا رکھا ہے اور ہمارے حالات خراب کر دیے ہیں۔

۲۴۔ عیب لگانے والوں کا طریقہ واردات: یہودی رومی بادشاہ سے کہنے لگے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی حکومت کے لئے باعث خطرہ ہے' یہ ہمارے نظام کو نہیں جانتا اور نہ قانون کا خیال رکھتا ہے' یہ ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور نہ ہی ہمارے قدیم دین یا رسم ورواج کو اہمیت دیتا ہے' کہنے لگے وہ تو بہت فسادی آدمی ہے' اب اگر اس کی شر اور برائی کو نہ روکا گیا تو وہ پھر غالب آجائے گا۔ اس کے آج کے ابتدائی شر کو آسان اور ہلکا نہ سمجھا جائے' اس کا انجام بہت بھیانک ہو گا۔

۲۵۔ دھوکہ اور فریب: یہودیوں کا پورا کلام مکروفریب اور ملمع سازی پر مشتمل تھا جسے سیاسی رنگ دیا گیا تھا۔ یہودی بہت چالاک تھے وہ سمجھتے تھے کہ اگر بادشاہ کے سامنے مذہبی انداز میں بات کی گئی تو وہ اتنی مؤثر نہیں ہو گی' کیونکہ بادشاہ دینی معاملات میں اتنی دلچسپی نہیں لیتے اور نہ ہی انہیں ان امور سے کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے' اس لئے یہودیوں نے بھی اپنے کلام اور اعتراض کو سیاسی رنگ دے کر پیش کیا تاکہ بادشاہ ان کے کلام سے متاثر ہو کر عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی کاروائی کرے۔

۲۶۔ مشکل کام: حاکم وقت جو کہ مشرکوں کی طرف داری کرتے تھے انہوں نے معاملہ کی تحقیق کرنے کی ذرا بھی تکلیف برداشت نہ کی' انہوں نے یہ نہ سوچا کہ آخر یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے کیوں مخالف بن گئے ہیں' ان کی مخالفت اور دشمنی کے اسباب اور اغراض ومقاصد کیا ہیں۔ حکام کو اپنے حکومتی کاموں سے ہی فرصت نہیں تھی' دوسری طرف یہودیوں کی مخالفت میں شدت آتی جارہی تھی' ان کا تردد بڑھ رہا تھا اس لئے انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے خلاصی حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تاکہ اس مسئلہ کو ختم کیا جائے جو کہ پورے شہر میں مشہور ہو چکا ہے۔

۲۷۔ مسیح علیہ السلام عدالت میں: جمعہ کے روز عصر کے بعد کا وقت ہے ہفتہ کی رات آنے والی ہے' ہفتہ کے روز یہودی کسی قسم کا کام نہیں کرتے تھے' اس روز ان کی چھٹی ہوتی تھی اور کاروبار بند ہوتا تھا' ان کی پوری کوشش تھی کہ آج جمعہ کے روز سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے فیصلہ ہو جائے تاکہ یہ مسئلہ ختم ہو اور وہ مسیح علیہ السلام سے نجات حاصل کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رات کو ہر قسم کی پریشانی سے فارغ ہو کر آرام کی نیند سو سکیں اور صبح اٹھیں تو وہ ہر لحاظ سے خوش ہوں اور انہیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

حاکم وقت نے فیصلہ سنانے میں ذرا تاخیر کر دی' کیونکہ اس معاملہ میں اسے یا اس کی قوم کو کوئی فائدہ' یا ان کی کوئی مصلحت اور خیر خواہی نہیں تھی' جبکہ دوسری طرف یہودی فیصلہ سننے کے لئے بڑے بے چین تھے اور شور وغوغہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے' جبکہ حاکم وقت تاخیر کئے جارہا تھا اور شام ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا تھا' آخر اس نے فیصلہ سنا دیا کہ مسیح علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر ختم کر دیا جائے۔

۲۸۔ اُس دور کا ظالم قانون: یہ اس زمانے کا ظالم اور کالا قانون تھا کہ جس کو پھانسی کا حکم سنایا جاتا وہ اپنی سولی کو خود اٹھا کر لے جاتا اور جس جگہ پھانسی دی جاتی تھی وہ بھی شہر سے کافی دور تھی' اس حکم اور منظر کو دیکھنے کے لئے بہت بڑا جم غفیر تھا جو ایک دوسرے پر گر رہا تھا جبکہ پولیس کی اکثر نفری باہر سے مامور تھی جو کہ تنخواہ دار تھے اور انہیں اس مسئلے سے کوئی رغبت اور دلچسپی نہیں تھی' تمام اسرائیلی ایک ہی ذہن رکھتے تھے' ان کی سوچ ایک جیسی تھی' ان میں فرق نہیں کیا جاسکتا تھا کہ یہ اچھا ہے اور یہ برا' سب ایک جیسے تھے۔

شام کا وقت تھا ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا بعض یہودی اور بے وقوف نوجوان مسیح علیہ السلام پر غضبناک ہو رہے تھے اور اس انجام کا ذمہ دار انہیں ٹھہرا رہے تھے' انہیں گالیاں دے رہے تھے اور برا بھلا کہہ رہے تھے' اس سارے پروگرام کا مقصد مسیح علیہ السلام کو تکلیف پہنچانا اور ان کی اہانت کرنا تھا۔

۲۹۔ عیسیٰ علیہ السلام کا تکالیف کو برداشت کرنا: عیسیٰ علیہ السلام کمزور تھے اور عدالت میں دیر تک کھڑے رہنے سے بھی آپ تھک گئے تھے' آپ کو کئی قسم کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں' ان تمام مشکلات اور مصائب کے ساتھ ساتھ آپ کو بھاری صلیب (سولی) بھی اٹھانی پڑی اس لئے آپ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔

۳۰۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر: عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جس سپاہی کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی نوجوان تھا وہ اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ سخت مزاج اور پتھر دل رکھنے والا انسان تھا اور وہ سب سے زیادہ بیوقوف اور آپ کو زیادہ سے زیادہ تکلیف پہنچانے کا خواہش مند تھا' اس سپاہی نے آپ کو سولی کو اٹھانے کا حکم دیا اور جلدی جلدی چلنے کو کہا تاکہ یہ مسئلہ جلد ختم ہو اور ان کی ڈیوٹی بھی ختم ہو۔

۳۱۔ **پھانسی گاہ کی طرف:** اس طرح عیسیٰ علیہ السلام مقتل کے دروازے پر پہنچتے ہیں' اس مقتل کا سپاہی آگے بڑھتا ہے اور اس شہری سپاہی سے ضروری کاغذات اور عیسیٰ علیہ السلام کو وصول کرتا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ ایک نوجوان نے صلیب اٹھائی ہوئی ہے اور معاملہ گڑبڑ ہو گیا' بہت شور ہو گیا' پس اس سپاہی نے عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ سے پکڑا اسے اس میں کسی قسم کا شک نہیں تھا کہ انہیں ہی سولی پر لٹکایا جائے گا۔

وہ چیخ وپکار کر کے اپنی بے گناہی کا ثبوت دے رہے تھے کہ ان کی پھانسی کا یہ حکم درست نہیں' انہیں ظلم وزیادتی کر کے جبراً اس حالت میں یہاں پہنچایا گیا ہے' لیکن مقتل کے سپاہی ان کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دیتے اور وہ ان کی زبان بھی نہیں سمجھتے' کیونکہ حاکم طبقہ روم اور یونان سے تھا۔

۳۲۔ **حکم کا نفاذ:** ہر مجرم اپنے آپ کو جرم سے بری اور لاتعلق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر مجرم چیخ وپکار کرتا ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑا اور ان پر حکم نافذ کر دیا' یہودی دور کھڑے یہ منظر دیکھ رہے ہیں' رات کا وقت ہے اور ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے' انہیں مکمل یقین ہے کہ مسیح علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا گیا ہے۔

۳۳۔ **عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا:** یہودیوں کو تو پورا یقین تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی گئی ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہودیوں کی اس تدبیر اور منصوبہ بندی سے بچا کر عزت واحترام کے ساتھ اپنے پاس اٹھا لیا۔

۳۴۔ **قرآن مجید میں اس قصہ کا بیان:** اللہ تعالیٰ یہودیوں کی اس حالت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

"اور بوجہ ان کے کفر اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے۔ اور بوجہ یوں کہنے کے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا' حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا' نہ سولی پر چڑھایا' بلکہ ان کے لئے شبہ ڈالا گیا' اور بیشک وہ لوگ جنہوں نے اختلاف کیا اس میں' البتہ وہ شک میں ہیں اس سے' انہیں اس کا کوئی علم نہیں سوائے گمان کی باتوں پر عمل کرنے کے' اور انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے۔" (النساء۔۱۵۵ تا ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مرضی کے مطابق آسمانوں میں رکھا ہوا ہے' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ آپ کی ولادت' زندگی اور آپ کا ہر کام اول سے آخر تک عجیب ہی ہے' جو کہ خلاف عادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا پورا ثبوت ملتا ہے۔

۳۵۔ قیامت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کا نزول: جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ آسمان سے نازل ہوں گے' وہ یہودیوں اور عیسائیوں پر حجت قائم کریں گے جنہوں نے ان کے بارے میں افراط و تفریط سے کام لیا' وہ حق کی مدد کریں گے اور اہل باطل کو شکست دیں گے' جیسا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے صحیح احادیث کے ذریعے ہمیں بتایا ہے۔ اور ہر زمانے کے مسلمانوں نے آپ ﷺ کی احادیث کو سچ مانا ہے اور ان پر یقین کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی سچ فرمایا ہے۔

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝

"اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ (علیہ السلام) کو موت آنے سے پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔" (النساء۔۱۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے آپ کی بشارت: عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کی مخالفت اور منصوبہ بندی کے باوجود نہ صرف اپنی دعوت کو لوگوں تک پہنچایا بلکہ اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری بھی سنائی اور آنے والے رسول کا مشن بیان کرتے ہوتے کہا' کہ میں نے جو کام شروع کیا ہے وہ اسے مکمل کریں گے اور اللہ کے بندوں پر اس کی نعمت کو تکمیل کریں گے۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (الصف۔۶)	"جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا اے بنی اسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں' مجھ سے پہلی جو کتاب تورات ہے' اس کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں' جن کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔"

۳۷۔ توحید خالص اور ناقص وذلیل عقیدہ: ادیان کی تاریخ میں ایسے ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جن سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑتے ہیں اور دل پریشان ہو جاتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے تو قوم کو خالص توحید کی دعوت دی اور ان کے سامنے ایسا دین پیش کیا جو بالکل آسان' قابل عمل اور ہر قسم کے ابہام وغیرہ سے پاک بالکل واضح تھا۔

آپ نے انہیں ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا' اسی سے ہر قسم کی مدد مانگنے کی تعلیم دی' اسی کی خالص محبت کی طرف راغب کیا' لیکن قوم کی بدنصیبی دیکھیے کہ انہوں نے اس خالص دعوت کو ایک نہایت ہی نکمے عقیدے میں بدل دیا' انہوں نے غلو کا راستہ اختیار کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو ایک انسان سے اٹھا کر انہیں معبود کے درجے پر پہنچا دیا' کہنے لگے "مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں" کبھی کہتے "اللہ نے انہیں بیٹا بنا لیا ہے" غلو میں اس قدر بڑھ گئے کہ کہنے لگے "کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔"

انہوں نے ایک معبود کو جو کہ بے نیاز ہے جس کی اولاد ہے نہ والدین' ایک خاندان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکل دے دی اور کہنے لگے وہ تین کا مرکب ہے اور سب کے سب معبود ہیں' انہوں نے کہا رب 'بیٹا اور روح القدس یہ تینوں مل کر بھی معبود ہیں اور ہر ایک اپنی ذات میں الگ الگ بھی معبود ہے۔ انہوں نے آپ کی والدہ مریم کے بارے بھی عجیب عقیدہ بنا لیا تھا' ان کو بھی معبود کا درجہ دے دیا اور کہنے لگے کہ وہ اللہ کی ماں ہیں (نعوذ باللہ) انہوں نے گرجا گھروں میں ان کی تصاویر لگا لیں جن کے سامنے وہ جھکتے اور اپنی اپنی مرادیں مانگتے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس برے عقیدے کی اس طرح تردید فرمائی :

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ○ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ (المائدة-۷۵'۷٦)

"مسیح ابن مریم سوا رسول کے اور کچھ نہیں ہے' اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور اس کی ماں ایک نیک خاتون تھی' دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے' تو دیکھ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں' پھر دیکھ وہ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں۔ آپ (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نقصان کے مالک ہیں نہ نفع کے' اللہ خوب سننے والا اور پوری طرح جاننے والا ہے۔"

۳۸۔ **عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اللہ کی عبادت کیلئے دعوت دینا:** آپ نے باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی' آپ کی دعوت کے متعلق انجیل میں لکھا ہوا ہے۔ "یہ لکھا ہوا ہے تو اپنے رب کو' جو کہ معبود ہے اس اکیلے کو ہی سجدہ کر اور اس اکیلے کی عبادت کر۔" (متی ۴:۱۰)

"لوقا" میں بھی اسی طرح کا فرمان لکھا ہوا ہے۔ (لوقا ۴:۸)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ :

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

"کسی ایسے بشر کو یہ لائق نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ○ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَآئِكَةَ وَالنَّبِيِّيْنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○

وحکمت اور نبوت دے' پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ' بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ' تمہارے کتاب پڑھنے اور تمہارے کتاب سکھانے کے باعث۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لو' کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا؟ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی۔" (آل عمران۔۷۹'۸۰)

۳۹۔ قرآن مجید سے عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی وضاحت: قرآن مجید جو کہ اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان کی حفاظت بھی کرتا ہے' اس کتاب نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی وضاحت کی ہے کہ وہ خالص توحید پر مبنی تھی۔

آپ کی دعوت قرآن کی زبانی :

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يَابَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ○

"البتہ تحقیق کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے' اور کہا (مسیح علیہ السلام نے) اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا' پس تحقیق اُس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔" (المائدۃ۔۷۲)

۴۰۔ آپ کی دعوت میں توحید کی اہمیت: آپ نے توحید کی دعوت بڑے احسن انداز سے پیش کی جس نے بھی انبیاء علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ سمجھ سکتا ہے آپ کی دعوت میں توحید کی کیا اہمیت تھی اور آپ اللہ کے سامنے کس طرح عاجزی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس انداز سے وضاحت فرمائی ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

”ہرگز انکار نہیں کرے گا مسیح (علیہ السلام) اِس سے کہ ہو وہ اللہ کا بندہ اور نہ ہی مقرب فرشتے اور اُس کی بندگی سے جو بھی دل چرائے اور تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اِن سب کو اپنی طرف جمع کرے گا۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں پھر وہ اُن کو پورا پورا بدلہ دے گا اور زیادہ دے گا اُنہیں اپنے فضل سے اور جن لوگوں نے عار اور تکبر کیا' اُنہیں دردناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے علاوہ کوئی حمایتی' دوست اور مدد کرنے والا نہ پائیں گے۔“ (النساء۔۴/۱۷۲۔۱۷۳)

۱۴۔ بہت بڑا اجتماع: قرآن مجید نے ایک نہایت ہی دلکش منظر پیش کیا ہے کہ جب قیامت کے روز تمام لوگ جمع کئے جائیں گے' اس وقت سب کے سامنے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی برأت کا اہتمام فرمائیں گے تاکہ سب لوگ جان لیں کہ آپ کی دعوت بالکل خالص توحید پر مبنی تھی' آپ نے سچائی اور دیانتداری سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا تھا اور اس روز اللہ تعالیٰ آپ کی قوم کے ان لوگوں کا بھی فیصلہ کریں گے جو حد سے بڑھ گئے تھے۔ آپ قرآن میں پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اجتماع کا کس طرح ذکر کیا ہے جو کہ بہت ہولناک دن میں واقع ہو گا۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ

”اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم' کیا تو نے اِن لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ کے علاوہ معبود بنا لو؟ عیسیٰ (علیہ السلام) کہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ○ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

گے کہ تو پاک ہے! مجھے کسی طرح زیب نہیں دیتا کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھ کو حق نہیں، اگر میں نے یہ بات کہی ہو گی تو تجھے اِس کا علم ہو گا' تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اُس کو نہیں جانتا' بیشک تو ہی تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ میں نے تو اِن سے اور کچھ نہیں کہا' مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا' کہ تم اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے' میں جب تک اُن میں رہا اُن کی خبر گیری کرتا رہا' پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو تو ہی اِن کا نگہبان تھا' اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔ اگر تو اِن کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اِن کو معاف کر دے تو تو زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے' اُن کا سچا ہونا اُن کے کام آئے گا' اُن کو باغ ملیں گے جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ ہی کی سلطنت ہے' آسمانوں کی اور زمین کی اور اِن چیزوں کی جو اِن میں موجود ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔" (المائدۃ۔۱۱۶ تا ۱۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۲۔ ذلیل عقیدہ' بت پرستی: مسیحت کی دعوت دینے والے جب یورپ منتقل ہو گئے تو ان میں بت پرستی کا عقیدہ رواج پا چکا تھا اور اس بت پرستی میں بری طرح غرق ہو چکے تھے۔ یونان بھی بت پرستوں کا تھا' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مطابق بت بنا رکھے تھے' انہوں نے پتھر تراش کر مختلف مورتیاں بنا رکھی تھیں' جن کی وہ پوجا کیا کرتے تھے' انہوں نے رزق کے لئے الگ معبود بنایا ہوا تھا' رحمت کا معبود اور تھا اور قوت اور طاقت کا معبود کوئی اور تھا' جن سے یہ اس کی صفت کے موافق سوال کرتے تھے اور اپنی ضرورتیں اور حاجتیں ان سے پوری کروانے کے لئے التجا کرتے۔

روم تو بت پرستی میں بالکل ڈوب چکا تھا اور وہ مختلف قسم کی خرافات کا شکار تھے' بت پرستی تو ان کے گوشت پوست میں رچ بس چکی تھی اور ان میں شرک اس طرح سرایت کر چکا تھا جس طرح خون جسم میں سرایت کرتا ہے' رومی بھی مختلف قسم کے بتوں کو پوجتے تھے' جب وہاں نصرانی پہنچے اور سنہ ۳۰۶ء میں قسطنطنیہ سے مدد طلب کی تو وہاں ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی گئی اور اسے حکومتی دین کا مقام حاصل ہو گیا۔

نصرانیوں نے مشرکانہ عقائد سے بہت سی چیزیں حاصل کر لیں اور رومیوں کی تقلید شروع کر دی اور یہ آہستہ آہستہ ان کے قریب ہوتے گئے اور اپنے نبوی منہج کو چھوڑتے چلے گئے اور توحید کی دولت ان سے جاتی رہی' ان میں بعض منافق شامل ہو گئے تھے ان کی کوششوں سے ایک نیا دین معرض وجود میں آیا' جس میں نصرانیت اور بت پرستی دونوں کے عقائد کی جھلک نظر آتی ہے' اس طرح نصرانیوں نے اس راستے کو چھوڑ دیا جس پر عیسیٰ علیہ السلام چلے تھے بلکہ انہوں نے نئی راہ کے لئے دروازے کھول لیے اور پھر اسی نئی راہ کی طرف دعوت دینے لگے۔

ایسی راہ پر چلنے والے کبھی بھی منزل پر نہیں پہنچ سکتے' وہ تو ایسے ہی ہیں جو اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھریں وہ ایسی راہ پر چلے جو کبھی بھی منزل تک نہیں پہنچے گا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کو گمراہی کی صفت سے موصوف کیا ہے جو بھی تاریخ کا مطالعہ کرے گا وہ انہیں گمراہی کی راہ پر ہی دیکھے گا یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی کا سرٹیفکیٹ دیا ہے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان سے ناراض ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○ "ہمیں سیدھی راہ دکھا دے۔ راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا' اُن کی نہیں جن پر (تیرا) غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کی۔" (الفاتحہ)

اس میں یورپ' اُس کے حکمرانوں اور پوری انسانیت کے لئے راہنمائی اور غمگساری کی بات ہے' جس نے ایک طویل عرصہ تک یورپ پر حکمرانی کی اور وہ اس پر داروغہ بنی رہی۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ○ "اللہ تعالیٰ کا ہی اختیار ہے' اِس سے پہلے' اِس کے بعد اور جس دن مومن خوش ہوں گے۔" (الروم۔۴)

○══☆☆☆══○

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

چند اہم مطبوعات

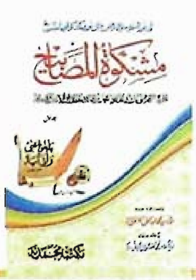

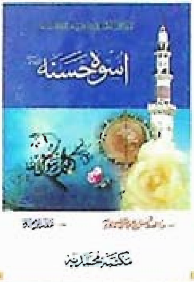

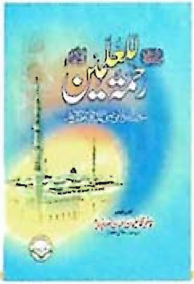

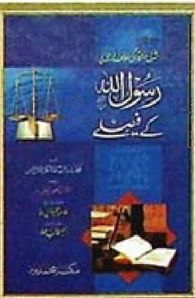

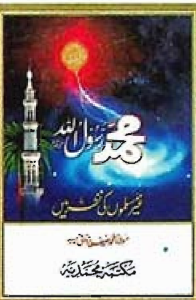

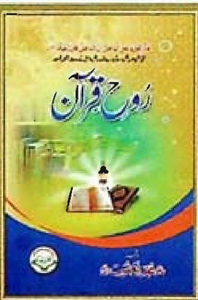

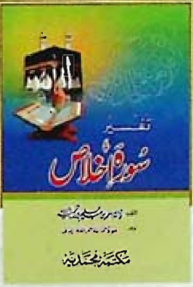

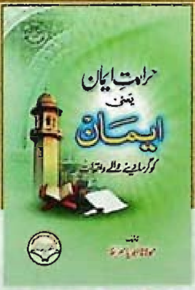

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
MOb:0300- 4826023,042-37114650
E:mail;maktabah_muhammadia@yahoo.com
&maktabah_m@hotmail.com